سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا

فضائل ومناقب

ترتیب و تدوین

مفتی محمد اسد بلال الحسینی





فہرست

انتساب

نورِ چشمِ سرورِ کائنات، راحتِ جانِ مولائے کائنات، شہزادی سیدہِ کائنات، نورِ شش جہات، واقفِ اسرارِ کربلا، شاہدِ انوارِ کربلا، غمگسارِ ابرارِ کربلا، ترجمانِ آیاتِ کربلا، ثانی زہرا بتول، آبروئے آلِ رسول، سیدہِ، طیبہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ، صالحہ، قائمہ، مسافرہ، **سیدہ زینب بنت مولا علی المرتضیٰ وسیدہ کائنات علیہا السلام**

گر قبول افتد زہے عزو شرف وسعادت

سیدہ کائنات علیہا السلام کی بارگاہ اقدس میں حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کا نذرانہ عقیدت

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز از سہ نسبت حضرتِ زہرا عزیز

حضرت سیدہ مریم علیہا السلام حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک نسبت کی وجہ سے عزیز ہیں، جبکہ سیدہ زہرا علیہا الصلوٰۃ والسلام تین نسبتوں کی وجہ سے عزیز ہیں۔

نورِ چشم رحمۃ للعالمین آں امامِ اولین وآخرین

(پہلی نسبت یہ کہ:) آپ علیہا السلام حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورِ نظر ہیں، جو اولین وآخرین کے امام ہیں۔

بانوی آن تاجدار ہل اتیٰ مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا

(دوسری نسبت یہ کہ:) آپ علیہا السلام تاجدارِ ہل اتیٰ کی حرم پاک ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے شیر اور مشکل کشائی فرمانے والے ہیں۔

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق مادر آں کاروانِ سالارِ عشق

(تیسری نسبت یہ کہ:) آپ علیہا السلام ان کی ماں ہیں جن میں سے ایک عشقِ حق کی پرکار کے مرکز بنے، اور دوسرے عشقِ حق کے قافلہ کے سالار بنے۔

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول مادراں را اسوہِ کامل بتول

آپ علیہا السلام تسلیم کی کھیتی کا حاصل ہیں، ماؤں کیلئے اسوہِ کامل بن گئیں۔

رشتۂِ آئینِ حق زنجیرِ پاست پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفیٰ است

اللہ جل جلالہ کے قانون نے میرے پاؤں باندھ رکھے ہیں حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا پاس مجھے روک رہا ہے

ورنہ گرد تربتش گردیدمی سجدہ ہا بر خاکِ او پاشیدمی

ورنہ میں آپ علیہا السلام کے مزارِ اقدس کا طواف کرتا، اور اس پر کئی سجدے کر گزرتا۔

حضرت امام شافعی کاہدیہ عقیدت

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اہلبیتِ اطہار علیہم السلام کی خدمت عالیہ میں نذرانہ عقیدت

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم　　　فرض من اللہ فی القرآنِ انزلہ

ترجمہ: اے اہلبیتِ مصطفیٰ کریم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہاری محبت اللہ جل جلالہ کی طرف سے نازل شدہ قرآن کریم میں فرض ہے۔

کفا کم من عظیم القدر انکم　　　من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

ترجمہ: تمہارے عظیم المرتبہ ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ جو اپنی نماز میں تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں۔

☆☆☆☆☆

چھڑا جو تذکرہ بنتِ پیمبر کی سخاوت کا تو ہم نے لطفِ احمد کو عطائے فاطمہ لکھا

تعارف جو کوئی پوچھا کبھی میرے عقیدے کا تو میں نے اپنا مسلک ہی ولائے فاطمہ لکھا

جو پوچھی مجھ سے کوثر کی کبھی تفسیر دنیا نے تو آلِ پاک میں روشن ضیائے فاطمہ لکھا

☆☆☆☆☆

پردہِ ناموسِ ما

اے ردائت پردہ ناموسِ ما

تابِ تو سرمائیہ فانوسِ ما

اے سیدہِ کائنات سلام اللہ علیک وصلوتہ آپ کی باعظمت چادرِ تطہیر دراصل ہماری ناموس وعزت ہے۔ آپ کی جلوہ افگنی ہماری ملت کے ناموس کا سرمایہ ہے۔

طینت پاک تو مارار حمت است

قوت دین و دنیا اساس ملت است

آپ کے اخلاق عالیہ اور صفاتِ حمیدہ ہمارے لیے باعثِ رحمت ہے۔ آپ کا وجود مسعود دین مقدس کیلئے قوت اور ملت کیلئے بنیاد ہے۔

حبِّ آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرت شیخ اکبر سید محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تفسیر میں حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل فرمائی: انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خوب سن لو! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔

خبردار! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا وہ بخشا ہوا مرا۔

ہوشیار رہو! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا وہ تائب ہو کر مرا۔

غور سے سنو! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا وہ کامل مومن ہو کر مرا۔

غور سے سن لو! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا اسے ملک الموت پھر نکیرین جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جان لو! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا اسے دولہن کا عزت واکرام کیساتھ دولہا میں گھر میں جانے کی مثل جنت میں داخل کیا جائے گا۔ خوب طرح سے سن لو! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ خبردار! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو فرشتوں کیلئے زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔ دھیان سے سنو! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرا وہ (عقیدہ) اہلسنت وجماعت پر مرا۔

بغضِ آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام

کان کھول کر سن لو! جو شخص آلِ محمد کے بغض پر مرا، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید لکھا ہوا ہو گا۔

توجہ سے سنو! جو شخص آلِ محمد کے بغض پر مرا وہ کافر مرا۔

خوب ذہن نشین کر لو! جو شخص آلِ محمد کے بغض پر مرا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائے گا۔

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ کی تفسیر میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

جو شخص میری آل کے بغض پر مرا اس کے نصیب میں میری شفاعت نہ ہو گی۔[1]

1۔ تفسیر ابن عربی ج:۲ص:۴۳۳، تفسیر ابن کثیر ج:۷ص:۱۶۶، تفسیر قرطبی ج:۱۶ص:۲۳

انما فاطمۃ بضعۃ منی

ابتدائیہ

کروڑوں بار زبان و دہن کو کوثر تسنیم سے غسل دیں۔ لاکھوں بار قلم و قرطاس کو مشک و گلاب سے دھویں۔ پھر بھی نہ زبان میں بیان کرنے کی سکت، نہ قلم میں جرأتِ تحریر اور نہ ہی صفحہ قرطاس اس کا متحمل کہ شہزادی کائنات سیدۃ نساء العالمین سلامہ اللہ تعالیٰ علیہا کی شان و سیرت اور فضائل و مناقب کو تحریر کیا جاسکے۔ صدیوں سے غلامانِ آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس پر طبع آزمائی کرتے آرہے ہیں۔ بالآخر سب نے یہی کہہ کر جبین نیاز جھکا دی کہ: حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

وہ جناب سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام جو رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کا چین اور نور العینین ہیں۔ جنہیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُم ابیہا کے شرف سے مشرف فرمائیں۔ اور فاطمۃ بضعۃ منی فرما کر اپنے وجود کریم و عظیم و معظم و مسعود کا گوشہ قرار دیں۔ جن کی خوشنودی خوشنودی رب العالمین ٹھہرے، جن کی ناراضگی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی ٹھہرے۔

جن کو دیکھے بغیر حضور رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چین نہ آئے۔ سفر پر جاتے ہوئے جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخر میں جن کو ملیں اور واپسی سفر پر سب سے پہلے جنہیں اپنے دیدارِ پر بہار سے نوازیں وہ ہیں شہزادی کون و مکان جگر گوشہ رسول سیدہ زہراء بتول صلواۃ اللہ تعالیٰ علیہا وسلامہ۔

وہ خاتونِ جنت سلام اللہ تعالیٰ علیہا جو فخر مریم وآسیہ، افضل النساء من ثلاثہ، محسنہ اسلام، سیدہ طیبہ طاہرہ جناب سیدہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ علیہا الصلوٰۃ السلام کی سب سے چھوٹی لاڈلی شہزادی ہیں۔ جو فخر سیدہ زینب وسیدہ ام کلثوم وسیدہ رقیہ سلام اللہ تعالیٰ علیہن ہیں۔ سیدنا قاسم وسیدنا عبد اللہ اور سیدنا ابراہیم علیہم السلام کی ہمشیرہ مطہرہ وطاہرہ ہیں۔

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام جن کو ولادت پاک کے بارے میں فرماتی ہیں: جب فاطمہ میرے شکم کی زینت بنیں تو وہ مجھ سے باتیں کیا کرتی تھیں۔ جب ان کے ظہور کا وقت قریب آیا تو میں نے قریش کی دائیوں کو بلایا جو کسی وجہ سے نہ آسکیں تو میں فکر مند ہوئی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میرے پاس چار خواتین جو حسن وجمال بے مثال تھیں تشریف لائیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں تمہاری ماں حواء ہوں۔ دوسری نے کہا: میں آسیہ ہوں۔ تیسری نے کہا: میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بہن ام کلثوم ہوں۔ چوتھی نے کہا: میں مریم ہوں۔ (سلام اللہ تعالیٰ علیہن) اللہ کریم کے حکم سے تمہاری خدمت کیلئے آئی ہیں۔[2]

سبحان اللہ سبحان اللہ عزوشان سیدہ زہراء بتول وہ خاتونِ جنت جملہ عزواکرام جن کے نعلین کے گرد فخر وانبساط سے محو رقص ہوں۔ الفاظ والقابات جن کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوں۔ فصاحت وبلاغت، شرافت ولطافت، طہارت ونفاست اور علم ومعرفت جس کے در کی ادنیٰ کنیزیں ہوں۔ جو بانوئے مطہرہ تاجدارِ ہل اتیٰ، مرتضیٰ مشکلکشاء، باب العلم والھداء، مولائے کائنات علیہا السلام ہوں۔ جن کے

2۔ نزہۃ المجالس

متعلق سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمائیں: یا علی! جتنے سمندر رہیں وہ سیاہی بن جائیں، اشجار قلم بن جائیں، جن وانس وملکر آپ کے فضائل لکھیں نہ لکھ سکیں گے۔[3]

جن کے شوہرِ نامدار کے متعلق حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان وحی ترجمان سے ارشاد فرمائیں: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ اور تیرے سوا کسی نہ پہچانا، اور تجھے اللہ تعالیٰ اور میرے سوا کسی نے بھی نہ پہچانا۔[4]

وہ غمگسارِ امت سیدہ خاتونِ جنت سلام اللہ تعالیٰ علیہا جن کی گود کے پھول حسنین کریمین طیبین وطاہرین ہوں اور کلیاں سیدہ طاہرہ زینب اور سیدہ طیبہ ام کلثوم علیہم السلام ہوں۔

جس کے شہزادوں کی سخاوت وشہادت کے تذکرے کون ومکان میں ہوں۔ اور شہزادیاں رشکِ حورانِ جناں ہوں۔ آیہ تطہیر جس پر سایہ فگاں ہو۔

اس نورِ چشم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان وفضائل ومناقب میں لب کشائی کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ یہ سراسر اللہ رب العزت کا فضل، حضور سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کرم اور سیدہِ کائنات صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہاوسلامہ کی سگ نوازی ہے۔ کہ اپنے سگانِ در کو اپنی عظمت وشان والی بارگاہ میں کچھ نذرانہ عقیدت عرض کرنے کی سعادت سے سرفرازی بخشی۔ ورنہ چہ نسبت عالم خاک را باعالم پاک۔

آجکل کے پر فتن دور میں عظمت اہلبیتِ اطہار علیہم السلام اور اصحابِ کبار علیہم الرضوان سے نوجوان نسل کو روشناس کروانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اسی جذبہ صادقہ کو مد نظر رکھتے ہوئے فضائل ومناقب سیدہ زہراء طیبہ طاہرہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہاوسلامہ قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

دعاہے اللہ کریم بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری اس عاجزانہ سعی کو قبول فرماکر ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین!

جن حضرت ذی وقار نے اس سلسلے میں ہم سے جیسا بھی تعاون فرمایا، بالخصوص شیخ سید احمد حسن قادری زید مجدہ اکریم نے اس سلسلے میں ہم سے بہت ہی زیادہ تعاون فرمایا۔ اللہ کریم ان سب کو اپنی خصوصی عنایات اور لطف وکرم سے نوازے۔

آمین ثم آمین یاحی یاقیوم بجاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ان کی عظمت کا کب کسی کو پتہ　　　کب کسی پہ عیاں ان کا ہے، رشیہ

جس کی خاکِ قدم سرمہ چشم　　　سیدہ زاہراء طیبہ طاہرہ　　　جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وجہ تسکین قلب شہہ دوسرا　　　نور چشم نبی بانوئے مرتضیٰ

3۔ ینابیع المودہ ج:۱ص:۲۴۹

4۔ مشارق الانوار ص:۱۱۲، طوالع الانوار ص:۱۴۳

جن کا دامن ہے سادات کا دائرہ سیدہ زاہراء طیبہ طاہرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

شکر و امتنان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا بے حد و بے حساب ولاتعداد شکر واحسان ہے۔ کہ اس کریم نے اپنے فضل و کرم اور لطف واحسان سے ہمیں اپنے حبیب اقدس اکمل، رسول اکرم واجمل، اطیب واطہر روحی فداہ وجانم فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی ، زینتِ ارض وسماء، شہزادی کائنات، سیدۃ نساء العالمین سیدہ، طیبہ، طاہرہ فاطمۃ الزہراء صلواۃ اللہ تعالیٰ علیہاو سلامہ کی بارگاہ کریمہ میں عقیدت ومحبت اور عجز ونیاز کے پھولوں کی چند پتیاں بطورِ نیاز مندانہ، نیاز ونذرانہ پیش کرنے کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔

وما توفیقی الا باللہ

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ یاحی یاقیوم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جل مجدہ الکریم کی بارگاہ بیکس پناہ میں دعاہے کہ ہمیں اپنے محبوب کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ اطہار علیہم السلام وصحابہ کرام علیہم الرضوان اور جملہ محبوبین کی سچی، سُچی اور اُچی محبت عطافرمائے۔ آمین یاحی یاقیوم

الاھداء

بحضورِ اقدس واکمل، جنابِ رسولِ اکرم واجمل اطیب واطہر، طٰہٰ یسین، مدثر ومزمل، امام الاولین والآخرین، سید الاولین ولآخرین نورالاولین ولآخرین، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، امام لانبیاء والمرسلین، حبیبِ رب العالمین، خاتم الانبیاء والمرسلین، راحتِ قلوب المومنین، نورالعینین العاشقین، قرۃ العیون المحبوبین، انیس الغریبین، مرادالمشتاقن، شمس العارفین، سراج السالکین، مصباح المقربین، محب الفقراء والغرباء والیتامیٰ والمساکین، سید الثقلین، امام القبلتین، صاحب قاب قوسین، عین العنایۃ، کنزالھدایۃ، امام الحضرۃ، امیر المملکۃ، طرازالحلل، ناصر الملل، سلطان الطریقۃ، برہان الحقیقۃ، زینۃ المعرفۃ، شفیع الامۃ، کاشف الغمۃ سراج السالکین سیدناونبینا ومولاناوحبیبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یاحی یاقیوم یارب العالمین۔

حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کی شخصیت کے چند نمایاں نقوش

حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام کے تذکروں کا دائرہ کائنات میں نور کی پہلی کرن پھوٹنے سے لیکر آپ علیہا السلام کی فانوس حیات کی روشنی کے گل ہونے والے لمحہ کے درمیان موجود وسعتوں سے کہیں زیادہ ہے۔ آپ علیہا السلام اس عظیم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں جنہوں نے انسانیت کی فکروں کو ترقی سے سرفراز فرماکر منزل معراج پر پہنچادیا نیز آپ علیہا السلام ایسے مرد الٰہی کی زوجہ ہیں جو حق کا ایک اہم رکن اور تاریخ بشریت کے سب سے عظیم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مسعود کا استمرار تھے۔ آپ علیہا السلام کمال عقل، جمال روح، پاکیزہ صفات اور اصل کرم کی آخری منزلوں پر فائز تھیں۔ آپ علیہا السلام نے جس معاشرہ میں زندگی بسر کی اسے اپنی ضوفشانیوں سے منور کردیا۔ اور یہی نہیں بلکہ اپنے افکار وخیالات کے نتیجہ میں آپ علیہا السلام اس سے کہیں آگے نظر آئیں، آپ علیہا السلام نے رسالت الٰہیہ کے برپا کردہ انقلاب میں ایسا مقام ومرتبہ حاصل کرلیا اور اس کا اتنا اہم رکن (حصہ) بن گئیں کہ جس کو سمجھے بغیر تاریخ رسالت کو سمجھنا قطعاً ناممکن ہے۔

ایک عورت کے لئے جتنے فضائل وکمالات ضروری ہیں جیسے انسانیت، عفت، پاکدامنی، کرامت قداست وغیرہ کو سیدہِ کائنات علیہا السلام نے اپنے کردار وعمل کی شکل میں بالکل مجسم کرکے پیش کردیا اس کے علاوہ آپ علیہا السلام کی روشن وتابناک ذکاوت و ذہانت، منفرد زیرکی (فطانت) اور وسیع علم اپنی جگہ پر ہے۔ اور آپ علیہا السلام کے افتخار کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ علیہا السلام نے مدرسِ نبوت اور بیت رسالت میں تربیت پائی۔ اور اپنے باباجان حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے وہ سب کچھ حاصل کرلیا جو ان پر رب العالمین کی جانب سے نازل کیا گیا تھا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ علیہا السلام اپنے باباجان حضور رحمتِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مبارک میں اس علمی دولت سے آراستہ ومزین ہوئیں جو مکہ کی کسی عورت کو نصیب نہ ہو سکی۔

آپ علیہا السلام نے حضور خاتم النبیین، امام اولین وآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مولا علی مرتضی شیر خدا علیہ السلام کی شیریں زبانوں سے قرآن کریم کی آیاتِ بینات سماعت کیں۔ اور اس کے احکام وفرائض اور سنتوں کو اس طرح ذہن نشین کرلیا کہ بڑے بڑے صاحبان شرف ومنزلت بھی اس کی گرد راہ تک نہیں پہنچ سکے۔ آپ علیہا السلام نے ایمان ویقین کے ساتھ نشو ونما پائی، وفا واخلاص اور زہد کے ساتھ پروان چڑھیں اور چند سال کے اندر ہی یہ روشن ہوگیا کہ آپ علیہا السلام وہ دختر شرف ومنزلت ہیں جن کی نظیر حضرت سیدہ اماں حواء علیہا السلام کی بیٹیوں میں کہیں نظر نہیں آسکتی۔ آپ علیہا السلام نے ہر کمال میں اپنے باباجان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی کے مختلف مراحل طے کئے یہاں تک کہ آپ علیہا السلام کے بارے میں حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ علیہا السلام کو یہ کہنا پڑا: میں نے مخلوقات خدا میں کسی کو حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے زیادہ لب ولہجہ اور انداز گفتگو میں رسول اکرم، نورِ مجسم، شفیع معظم صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب آپ علیہا السلام اپنے باباجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں جاتی تھیں تو حضور پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ

علیہا السلام کا ہاتھ مبارک پکڑ کر بوسہ عطا فرماتے اور بہترین انداز سے انہیں خوش آمدید فرماتے تھے۔ اور اپنی جگہ بٹھاتے تھے اور جب حضور اقدس رحمتِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس جاتے تھے تو وہ بھی کھڑے ہو کر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کرتی تھیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پکڑ کر ان کو بوسہ دیتی تھیں۔

یہیں سے ہمیں وہ راز بھی معلوم ہو جاتا ہے جس کی بنا پر حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے بالکل واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ میں نے زمین کی تمام عورتوں میں حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ چہیتی کسی کو نہیں پایا۔ اپنے الفاظ میں انھوں نے اس کی یہ وجہ بیان کی ہے: میں نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے باباجان حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ ان سے زیادہ زبان کا سچا کوئی نہیں دیکھا۔ اس طرح حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام عالم نسوانیت کی ایک ایسی مکمل اور مجسم علامت بن گئیں جس کے سامنے تمام مومنین کے سر نہایت خلوص کے ساتھ بالکل خم نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ہم صرف چند ایک کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں۔

❖ علم ومعرفت

حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کیلئے وحی و نبوت کے گھر مبارک میں جن علوم و معارف کا انتظام موجود تھا آپ علیہا السلام نے صرف ان ہی پر اکتفا نہیں فرمایا اور علم و معرفت کے آفتاب کی جو کرنیں آپ علیہا السلام کے اوپر مسلسل پڑتی رہتی تھیں۔ آپ علیہا السلام نے انھیں کافی نہیں سمجھا بلکہ اپنی توانائیوں کے مطابق اپنے باباجان حضور تاجدارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و راپنے شوہر نامدار (جو علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کا دروازہ ہیں) سے مسلسل علوم حاصل کرتی رہیں آپ علیہا السلام اپنے دونوں شہزادوں یعنی حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا امام حسین کریم علیہ السلام کو پابندی سے بزم نبوت و رسالت میں بھیجا کرتی تھیں اور واپسی پر ان سے سب کچھ دریافت بھی فرماتی تھیں جس سے ایک طرف تو تعلیم سے آپ علیہا السلام کی دلچسپی اور دوسری جانب اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کا انداز معلوم ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ اپنے گھر کی تمام مصروفیتوں کے باوجود بھی آپ علیہا السلام مسلمان عورتوں کو مسلسل تعلیم دیا کرتی تھیں۔

طلب و نشر علم کی راہ میں آپ علیہا السلام کی جہد مسلسل نے آپ علیہا السلام کو بزرگ ترین راویات حدیث اور سنت مطہرہ کی حاملات میں سر فہرست لا کھڑا کیا ہے۔ انہی کوششوں کے نتیجہ میں ایک ضخیم کتاب وجود میں آئی جس کی آپ بہت قدر کیا کرتی تھیں "مصحف فاطمہ" نام کی یہ کتاب آپ کی میراث کے طور پر آپ کے فرزندوں آئمہ معصومین علیہم السلام تک یکے بعد دیگرے منتقل ہوتی رہی ہے۔

آپ علیہا السلام کی بلندی فکر اور وسعت علم کا اندازہ آپ علیہا السلام کے ان ہی دو خطبوں سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ علیہا السلام نے اپنے باباجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وصال مبارک کے بعد بالکل برجستہ ارشاد فرمائے تھے۔ جن میں سے ایک خطبہ تو مسجد نبوی شریف میں اکابر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان دیا تھا۔ اور دوسرا خطبہ اپنے گھر مبارک میں ارشاد فرمایا تھا۔ اور یہ دونوں ہی

خطبے آج تک آپ علیہا السلام کی فکر کی گہرائی، اصالت، نیز آپ علیہا السلام کی ثقافتی وسعت نظر، منطقی قوت استدلال اور نااہل ہاتھوں میں امت کی باگ ڈور پہنچ جانے کے بعد رونما ہونے والے واقعات کی پیشین گوئیوں کے بہترین شاہکار ہیں، اسکے علاوہ بارگاہ خدائے لم یزل میں آپ علیہا السلام کا بے مثال ادب، خدائے پاک اور حق کی راہ میں آپ علیہا السلام کے جہاد کا اپنا الگ مقام ہے۔ بیشک سیدہِ کائنات علیہا السلام ان اہل بیت اطہار علیہم السلام کی ایک فرد تھیں جنھوں نے تقوائے الٰہی کو اپنے گلے لگایا تو اللہ نے انھیں دولت علم سے مالامال کردیا (جسکی طرف قرآن کریم میں واضح اشارہ موجود ہے) اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ علیہا السلام کو علم سے آراستہ و پیراستہ فرمایا۔ (اور گویا آپ علیہا السلام کی گھٹی میں علم الٰہی شامل تھا) لہٰذا آپ علیہا السلام کو فاطمہ کہا جانے لگا اور چونکہ آپ علیہا السلام کی کوئی مثل و نظیر نہیں ہے۔ لہٰذا آپ علیہا السلام کو بتول کہا گیا۔

❖ اخلاقِ کریمہ

حضرت سیدہ کائنات علیہا السلام نیک سیرت، پاک باطن، شریف النفس، جلیل القدر، زود فہم، خوش صفات، جری، نڈر، بہادر، غیر تمند خود پسندی سے بیزار اور غرور و تکبر سے دور تھیں۔ آپ علیہا السلام حوصلہ مند، بے حد بردبار، صاحب وقار و سکون، مہربان، پختہ رائے کی مالک اور پاکدامن تھیں۔ اپنے باباجان حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وصال اقدس سے پہلے آپ علیہا السلام کی زندگی مبارک پر وقار، مقصد زیست سے سرشار اور خندہ روئی اور تبسّم کے ساتھ بسر ہوئی۔ لیکن اپنے باباجان سرکار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد وہ تبسّم نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔

آپ علیہا السلام نے حق کے علاوہ کبھی زبان نہیں کھولی، سچائی کے علاوہ کوئی گفتگو نہ کی، کسی کا غلط انداز سے کبھی تذکرہ نہیں کیا، آپ علیہا السلام غیبت، تہمت، چغلخوری، اشارہ و کنائے نیز کسی کی تضحیک سے کوسوں دور رہیں۔ اسرار کی حفاظت، وعدہ وفائی، نصیحت کی تصدیق، معذرت قبول کرنا برائیوں سے چشم پوشی، گستاخیوں اور جسارتوں کو حلم و بردباری کے ساتھ نظر انداز کر دینا آپ علیہا السلام کی عام عادت مبارکہ تھی۔ آپ علیہا السلام برائیوں سے دور، خیر و خیرات کی طرف مائل، امانتدار، دل اور زبان کی سچی، عفت و پاکدامنی کی آخری چوٹی (بلندی) پر فائز، پاکدامن اور ایسی پاکیزہ نظر خاتون تھیں جس پر خواہشات نفسانی کا ذرہ برابر اثر نہ ہوتا تھا اور ایسا کیوں نہ ہو؟ آپ علیہا السلام تو حضور نبی کریم، رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ان اہلبیت پاک میں شامل ہیں جن کو خداوندِ عالم نے ہر برائی اور گندگی سے دور رکھا ہے۔ آپ علیہا السلام کسی بھی نامحرم مرد سے بات کرتی تھیں تو آپ علیہا السلام کے اور اس کے درمیان کوئی نہ کوئی پردہ ضرور حائل رہتا تھا، جو آپ علیہا السلام کی عفت و پاکدامنی کی علامت ہے۔ بلکہ اس سلسلہ میں آپ علیہا السلام کے احتیاط کا یہ عالم تھا کہ آپ کو یہ بات بھی بری محسوس ہوئی کہ آپ علیہا السلام کے وصال مبارک کے بعد آپ علیہا السلام کے جنازہ مبارکہ کی اسی طرح ایک چادر ڈال کر اس کی تشییع کی جائے جس طرح دوسری عورتوں کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے۔ آپ علیہا السلام بے حد زاہدہ اور قناعت پسند تھیں۔ اور آپ علیہا السلام کو یہ معلوم تھا کہ لالچ سے دل مردہ ہوتا ہے نیز کام بگڑ جاتے ہیں۔ اسی لئے آپ علیہا السلام اپنے باباجان حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ پر شدت سے عمل پیرا تھیں کہ "فاطمۃ اصبری علی مرارۃ

الدنیا لتفوزی بنعیم الابد‘‘’’اے فاطمہ! دنیا کی تلخیوں پر صبر کرو تاکہ ابدی نعمتوں کی مالک بن جاؤ‘‘ اس لئے آپ علیہا السلام معمولی سے معمولی وسائل زندگی اور سادہ زیستی پر خوش وخرم، مشکلاتِ زندگی پر صابر، تھوڑے سے حلال پر قانع نیز راضی وخشنود، دوسروں کے اموال سے بے پروا، ناحق چیز یا غیر خدا سے حاصل شدہ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھنے کی پابند، مختصر یہ کہ آپ علیہا السلام استغناءِ نفس کا راز ہیں۔ جیسا کہ آپ علیہا السلام کے والد گرامی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ’’انما الغنی غنی النفس‘‘، مالداری (استغناء) صرف نفس کی مالداری ہے۔

آپ علیہا السلام وہ سیدہ بتول ہیں جو دنیا سے کنارہ کش ہو کر، خدائے لم یزل سے بالکل نزدیک، کائنات کی رنگینوں سے متنفر اس کی بلاؤں سے اچھی طرح واقف صبر و تحمل کے ساتھ اپنا فریضہ کو ادا کرنے والی اور بے شمار مشکلات زندگی کے باوجود ہمیشہ اپنے پروردگار کے ذکر میں مصروف دکھائی دیتی ہیں۔ آپ علیہا السلام کو صرف آخرت کی فکر لاحق تھی۔ اسی لئے آپ علیہا السلام کو دنیاوی مسرتوں سے خوشی نہ ہوتی تھی، کیونکہ آپ علیہا السلام نے اپنے بابا جان حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ہمیشہ دنیا کی آسائش وآرام اور اس کی لذتوں سے کنارہ کش اور دور ہی دیکھا۔ آپ علیہ السلام ہی سے دنیا والوں نے یہ سبق سیکھا ہے کہ بلاؤں پر صبر اور آسائشوں میں ذکر خدا کیسے ہوتا ہے اور قضاء وقدر الٰہی پر کس طرح راضی رہا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ علیہا السلام نے اپنے والدِ ماجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نقل فرمائی ہے: ’’ان اللہ اذا احب عبداً ابتلاہ فان صبر اجتباہ وان رضی اصطفاہ‘‘۔ خداوندِ عالم جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اسے امتحان اور آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے چنانچہ اگر وہ صبر کرلیتا ہے تو اسے چن لیتا ہے اور اگر وہ راضی رہتا ہے تو اسے ممتاز ومنتخب قرار دیتا ہے۔

❖ سخاوت وایثار

جود وسخا کے میدان میں آپ علیہا السلام اپنے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر گامزن رہیں۔ اس لیے کہ آپ علیہا السلام نے حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سن رکھا تھا: ’’السخی قریب من اللہ۔۔۔‘‘ ’’سخاوت کرنے والا اللہ سے، لوگوں سے اور جنت سے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود بھی جواد ہے اور سخاوت کرنے والے سے محبت کرتا ہے۔‘‘ اور ایثار تو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شعار تھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سلام اللہ تعالیٰ علیہن نے فرمایا ہے: پوری زندگی کبھی بھی آپ علیہا السلام نے لگاتار تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا بلکہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے: ’’ولو شئنا لشبعنا ولکنا نؤثر علی انفسنا‘‘ ’’اگر ہم چاہیں تو شکم سیر رہ سکتے ہیں مگر ہم لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں‘‘ یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام اپنے والدِ ماجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں ایثار وقربانی کے ہر مرحلہ میں آگے نظر آتی ہیں۔ جسکا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ علیہا السلام نے اپنی شادی کا جوڑا بھی سائل کو عطا فرما دیا تھا۔

آپ علیہا السلام کے عظیم جود وایثار کے لئے یہی واقعہ کافی ہے: حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب تعقیبات سے فارغ ہوگئے تو محراب میں ہماری طرف رخِ زیبا فرما کر تشریف فرما ہوگئے۔ پروانے چاروں طرف سے اپنی جان فدا کر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک بوڑھا شخص آیا جو بالکل پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ جس سے بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے سنبھلا نہیں جارہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خیریت پوچھی! تو اس نے عرض کیا: اے نبی اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میں بہت بھوکا ہوں لہٰذا کچھ کھانے کو دیدیجئے میرے پاس کپڑے نہیں ہیں مجھے کپڑے دیدیجئے اور میں فقیر بھی ہوں۔ حضور اقدس سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تو فی الحال کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر بھی چونکہ خیر کی طرف راہنمائی کرنے والا خیرات کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ لہٰذا تم اس کے گھر چلے جاؤ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو ترجیح دیتا ہے۔ جاؤ تم میری پیاری بیٹی فاطمہ کے حجرہ کی طرف چلے جاؤ (بی بی پاک علیہا السلام کا گھر مبارک حضور رحمتِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس حجرے سے ملا ہوا تھا جو ازواج مطہرات سلام اللہ تعالیٰ علیہن کے حجروں سے الگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مخصوص حجرہ تھا) اور ارشاد فرمایا: اے بلال! ذرا اٹھو اور اسے فاطمہ کے گھر تک پہنچادو۔

وہ دیہاتی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چلا گیا، جب وہ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کے دروازہ پر جا کر رکا تو اس نے بلند آواز سے کہا: نبوت کے گھرانے والو! فرشتوں کی رفت وآمد کے مرکز ومقام اور حضرت روح الامین جبرئیل علیہ السلام کے نزول کی چوکھٹ والو تم پر پروردگارِ عالم کا سلام ہو! سیدہ کائنات علیہا السلام نے جواب دیا تم پر بھی سلام ہو، تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں ایک بوڑھا اعرابی ہوں آپ کے پدر بزرگوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اے دخترِ رسول! میں برہنہ تن اور بھوکا ہوں لہٰذا مجھ پر کچھ کرم فرمایئے خدا آپ پر اپنی رحمت نازل کرے۔

اس وقت آپ علیہا السلام کے یہاں یہ حال تھا کہ شہزادی کونین علیہا السلام نے اور اسی طرح حضرت مولائے کائنات علیہ السلام حتی کہ حضور اکرم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اس بات کا علم تھا۔ حضرت سیدہ پاک علیہا السلام نے گوسفند کی ایک کھال اٹھائی جس پر حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام اور حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سوتے تھے۔ اور فرمایا: کہ اے دروازے پر دستک دینے والے! اس کو لیجا امید ہے کہ خدا اس کے ذریعہ تم کو بھلائی دے گا۔ اعرابی نے کہا: اے دخترِ رسول! میں نے آپ سے بھوک کا شکوہ کیا ہے لیکن آپ مجھ کو یہ کھال دے رہی ہیں؟ میں اس بھوک میں اس کا کیا کروں؟ یہ سن کر آپ علیہا السلام نے اپنی گردن سے وہ ہار اتار کر اس اعرابی کی طرف بڑھادیا جو آپ علیہا السلام کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت سیدنا حمزہ علیہ السلام کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے تحفہ میں دیا تھا۔ اور فرمایا: لیجا کر اس کو بیچ دینا امید ہے کہ خدا تم کو اس کے ذریعہ اس سے بہتر چیز عنایت فرمائے گا۔ اعرابی ہار لے کر مسجد

میں آیا حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان تشریف فرماتھے اور عرض کیا: اے رسول خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے یہ ہار مجھ کو دے کر کہاہے اس کو بیچ دینا۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ: اس کے ذریعہ اس سے بہتر چیز کیسے عنایت نہ فرمائے گا جبکہ تم کو یہ ہار بنی آدم کی تمام عورتوں کی سردار فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے دیاہے؟ اس وقت حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کیا مجھے یہ ہار خریدنے کی اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمار! اس کو خرید لو کیونکہ اگر جن وانس بھی مل کر اس کو خرید لیں تو ان میں سے کسی پر بھی خدا عذاب نہ فرمائے گا۔

حضرت سیدنا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اعرابی یہ ہار کتنے میں بیچو گے؟ اس نے کہا: کہ اس کی قیمت یہ ہے کہ مجھ کو پیٹ بھر روٹی اور گوشت مل جائے، ایک بردیمانی مل جائے جسے اوڑھ کر میں نماز پڑھ سکوں اور اتنے دینار جن کے ذریعہ میں اپنے گھر واپس پہنچ جاؤں۔ اسی دوران حضرت سیدنا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا وہ تمام حصہ جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت میں سے عطا فرمایا تھا قیمت کے عنوان سے پیش کرتے ہوئے فرمایا: کہ میں اس ہار کے بدلے تم کو بیس دینار، دوسو درہم، ایک بردیمانی، اپنی سواری جو تم کو تمہارے گھر تک پہنچادے گی اور اتنی مقدار میں گیہوں کی روٹیاں اور گوشت بھی فراہم کر رہاہوں جس سے تم بالکل سیر ہو جاؤ۔ اعرابی نے کہا: اے بھائی تم کتنے سخی ہو! حضرت سیدنا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو اپنے ساتھ لے گئے اور وعدے کے مطابق وہ ساری چیزیں اسے دیدیں۔

اعرابی دوبارہ حضور پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ارشاد فرمایا: کیا تم سیر ہو گئے اور تم کو پوشاک مل گئی؟ اس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) پر فدا ہوں! جی ہاں میں بے نیاز ہو گیاہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب فاطمہ کو ان کے ایثار کا بدلہ دو! تو اعرابی نے کہا: پروردگارا: تو معبود ہے ہم نے تجھ کو پیدا نہیں کیاہے اور تیرے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ہے تو ہر حال میں ہمارا رازق ہے خدایا! فاطمہ کو ایسی نعمت عطا فرما جیسی نعمت نہ کسی نے دیکھی ہوا اور نہ سنی ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرمایا اور صحابہ کرام کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: خدا نے فاطمہ کو دنیا میں یہ چیزیں دی ہیں: میں اس کا باپ ہوں اور تمام عالمین میں کوئی مجھ جیسا نہیں؛ علی ان کے شوہر ہیں اگر علی نہ ہوتے تو فاطمہ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا، ان کو حسن اور حسین جیسے بیٹے عطا کئے جن کا مثل تمام عالمین میں نہیں یہ تمام فرزندان انبیاءِ کرام اہل بہشت کے سردار ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت سیدنا مقداد، حضرت سیدنا عمار یاسر اور حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے تھے ان سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزید بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے تھے انھوں نے یہ بیان کیاہے کہ جب فاطمہ سے قبر میں دو فرشتے پوچھیں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیں گی اللہ میرا پروردگار ہے وہ سوال کریں گے: تمہارا نبی کون ہے؟ تو وہ یہ جواب دیں گی:

میرے پدر بزرگوار۔ وہ سوال کریں گے: تمہارا ولی کون ہے؟ تو وہ یہ جواب دیں گی: یہ شخص جو میری قبر کے کنارے کھڑا ہے۔ کیا میں تم کو ان کی مزید فضیلت بتاؤں؟ یادرکھو خدا نے ان پر فرشتوں کی ایک جماعت کو معین کیا ہے جو آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر طرف سے ان کی حفاظت کرتی ہے یہ سب زندگی میں ان کے روبرو حاضر ہیں اور وہ ان کی وفات کے وقت بھی اور قبر میں بھی ان کے ساتھ رہیں گے۔ اور وہ جماعت ان کے والد، شوہر اور ان کی اولاد پر مسلسل درود بھیجتی رہتی ہے۔

چنانچہ میرے وصال کے بعد جو بھی میری زیارت کرے اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی ہے اور جس نے فاطمہ کی زیارت کی اس نے گویا میری زیارت کی ہے جس نے علی کی زیارت کی اس نے گویا فاطمہ کی زیارت کی جس نے حسن اور حسین کی زیارت کی اس نے گویا علی کی زیارت کی اور جس نے ان کی ذریت کی زیارت کی اس نے گویا ان دونوں کی زیارت کی ہے۔

اس وقت حضرت سیدنا عمار یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہار کو مشک سے معطر کیا اور اسے ایک برد یمانی میں لپیٹ دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام تھا جس کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر سے ملنے والے اپنے حصے سے خریدا تھا آپ نے اس سے فرمایا اس ہار کو لو اور سول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو اور تم بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ملکیت ہو۔ غلام نے ہار لے کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مقدسہ میں پیش کیا اور حضرت سیدنا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات دہرائی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ کے پاس جاؤ اور ان کو یہ ہار دیدو اور تم بھی انہیں کی ملکیت میں ہو۔

غلام ہار لے کر حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ علیہا السلام کو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو مبارک سے باخبر کیا آپ علیہا السلام نے وہ ہار لے لیا اور اس غلام کو آزاد کر دیا۔ غلام کو ہنستا دیکھ کر آپ علیہا السلام نے پوچھا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: مجھ کو اس ہار کی برکت عظمیٰ سے ہنسایا ہے جس کی برکت سے ایک بھوکا شکم سیر ہوا، ایک برہنہ تن نے لباس پایا، ایک نادار مالدار ہو گیا، ایک غلام آزاد ہو گیا اور پھر یہ ہار اپنے مالک کے پاس واپس آ گیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ

گویا کہ ہر ایک وصف وکمال میں حضرت سیدۂ کائنات علیہا السلام نرالی ہیں۔ درحقیقت آپ علیہا السلام عکسِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سرِ من اسرارِ الٰہیہ ہیں۔ جس سر اقدس کا دربان حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ہیں وہ آپ علیہا السلام کا ہی درِ اقدس ہے۔

ہم نے یہ مختصر سا ہدیہ ان کریموں کی بارگاہ باکمال میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ خدا کرے وہ اسے قبول فرمالیں اور اپنے دامنِ کرم سے ہمیں خیرِ کثیر عطا فرمادیں، تاکہ ہمارے دارین سنور جائیں اور آبرو رہ جائے۔

آمین بجاہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

خیر اندیش

محمد اسد بلال غفر اللہ لہ

سیدہِ کائنات علیہا الصلوٰۃ والسلام کا مختصر تعارف

نام مبارک

فاطمہ بنتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

شجرہ مبارکہ

فاطمہ بنتِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم عبدِ مناف بن قُصی بن حکیم (کلاب) بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان علیہم السلام۔

نام مبارک

فاطمہ بنت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام

شجرہ مبارکہ

فاطمہ بنت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن حکیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (علیہم السلام)

کنیت

امِّ ابیہا، امّ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ام الحسنین، ام الحسن، ام الحسین، ام المحسن، ام الائمہ۔

القابات

زہراء، بتول، خاتونِ جنت، راضیہ، مرضیہ، رضیہ، طاہرہ، مطہرا، سیدہ، طیبہ، سیدہِ کائنات، راکعہ، ساجدہ، عذراء، زاہدہ، کاملہ، صادقہ، صدیقہ، معصومہ، حرہ، حوراء انسیہ، محدّثہ، مبارکہ، تقیہ، مہدیہ، قانتہ، متہجدہ، ولیہ، سلیمہ، حبیبہ، جمیلہ، صائمہ، حفیفہ، نصیبہ، مصلحہ، مجیبہ، شریفہ، فاتحہ، منعمہ، داعیہ، معلمہ، مشفقہ، جاہدہ، ناصحہ، حاضرہ، وافیہ، شہیدہ کے علاوہ بھی بہت زیادہ القابات ہیں، جو آپ علیہا السلام کی شان وکمالات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ولادت باسعادت

سیدہِ کائنات علیہا السلام کی ولادت باسعادت بعض علمائِ سیر کے نزدیک بعثتِ نبوی سے کچھ عرصہ قبل ہے، جبکہ بعض علمائِ سیر نے یہ بھی فرمایا کہ بعثتِ نبوی کے پانچ سال بعد ہوئی۔

(واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

تربیت وپرورش

آپ علیہا السلام کی تربیت وپرورش خود حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ اسی لیے تو آیتِ تطہیر میں شامل ہیں۔ دین اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا جب سلسلہ شروع ہوا تو آپ علیہا السلام کی عمر مبارک 4 سال تھی۔ جو اس وقت مصائب آئے ان

پر صبر استقامت سے رہیں، جن میں بالخصوص شعبِ ابی طالب ہے۔ البتہ اس وقت آپ علیہا السلام کی عمر مبارک 12 سال ہو چکی تھی۔ جو بھی آزمائشیں آتی رہیں ان میں خندہ پیشانی کے ساتھ کامیاب رہیں۔ اور جب ہجرت کا وقت آیا تو آپ علیہا السلام بھی مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرما گئیں۔

نکاح

آپ علیہا السلام کے نکاح کی تاریخ کے بارے میں اختلاف ہے۔ البتہ زیادہ اقوال کے مطابق آپ علیہ السلام کا نکاح حضور مولائے کائنات مولا علی علیہ السلام کے ساتھ 2 ہجری میں غزوہِ بدر کے بعد ماہ مقدس رمضان المبارک میں ہوا۔ سیدہِ کائنات علیہا السلام کی عمر مبارک 15 سال تھی، جب کہ حضرت مولا علی علیہ السلام کی عمر مبارک 21 برس تھی۔ سیدہِ کائنات علیہا السلام کی رخصتی ساڑھے سات ماہ بعد ہوئی۔

اولادِ امجاد

آپ علیہا السلام کی شہزادوں اور شہزادیوں کی کل 5 تعداد ہے۔

شہزادوں کے اسمائے گرامی

حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور حضرت امام محسن علیہم السلام۔

شہزادیوں کے اسمائے مبارکہ

سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم علیہما السلام

اوصافِ حمیدہ

آپ علیہا السلام نہایت متقی، پرہیز گار تھی، اور عبادت میں انہماک اس قدر تھا کہ ایک ایک شب میں بارگاہ الٰہی میں صرف سجدہ ہی ادا کرتیں تھی، اور یہ بھی عرض کرتیں کہ: اے میرے اللہ پاک! کوئی رات اتنی لمبی بنادے ہیں جس میں سجدہ ادا کر سکوں۔

سخاوت میں بے مثل بے مثال تھیں، صبر و شکر میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں، علم و عمل میں بھی لاجواب تھیں، البتہ کائنات میں جو حسن و خوبی و کمال ہے وجود سے عدم تک وہ سوائے نبوت ہر ایک کمال بڑھ کر تھیں۔ الغرض سیدہِ کائنات علیہا السلام حضور اقدس رحمتِ عالمین، شفیع المذنبین، غمگسارِ جہاں، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر حسن و خوبی میں چلتی پھرتی تصویر تھیں۔

مرویات

آپ علیہا السلام سے متعدد احادیثِ طیبات مروی ہیں۔ جن کو آئمہ حدیث نے اپنی اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

وصال مبارک

آپ علیہا السلام کا وصال مبارک ماہ مقدس رمضان کریم کی 3 تاریخ 11 ہجری بروز منگل حضور اقدس، باعث معرضِ وجود لکلّ

شی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال اقدس کے چھے ماہ بعد ہوا۔

نمازِجنازہ

آپ علیہا السلام کا جنازہ مبارک اصح قول کے مطابق حضور مولائے کائنات مولا علی علیہ السلام نے پڑھایا۔ اور رات کی تاریکی میں جنازہ پڑھایا گیا۔

تدفین

حضور مولائے کائنات علیہا السلام نے ہی خود تدفین کے معاملات سرانجام دیے۔ حسنین کریمین علیہما السلام بھی شامل تھے۔

☆☆☆☆☆

لی خمسة اطفی بها حرّ الوباء الحاطمه　　لمصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

ترجمہ: میرے لیے پانچ ہی ہیں جن کے اسمائے مبارکہ کے نام سے میں تباہ کرنے والی وباؤں کو بھگاتا ہوں، وہ حضور مصطفیٰ کریم، مولا علی سرکار، حسنین کریمین اور سیدہِ کائنات علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذوات قدسیہ ہیں۔

خاتون جنت، سیدة النساء العالمین، روح وجانِ مصطفی
سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام

وسیلہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام

سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت "فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ" پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی"۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ایک مرتبہ جب آدم وحوا علیہما السلام جنت میں تھے تو جبرائیل انہیں سیم وزر سے بنے ایک محل میں لے گئے وہاں ایک یاقوت کا تخت بچھا ہوا تھا اس میں ایک نور کا قبہ تھا اس قبہ میں ایک نورانی صورت تھی جس کے سر پر تاج، کانوں میں مروارید کے گوشوارے اور گردن میں نور کا گلوبند تھا۔ آدم وحوا نے اس نور عظیم کو دیکھا تو متحیر ہو کر پوچھا یہ کس کی صورت ہے۔ جبرائیل نے بتایا یہ سیدہ فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں اور تاج ان کے والد گرامی حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ گلوبند ان کے شوہر جناب علی المرتضیٰ ہیں اور مروارید کے گوشوارے ان کے صاحبزادے حسن اور حسین علیہم السلام ہیں۔ آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ قبہ پر پانچ کلمے ترتیب وار لکھے ہیں۔

- انا المحمود وھذا محمد — میں محمود ہوں اور یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔
- انا الاعلیٰ وھذا علی — میں اعلیٰ ہوں اور یہ علی ہیں
- انا الفاطر وھذہٖ فاطمہ — میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ ہیں
- انا المحسن وھذا الحسن — میں محسن ہوں اور یہ حسن ہیں
- احسان منی وھذا حسین — مجھ سے احسان ہے اور یہ حسین ہیں

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے آدم علیہ السلام آپ ان ناموں کو یاد کر لیں کہ آپ کو ان کی ضرورت ہو گی۔ جب آدم زمین پر آئے تین سو برس روتے رہے بالآخر حق تعالیٰ نے القاء فرمایا تو آدم نے ان مقدس اسماء کے وسیلے سے دعا کی اور کہا یا اللہ! بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین (علیہم الصلوٰۃ والسلام مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ ابھی دعا مانگ ہی رہے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آدم کو حق تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں"۔ اگر آپ نے ان ناموں کے وسیلے سے اپنی تمام اولاد کی بخشش بھی طلب کی ہوتی تو ہم سب کو بخش دیتے۔[5]

مہر منیر میں ہے کہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی تو انہیں عرش معلیٰ کے دائیں جانب پانچ انوار رکوع وسجود میں مصروف نظر آئے۔ آدم علیہ السلام کے استفسار پر حق تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد کے پانچ افراد ہیں، اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت دوزخ، عرش، کرسی، آسمان، زمین، فرشتے، انسان اور جن کو پیدا نہ کرتا۔ تمہیں جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان کے واسطے سے سوال کرنا۔[6]

5۔ البتول۔ نزہتہ المجالس

6۔ ارجح المطالب۔ ۴۶۱

ولادت باسعادت

جگر گوشہ رسول سیدہ زہرا بتول، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چوتھی اور سب سے زیادہ لاڈلی صاحبزادی تھیں۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ سے اس قدر محبت تھی کہ سیدہ کو دیکھے بغیر حضور کو چین نہ آتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کسی سفر کے لیے جاتے تو سب سے آخر میں سیدہ کائنات علیہا السلام سے ملاقات کرتے اور جب واپس آئے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی فرماتے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیامیں تین چیزیں میرے لیے محبوب بنادی گئیں۔ تیسری چیز کے بارے میں فرمایا: قرۃ العینی فی الصلوٰۃ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ صوفیاء کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں: اس وقت سیدہ خاتونِ جنت نماز پڑھ رہی تھیں اور حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ سیدہ کی طرف تھا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی سیدہ فاطمہ) اس وقت نماز میں مشغول ہے۔ جس دن حجر اسود کی تنصیب کا جھگڑا نمٹا کر اور قریش کے درمیان متوقع خونریزی کو اپنے انتہائی مدبرانہ فیصلے سے دور فرما کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گھر مبارک تشریف لائے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی ولادت باسعادت کی خبر ملی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس خبر سے بے حد خوش ہوئے اور اسے مبارک قدم اور نیک فال سمجھا گویا سیدہ زہرا علیہا السلام اہل زمانہ کے لیے امن کا نشان بن کر رونق آرائے گیتی ہوئیں۔ آپ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کا بیان ہے کہ جب فاطمہ میرے شکم میں آئی تو یہ حمل نہایت ہلکا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی۔ جب ولادت کا وقت قریب آیا تو میں نے قریش کی دائیوں کو بلا بھیجا انہوں نے حضور کے باعث آنے سے انکار کیا میں اسی فکر میں تھی کہ میں نے دیکھا میرے پاس چار عورتیں آئیں جن کے جمال اور چمک سب خواتین سے الگ تھلگ تھا۔ ان میں سے ایک کہنے لگی: تمہاری ماں حوا ہوں دوسری نے کہا: میں آسیہ ہوں تیسری نے کہا: میں موسیٰ کی بہن ام کلثوم ہوں چوتھی نے کہا: میں مریم ہوں۔ اللہ نے ہمیں تمہاری خدمت کے لیے بھیجا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

ام ابیھا

حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام ساری زندگی سائے کی طرح حضور پاک صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں۔ جب بھی حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کفار اور مشرکین مکہ سے مصائب وصدمات پہنچتے، سیدہ پاک علیہا السلام حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دلجوئی فرماتیں۔ جب عقبہ بن ابی معیط نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گردنِ مبارک پر حالت نماز میں اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی تو سیدہ دوڑتی ہوئی آئیں اور بدقت اس وزن کو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک پر سے دور کیا اور عقبہ اور اس کے ساتھیوں کو اس ظالمانہ حرکت پر کھری کھری سنائیں اور وہ اپنی قوت وحشمت کے باوجود بھیگی بلی بنے رہے اپنے والد محترم کا اس قدر خیال رکھنے کی بنا پر آپ کا لقب "ام ابیھا" ہے یعنی اپنے والد کی والدہ یعنی مربی۔

سیدہ زہراء علیہا السلام کی شان وعظمت

الغرض حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک میں حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے

زیادہ پیار کرنے والی اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ سے سب سے زیادہ متصف سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام ہیں اور حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے تمام اہلبیت اطہار علیہم السلام میں سب سے زیادہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو چاہتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی سب سے زیادہ روحانی تربیت فرمائی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے اہل وعیال میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔[7]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ علیہا السلام فرماتی ہیں: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، حسنِ خلق اور گفتگو میں سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ ہو۔ جب سیدہ فاطمہ علیہا السلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو جاتے ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے اور بڑے پیار و محبت سے اپنی جگہ ان کو بٹھاتے اور جب حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے ہاں تشریف لے جاتے تو سیدہ علیہ السلام حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے لیے کھڑی ہو جاتیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں اور بے حد احترام سے اپنی جگہ بٹھاتیں۔

عرش پر نکاح

جملہ اہلبیت میں سیدہ فاطمہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ حضرت علی کو بھی شرف و فضیلت سیدہ علیہا السلام سے نکاح کے سبب ہے۔ ساری کائنات میں سیدہ پاک علیہا السلام وہ واحد خاتون ہیں جن کا نکاح حق تعالیٰ نے چالیس ہزار فرشتوں کی موجودگی میں جنت میں کیا۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ آج فاطمہ کا عقد، جنت میں ان کی والدہ کے محل میں چالیس ہزار (منتخب ترین) فرشتوں کی موجودگی میں ہوا خطبہ نکاح اسرافیل نے پڑھا جبرئیل و میکائیل گواہ بنے اللہ عزوجل فاطمہ کے ولی ہوئے اور شوہر علی بنے۔ اللہ نے شجر طوبیٰ کو وحی کی تو اس نے تمام حاضرین پر درّ و یاقوت، زیورات اور جوڑے نچھاور کئے۔[8]

نزہۃ المجالس میں نسفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان ہے کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے شفیع مذنباں، رحمتِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ میرا مہر قیامت کے روز امت کے لیے شفاعت طلبی مقرر کیا جائے۔ پس جب حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پل صراط پر پہنچے گی تو وہ اپنا مہر طلب کریں گی۔ فصول المہمہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بیان مذکور ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اس خوشی کا کیا سبب ہے۔ ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ نے علی کا نکاح فاطمہ سے کر دیا اور بہشت کے

7۔ بخاری

8۔ نزہۃ المجالس

داروغہ رضوان کو حکم دیا تو اس نے شجر طوبیٰ کو ہلایا جس سے میرے اہلبیت کے محبین کی تعداد کے برابر رقع درخت سے گرے جنہیں نوری فرشتوں نے اٹھالیا جب لوگوں پر قیامت قائم ہوگی تو مخلوق میں یہ فرشتے پھیل جائیں گے اور محبان اہلبیت کو وہ رقع تقسیم کریں گے۔ جس کسی کے پاس بھی وہ رقعہ (دستاویز) ہوگا وہ جہنم سے نجات پائے گا۔

ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جہیز میں بے شمار سامان دیا داماد کے لئے بیش قیمت تاج بنوایا جس میں سات سو قیمتی موتی جڑے تھے۔ جو نعلین دی اس میں سات بیش قیمت لعل لگے تھے۔ یہ واقعہ حضرت مولا علی علیہ السلام نے سیدہ علیہا السلام کو گوش گزار کیا۔ سیدہ پاک علیہا السلام نے خیال کیا کہ شاید حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس لئے دہرائی کہ سلیمان علیہ السلام کی بیٹی کو ایسا قیمتی جہیز اور مجھے میرے والد نے اس قدر مختصر سامان دیا! اس رات حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے خواب میں دیکھا کہ جنت الفردوس میں سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام ایک جواہر نگار تخت مرصع پر بصد عزت وتمکنت تشریف فرما ہیں۔ جنت کی حوریں بصد احترام وادب دست بستہ آپ کے سامنے کھڑی ہیں ان میں ایک لڑکی جس کا حسن وجمال شان وشوکت حوروں سے بڑھ کر تھا ہاتھوں میں موتیوں اور جواہرات کے طشت لئے نگاہ شوق سے سیدہ کو تک رہی ہے اس امید پر کہ آپ اس کی طرف ایک بار نگاہ التفات سے دیکھ لیں۔ حضرت علی کے استفسار پر سیدہ خاتون جنت علیہا السلام نے فرمایا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاحبزادی ہے جسے حق تعالیٰ نے میری خدمت کرنے پر مامور فرمایا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام بیدار ہوئے تو سجدہ شکر ادا فرمایا۔[9]

بے مثل نسبتیں

سیدہ کونین علیہا السلام ایسی نسبتیں حاصل ہیں جو ساری کائنات میں کسی اور کو نصیب نہ ہوئیں۔ علامہ اقبال علیہ الرحمہ آپ علیہا السلام کی شان میں فرماتے ہیں:

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نور چشم رحمت اللعالمین
آں امام اولیں و آخریں
بانوے آں تاجدار ہل اتیٰ
مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا
مادرِ آں مرکز پرکارِ عشق
مادرِ آں قافلہ سالار عشق

9۔ معارج النبوت

حضرت مریم علیہا السلام کو صرف ایک نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملی مگر سیدہ زہراء علیہا السلام کو تین نسبتیں حاصل ہیں ایک یہ کہ آپ علیہا السلام تمام اولین و آخرین کے سردار اور امام جناب رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورِ چشم لاڈلی اور پیاری بیٹی ہیں۔

دوسری نسبت یہ کہ آپ علیہاالسلام سید الاولیاء، تاجدار ہل اتیٰ، مرتضیٰ، مشکل کشا، شیر خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ تیسری نسبت یہ کہ آپ تمام جوانانِ جنت کے سردار حسنین کریمین علیہا السلام کی والدہ ماجدہ ہیں آپ علیہا السلام سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں جو پرکارِ عشق کا مرکز ہیں اور کاروانِ عشق کے سالار ہیں۔" اور خود آپ کی یہ شان ہے کہ آپ جنت کی تمام عورتوں اور عالمین کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

سیرت فرزندہا از امہات

جوہر صدق وصفا از امہات

آں ادب پروردۂ صبر و رضا

آسیاں گرداں ولب قرآں سرا

حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ سیدہ پاک علیہا السلام کی شان میں فرماتے ہیں کہ فرزندوں کی سیرت ان کی ماؤں کے صفا اور تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے اور سیدہ پاک علیہا السلام تو صدق وصفا اور صبر و رضا کا پیکر تھیں چکی چلانے کی مشقت میں بھی آپ علیہا السلام کے لبوں پر تلاوت قرآن جاری رہتی۔

یہ جو بارہ امام ایسی شان و عظمت والے ہیں یہ در حقیقت سید فاطمۃ زہراء علیہا السلام کے صدق وصفا، جود وعطا، فقر و غنا کا نتیجہ ہے عارفین سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہِ کائنات علیہا السلام کے ہاں تشریف لائے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو پیار کیا پھر فرمایا: میرے اس بیٹے سے نو ایسی عظیم الشان ہستیاں پیدا ہوں گی جن میں سے ہر ایک علم و فضل میں اور ولایت وبزرگی میں اپنے زمانے کا امام ہو گا اور ایسی شان والا ہو گا کہ اس کے زمانے میں اس سے افضل کوئی اور نہ ہو گا۔

سیدہ پاک علیہا السلام نے جب اس بشارت کو سنا تو خوش ہوئیں اور دل میں خیال گذرا کہ کاش میرے بیٹے حسن سے بھی ایسے ہی آئمہ کا ظہور ہو تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ارشاد میرے اس بیٹے حسن سے ایک ایسی عظیم الشان ہستی کا ظہور ہو گا جو ان تمام خوبیوں کی جامع ہو گی جو ان نو آئمہ میں پائی جائیں گی۔ چنانچہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس بشارت کے بموجب 9 آئمہ امام حسین علیہ السلام کی نسل میں ہوئے اور امام حسن علیہ السلام کی نسل میں حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوا جو ان تمام خوبیوں اور کمالات کے جامع تھے جو ان 9 اماموں میں پائی گئیں۔ اگر سیدہ پاک علیہا السلام نہ ہوتیں تو ایسی شان و عظمت والے یہ آئمہ کرام علیہم السلام نہ ہوتے اسی بنا پر آپ علیہا السلام کا لقب ام الآئمہ ہے یعنی اماموں کی ماں یا اماموں کی اصل۔

مزرع تسلیم راحاصل بتول
مادراں رااسوہ کامل بتول

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے دریافت فرمایا:''عورت کے لیے کون سی چیز بہتر ہے۔''تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان خاموش رہے۔میں نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے پاس آکر اس بارے میں پوچھا تو سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا:''نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مردان کو دیکھیں۔''حضرت مولا علی علیہ السلام نے سیدہ پاک علیہا اسلام کا جواب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔سیدہ فاطمہ علیہا السلام پردے کی سخت پابند اور شرم وحیا کا مجسمہ تھیں۔آپ علیہا السلام کی شرم وحیا کا پاس خداوند ستار کو بھی ہے۔چنانچہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایات ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا''قیامت کے دن ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ اے حشر کے میدان میں جمع ہونے والوں، اپنی نگاہیں جھکالو یہاں تک کہ فاطمہ بنتِ محمد (علیہا الصلوٰۃ والسلام) گزر جائیں۔چنانچہ سیدہ، ستر ہزار حوروں کے ساتھ بجلی کی طرح گزر جائیں گی۔''

جنت کی عورتوں کی سردار

حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ سے کہا مجھے اجازت دو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کروں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنی اور تمہاری بخشش کی دعا کے لئے عرض کروں۔والدہ سے اجازت لے کر میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔مغرب اور عشاء کی نمازیں آپ کے ساتھ ادا کیں۔جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا۔آپ علیہ السلام نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر فرمایا کیا تو حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ارشاد فرمایا: تجھے کیا حاجت ہے، اللہ تجھے اور تیری ماں کو بخشے، یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اپنے پروردگار سے میرے پاس آنے اور مجھے سلام کرنے کی اجازت لی اور یہ بشارت دے رہا ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

امام طبرانی علیہ الرحمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ہم میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے۔میں یا فاطمہ؟ فرمایا فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہو۔''

سارے جہان کی عورتوں کی سردار

ابن عبدالبر روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ علیہا السلام سے فرمایا "بیٹی کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔ سیدہ علیہا السلام نے عرض کیا پھر حضرت مریم کا کیا مقام ہے؟ فرمایا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی سے ناراض اور تمہاری خوشی سے راضی ہوتا ہے۔"[10]

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کی نظر میں مقامِ سیدہ علیہا السلام

ایک مرتبہ سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام سے پوچھا کہ ہم دونوں میں کون افضل ہے۔ سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہوں اس بنا پر میں افضل ہوں حضرت عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے فرمایا دنیا میں تو ایسے ہی ہے مگر جنت میں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہوں گے اور تم حضرت مولا علی علیہ السلام کے ساتھ۔ اب تم خود فیصلہ کرو کہ ان دونوں میں کس کا درجہ جنت میں بلند ہو گا۔ اس پر سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام خاموش ہو گئیں تو حضرت عائشہ صدیقہ علیہا السلام اٹھیں اور سیدہ فاطمہ پاک علیہا السلام کے سر کا بوسہ لیا اور فرمایا اے فاطمہ تیری وہ شان ہے کہ کاش میں تیرے سر کا ایک بال ہوتی۔

جود وسخا

حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زہد و تقویٰ، فقر و غنا اور جود و سخا کا مظہر اتم تھیں۔ انتہائی فقر وفاقہ میں بھی آپ علیہا السلام نے صبر کا دامن ہاتھ سبب ہے بچوں میں صدق وصفا کا جو ہر ماں کے صدقے سے نہ چھوڑا۔ انتہائی ضرورت اور احتیاج کے باوجود آپ علیہا السلام نے اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دی اور سائل کو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم سب کو ایک وقت فاقہ کے بعد کھانا میسر ہوا۔ والد محترم، میں اور حسین کھا چکے تھے، والدہ ماجدہ نے ابھی کھانا تھا کہ دروازہ پر ایک سائل نے سوال کیا۔ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی پر سلام ہو، میں دو وقت کا بھوکا ہوں۔" یہ سن کر والدہ نے مجھ سے فرمایا جاؤ یہ کھانا سائل کو دے آؤ، مجھے تو ایک وقت کا فاقہ ہے اور اس نے دو وقت سے نہیں کھایا۔

ایک مرتبہ ایک نووارد نے اسلام قبول کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے کھانے کا انتظام کرو حضرت سلمان فارسی علیہ السلام اٹھے اور مدینے کے کئی گھروں میں گئے مگر کچھ نہ مل سکا بالآخر کاشانہ سیدہ پر آئے اور تمام ماجرا عرض کیا۔ سیدہ پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ گھر میں کچھ نہیں ہے اور تمہیں خالی لوٹانا مناسب نہیں جاؤ یہ

10۔ طبرانی

میری چادر شمعون یہودی کے پاس لے جاؤ اور اسے گروی رکھ کر کچھ "جو" بطور قرض لے آؤ۔ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام شمعون کے پاس آئے اور تمام ماجرا سنایا۔ شمعون نے سیدہ زہرا علیہا السلام کی چادر مبارک پر لگے پیوند دیکھے تو رو دیا اور کہنے لگا۔ "مسلمانوں کے سردار اور نبی کی بیٹی کی چادر پر اتنے پیوند اور اس پر بھی جود و سخا کا یہ عالم کہ سائل خالی ہاتھ نہ لوٹے، واللہ یہی وہ مقدس لوگ ہیں جن کی خبر ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے ہمیں دی۔ میں صدقِ دل سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں یہ کہہ کر اس نے کلمہ توحید پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ شمعون نے "جو" دیئے اور ادب سے چادر مبارک لوٹا دی۔ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کاشانہ سیدہ پر جو لے کر حاضر ہوئے اور شمعون سے ہونے والی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سیدہ پاک علیہا السلام نے شمعون کے حق میں دعائے خیر کی۔ جو پیسے، آٹا گوندھا اور روٹیاں پکا کر سلمان کو دیں۔ حضرت سلمان علیہ السلام نے عرض کیا۔ کچھ روٹیاں بچوں کے لیے رکھ لیں تو سیدہ علیہا السلام نے فرمایا "جو" اللہ کی راہ میں دینے کے لیے منگوائے تھے اب اس میں سے اپنے اہل کے لیے رکھنا مناسب نہیں (سبحان اللہ! یہ اخلاص کی انتہا ہے) حضرت سلمان فارسی روٹیاں لے کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس نو وارد مسلمان کی تواضع کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے ہاں تشریف لائے دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے سیدہ زہراء علیہا السلام کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور ضعف کے آثار نمایاں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کو پاس بٹھا کر تسکین دی اور آسمان کی طرف رخ کر کے کہا اے اللہ! فاطمہ تیری باندی ہے، اس سے راضی رہنا۔

کراماتِ سیدہ

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک قحط کے زمانے میں سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے پاس گوشت اور روٹیاں آئیں۔ میں نے پوچھا بیٹی یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ سیدہ علیہا السلام نے فرمایا اللہ کی طرف سے! بے شک اللہ جس کو چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار (حضرت مریم علیہ السلام) کی مثل قائم فرمائی پھر تمام اہلبیت کو جمع فرما کر وہ کھانا کھلایا سب سیر ہو گئے مگر کھانا کم نہ ہوا پھر وہ کھانا سیدہ نے ہمسائیوں میں تقسیم فرما دیا۔[11]

نزهۃ المجالس میں ہے مدینہ منورہ کے یہودی عورتیں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور اپنے ہاں شادی کی تقریب میں سیدہ کو بھیجنے کی درخواست کی۔ یہودیوں کے دل میں یہ نیت تھی کہ سیدہ علیہا السلام کے پیوند لگے بوسیدہ لباس کا مذاق اڑائیں گی۔ ادھر سیدہ کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ یہودی عورتیں میرے لباس کی وجہ سے مذاق نہ اڑائیں۔ سیدہ پاک علیہا السلام کے دل میں یہ خیال آیا ہی تھا کہ جبرئیل امین جنت الفردوس سے انتہائی خوبصورت لباس لے کر دربارِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کی صاحبزادی کے لئے بھیجا ہے سیدہ جب وہ لباس پہن کر شادی کی تقریب میں شریک ہوئیں تو یہودی عورتوں کے رنگ اڑ گئے انہوں نے سیدہ علیہا السلام کو عزت و احترام سے بٹھایا۔ سیدہ

11۔ تفسیر کشاف

زہراء علیہا السلام نے شال کو سنوارتے ہوئے ایک کنارہ اٹھایا تو اس سے نور کی شعاعیں فضا میں منعکس ہونے لگیں۔ انہوں نے حیرت سے پوچھا یہ لباس کہاں سے آیا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل یہ لباس جنت سے لے کر آئے ہیں۔ ان تمام عورتوں نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔

ایک دن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت پر بلایا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لئے پر تپاک دعوت کا اہتمام کیا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جانے لگے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے چلتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدم گنتے جاتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے استفسار پر عرض کی کہ میری خواہش ہے کہ آپ کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چنانچہ اتنے غلام آزاد کر دیئے گئے۔ حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اس دعوت کا تذکرہ سیدہ خاتونِ جنت علیہا السلام سے کیا اور کہا کہ کاش ہم بھی حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی دعوت کر سکتے سیدہ نے کہا کہ ہم بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی دعوت کر لیتے ہیں۔ آپ ابا جان کو دعوت دے آئیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں دعوت کے لئے عرض کیا تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلاموں کی کثیر تعداد کے ہمراہ سیدہ پاک علیہا السلام کے گھر تشریف لائے۔ ادھر سلطان الفقراء سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نے ہانڈیاں چولھے پر چڑھائیں اور سجدہ میں جا کر حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی دعوت تیرے بھروسے پر کی ہے۔ اے میرے رب میری لاج رکھ لے اور غیب سے کھانوں کا انتظام فرمادے۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور ساری نڈیاں جنت کے کھانوں سے بھر گئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہمراہ کھانا نوش فرمایا۔ سب سیر ہو گئے مگر کھانا کم نہ ہوا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان ایسے خوشبودار اور ذائقہ سے لبریز کھانا کھا کر حیران رہ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی حیرت پر فرمایا یہ کھانا جنت سے آیا ہے۔ پھر سیدہ علیہا السلام نے تنہائی میں سجدہ ریز ہو کر عرض کی کہ یا اللہ جتنے قدم چل کر میرے والد یہاں آئے ہیں، ہر قدم کے عوض اس امت کے ایک ہزار افراد کو جہنم سے آزاد فرما کر جنت میں داخل فرمادے۔ جبرئیل امین فوراً بشارت لے کر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور فرمایا اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کی صاحبزادی کی دعا قبول کرتے ہوئے آپ کے ہر قدم کے عوض ایک ہزار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرمادیا ہے۔[12]

ملائکہ سیدہ پاک علیہا السلام کے خادم ہیں

حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سیدہ پاک علیہا السلام کھانا پکانے کی حالت میں بھی تلاوت قرآن کرتی رہتیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے تشریف لاتے اور راستے میں سیدہ زہراء علیہا السلام کے مکان کے

12۔ جامع المعجزات

پاس سے گزرتے اور گھر سے چکی چلنے کی آواز سنتے تو نہایت درد و محبت کے ساتھ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتے یاارحم الراحمین! فاطمہ کو ریاضت و قناعت کی جزائے خیر عطا فرما اور اسے حالتِ فقر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رمضان شریف کے مہینے میں دوپہر کا وقت تھا، نہایت شدت کی گرمی پڑ رہی تھی میں سیدہ علیہا السلام کے مکان پر حاضر ہوئی، دروازہ بند تھا اور چکی چلنے کی آواز آرہی تھی میں نے روزن سے جھانک کر دیکھا کہ سیدہ پاک علیہا السلام تو چکی کے پاس سو رہی تھیں اور چکی خود بخود چل رہی تھی اور پاس ہی حسنین کریمین علیہا السلام کا گہوارہ بھی خود بخود ہل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی اور اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شدت کی گرمی میں میری پیاری بیٹی فاطمہ روزے سے ہے، پروردگار عالم نے فاطمہ پر نیند غالب کر دی تاکہ اسے گرمی کی شدت اور تشنگی محسوس نہ ہو اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ فاطمہ کا کام سرانجام دیں:

وہ خاتونِ جناں معصوم حوریں باندیاں جن کی
ملک جنت سے آکر پیستے تھے چکیاں جن کی

امت کی خیر خواہ

حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں بعض مرتبہ اپنی والدہ کو شام سے صبح تک عبادت و ریاضت، اللہ کے آگے گریہ وزاری اور نہایت عاجزی سے التجا و دعا کرتے دیکھا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ دعا میں اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو، آپ کی تمام دعائیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی بخشش اور بھلائی کے لیے ہوتیں۔

ناقہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سیدہ پاک علیہا السلام سے کلام کرنا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ناقہ عضباء نامی تھی۔ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خیبر میں ملی تھی ایک روز حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میں ایک یہودی کے قبضے میں تھی میں جب گھانس چرنے جاتی تو گھاس مجھے پکارا کرتی تھی کہ ادھر آ ادھر آ کہ تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے اور جب رات ہوتی تو درندے آپس میں ایک دوسرے سے کہتے کہ اس کے پاس نہ جانا، اسے نقصان نہ پہنچانا کہ یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔ یہ اونٹنی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شدید محبت کرتی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ایک شب سیدہ خاتونِ جنت علیہا السلام گھر سے نکلیں تو حضور پاک صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ناقہ راہ میں ملی اور سیدہ پاک علیہا السلام سے کہا: السلام علیک یابنت رسول اللہ۔ یاسیدہ آپ کو اپنے باباجان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے کچھ کام ہے کیونکہ میں ان کے پاس جانے والی ہوں۔ یہ سن کر سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام رو دیں اور اونٹنی کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور وہ اونٹنی انتقال کر گئی۔ اسے ایک کمبل میں لپیٹ کر دفن کیا گیا۔ تین دن بعد اسے کھول کر دیکھا تو اس کا کہیں نشان نہ ملا۔

حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے سیدہ کا ایثار

جب یہ آیت "وان منکم الا واردھا" "تم میں سے ہر ایک کو پل صراط پر وارد ہونا ہے۔" نازل ہوئی تو امت کے غمخوار حبیب کردگار رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فکرِ امت دامن گیر ہوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ پر واقع "غارِ سجدہ" میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں گریہ وزاری شروع کر دی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے اس غار تک پہنچے صحابہ کی انتہائی کوششوں کے باجود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا گریہ نہ تھما پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے باہم مشورہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو سیدہ پاک علیہا السلام کی بارگاہ میں بھیجا۔ جناب سیدہ علیہا السلام تشریف لائیں اور باباجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اشکباری دیکھ کر مغموم ہو گئیں۔ سبب دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جس نے مجھے فکر امت میں غمگین کر دیا جب تک بارگاہ الٰہی سے اس بارے میں کوئی واضح ارشاد نہیں آجاتا، میں سجدے سے سر نہ اٹھاؤں گا۔ جناب سیدہ علیہا السلام نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت مولا علی اور حسنین کریمین علیہم السلام کو بلوایا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ اپنی جان حضور کی امت کے بوڑھوں پر نچھاور کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا ہاں۔ آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا کیا آپ اپنی جان اس امت کے جوانوں پر فدا کرتے ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ سیدہ پاک علیہا السلام نے حسنین کریمین علیہما السلام سے فرمایا: کیا تم اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے بچوں پر اپنی جان فدا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ علیہا السلام نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یا اللہ! میں اس امت کی عورتوں پر فدا ہوتی ہوں، تو میرے باباجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بخش دے۔ یہ فرما کر آپ علیہا السلام نے بھی سجدہ میں سر رکھ دیا اور گریہ وزاری میں مصروف ہو گئیں۔ اللہ عزوجل نے جبریل امین علیہ السلام کو فوراً بھیجا۔ جبریل امین علیہ السلام نے آکر بارگاہ نبوت میں حق تعالیٰ کا سلام پیش کیا اور کہا کہ حق تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کی امت کے ساتھ ایسا ہی کروں گا جیسا فاطمہ چاہیں گی۔ اس بشارت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسرور ہو گئے۔

وہ نور العین وہ لختِ دلِ محبوب سبحانی
وہ فخر ہاجرہ و آسیہ وہ مریم ثانی
وہ جن کا ایک سجدہ ضامنِ عفو خطاکاراں
وہ جن کی جنبشِ لب شافع جرم گناہگاراں

بروز حشر امت کی مغفرت کا باعث

صوفیاء کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں کہ بروز حشر آخر میں جناب سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام اللہ عزوجل سے اپنے لاڈلے فرزند سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے خون کا قصاص طلب کریں گی اور عرض کریں گی کہ میرے فرزند نے محض تیری رضاو خوشنودی کے لیے جو عظیم قربانی دی اس کے عوض میرے باباجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بخش دے۔ اللہ عزوجل، سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کے عوض اور جگر گوشہ رسول سیدہ زہراء بتول علیہا السلام کی رضاوخوشنودی کے لیے پوری امت کی مغفرت فرمادیں گے سبحان اللہ! ہزاروں جانیں سیدہ پر قربان ہوں کہ جنہیں اپنے باباجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرح بروز حشر ہم غلاموں کی فکر دامنگیر ہو گی۔ ایسی مہربان ہستی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے ان سے جتنی محبت کی جائے کم ہے جنہوں نے مغفرتِ امت کی خاطر اپنے جگر گوشوں کو راہ حق میں قربان کر دیا۔ لازم ہے کہ ایسی شفیق و مہربان ہستی کی محبت کو اپنا سرمایہ حیات بنایا جائے، کثرت سے آپ کا ذکر خیر کیا جائے۔ آپ علیہا السلام کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پہ در پہ بھیجے جائیں کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی رضا میں رضائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور رضائے الٰہی ہے۔

روح و جانِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ پاک علیہا السلام حضور اقدس صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ اوصاف حمیدہ سے متصف، حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مظہر اتم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا گوشہ، حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اور حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قلب تھیں۔ اس آئینہ ذات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہر اس تجلی، حقیقت اور اسرار و رموز کا ظہور ہوتا جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوتی تھیں۔ چنانچہ روایت میں آیا اور صوفیاء کرام علیہم الرحمہ سے منقول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حسب وصیت، حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ مبارک لیکر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یمن گئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچایا جبہ پیش کیا اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے حق میں دعا کے لیے کہا۔ گفتگو کے دوران حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ، جنہوں نے بظاہر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہ کیا تھا، حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسم ظاہری کے بارے میں چند سوال کئے تو دونوں صحابہ جواب نہ دے سکے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وؑلہ وسلم کو کیا اب تک ان کی صاحبزادی کو بھی نہیں دیکھا (یعنی ان کی حقیقت پر مطلع نہ ہو سکے) واپسی پر اس بات کا تذکرہ حضرت علی علیہ السلام نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے کیا تو سیدہ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اویس نے سچ کہا کہ آپ نے ہمیں ظاہراً دیکھا، حقیقت اور باطن پر مطلع نہ ہو سکے اور اگر آپ حقیقت دیکھنا چاہیں تو یہ کلام پڑھیں۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وہ باطنی کلام پڑھی تو سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی ذات مقدسہ میں ایسی زبردست خدائی تجلی کا مشاہدہ کیا کہ تاب نہ لا سکے اور بے ہوش ہو گئے۔

حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ شانِ سیدہ میں فرماتے ہیں:

رشتہ آئینِ حق زنجیرِ پا است

پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفیٰ است

ورنہ گردے تربتش گردیدمے

سجدہ ہا بر خاک او پاشیدمے

ترجمہ: میرے پاؤں میں قانون خداوندی کی زنجیر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کا پاس ہے ورنہ (سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی ایسی شان ہے کہ) میں سیدہ پاک علیہا السلام کے مزارِ اقدس کا طواف کرتا اور آپ کی قبر انور پر سجدے کرتا۔

امت کی پہلی سلطان الفقراء

رسالہ روحی میں حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نورِ ذات نے نقابِ میم پہن کر صورت احمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اختیار کی اور سات بار اپنی ذات میں جنبش کھائی جس سے سات ارواحِ فقراء باصفا، فنا فی اللہ بقا باللہ، آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال قبل پیدا ہوئیں۔ ان فقراء نے ازل سے ابد تک بجز ذاتِ حق، کسی کو نہیں دیکھا اور ماسوی اللہ کبھی نہیں سنا۔ انہیں حریم کبریاء کے دائمی سمندر میں وصال لازوال حاصل ہے۔ انہیں حیاتِ ابدی اور عزتِ سرمدی کا تاج حاصل ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جس تجلی کی ایک چمک سے بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہ طور ریزہ ریزہ ہو گیا تھا، ہر لحہ ایسی ستر ہزار تجلیاتِ ذاتی ان فقراء پر وارد ہوتی ہیں اور وہ دم نہیں مارتے، نہ آہ کھینچتے ہیں بلکہ ھل من مزید کہتے ہیں۔ ساتوں سلطان الفقراء اور سید الکونین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہیں ان میں ایک روحِ خاتونِ جنت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی ہے جو اس امت کی پہلی سلطان الفقراء ہیں۔

منصب قطبیت وغوثیت

بعض صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بظاہر، سیدہ فاطمہ علیہا السلام چھ ماہ تک علیل رہیں مگر در حقیقت آپ علیہا السلام ان دونوں میں غوث کی ڈیوٹی سر انجام دے رہی تھیں۔ اس اعتبار سے آپ علیہا السلام اس امت کی بلکہ تمام امتوں میں پہلی خاتون ہیں جنہوں نے قطب الاقطاب یا غوثِ وقت کا منصب سنبھالا اور غوث اپنے وقت میں خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتا ہے زمام قدرت اس کے اختیار میں ہوتی ہے اور نظام عالم اس کے دم قدم سے چلتا ہے وہ نظام عالم کی تدبیر کرتا ہے عالم کے ذرہ ذرہ پر اس کی نگاہ ہوتی ہے اور کوئی شہ یا کوئی امر اس کے قبضہ واختیار سے باہر نہیں ہوتا۔

نظام روحانی میں اثر ونفوذ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے چھ ماہ بعد یہ جگر گوشہ رسول علیہا السلام بظاہر علیل رہ کر اور بباطن چھ ماہ غوث کی ڈیوٹی دے کر، ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جاملا۔ بعد از وصال سیدہ علیہا السلام کا

تعلق اس عالم سے منقطع نہ ہوا۔ نظام روحانی میں آپ کا بڑا اثر و نفوذ ہے اپنی عظیم روحانیت و نورانیت سے آپ کو جملہ موجودات کے احوال کی خبر ہے اور آپ علیہا السلام کا تصرف جاری و ساری ہے اور یہ امر فقرائے ملت کے مشاہدے میں ہے۔

سادات کی مدد

حضرت علامہ ابن حجر مکی، تقی الدین سبکی علیہما الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عالم سے جو سادات کی بڑی تعظیم کرتا تھا، سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ سادات میں ایک شخص تھا جسے مطیر کہا جاتا تھا وہ اکثر لہو و لعب میں مصروف رہتا تھا جب وہ فوت ہوا تو میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے میں توقف کیا مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام تھیں، انہوں نے مجھ سے اعراض کیا تو میں نے درخواست کی کہ مجھ پر نظر رحمت فرمائیں تو خاتونِ جنت میری طرف متوجہ ہوئیں اور عتاب فرمایا کہ "کیا ہمارا مقام مطیر کے لیے کفایت نہیں کر سکتا۔"

حضرت شاہ عزیز الحق قادری پر کرم

الحاج سید وجاہت رسول قادری اپنے سفر نامہ بنگلہ دیش میں شیر بنگال حضرت شاہ عزیز الحق قادری کے حالات میں لکھتے ہیں کہ ۲ جون 1951ء کا دن شیر بنگال کی حیات طیبہ کا بڑا کٹھن اور آزمائشی دن تھا۔ وہاں کے دیوبندی وہابی آپ سے سخت نالاں تھے انہوں نے ایک سازش کے تحت آپ کے ایک مرید کی وساطت سے جلسہ کرانے کے لئے وقت لیا۔ جلسہ گاہ کا نام خند قیہ ہے۔ اس علاقے میں اس وقت بجلی نہ تھی۔ پیٹرومیکس کی روشنی میں رات کو جلسے ہوتے تھے۔ مخالفین نے منصوبہ بندی کر رکھی تھی کہ تقریر کے دوران گیس کے لیمپ بجھا کے آپ کو شہید کر دیں گے۔ چنانچہ دوران خطاب ان لوگوں نے گیس کے مینٹل توڑ دیئے۔ اندھیرا ہوتے ہی لوہے کی سلاخوں سے آپ پر حملہ کر دیا عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ آپ کے سر کے آٹھ ٹکڑے ہو گئے دوست احباب آپ کو اٹھا کر چٹاگانگ اسپتال لے گئے۔ ڈاکٹروں نے موت کی تصدیق کر دی۔ رات بہت ہو چکی تھی۔ صبح کے وقت دوست احباب کمرے کے باہر کھڑے تھے۔ ان میں سے کچھ حضرات صبح کو اندر آئے تو دیکھا کہ شیر بنگال کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر اور احباب حیران رہ گئے اور پوچھا کہ حضرت آپ کا تو وصال ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے کہ میرا وصال ہو گیا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چہیتی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میری سفارش کی کہ یہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علک وسلم) کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے زخمی اور فوت ہوئے ہیں ان کی جان واپس کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے کہنے پر مجھے جان واپس دلوا دی ہے۔ آپ اس واقعہ کے بعد تقریباً بیس سال زندہ رہے۔ ہسپتال کے جس کمرے میں آپ کا جسدِ اطہر رکھا گیا تھا وہ معطر ہو گیا تھا۔ آپ نے نصیحت کی تھی کہ جس لباس میں مجھے زخمی کیا گیا تھا اسی خون آلود لباس میں مجھے کفنایا جائے۔ چنانچہ بعد از وصال اسی لباس میں آپ کو دفن کیا گیا۔

قدرت اللہ شہاب پر کرم نوازی

''شہاب نامہ''میں قدرت اللہ شہاب اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے گئے۔ امام صاحب سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے فضائل ومناقب بیان کررہے تھے اور بتارہے تھے کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کو خوشنودی ودلجوئی اس قدر عزیز تھی کہ سیدہ پاک علیہا السلام کی کسی بات کو رد نہ فرماتے اور اگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات منوانی ہوتی تو وہ جناب سیدہ علیہا السلام کے ذریعے سفارش کرواتے۔ یہ باتیں سن کر قدرت اللہ شہاب پر ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگ مسجد سے چلے گئے مگر یہ دیر تک نوافل پڑھتے رہے پھر ان نوافل کے ثواب کو سیدہ پاک علیہا السلام کی بارگاہ میں ہدیہ کرکے عرض گزار ہوئے کہ اے سیدہ صلواۃ اللہ علیک حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ہر بات مانتے ہیں اے کاش کہ آپ میرے حق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سفارش کریں کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے روحانی سلسلے میں اویسی طور پر قبول فرمالیں اور منازل ومراتب طے کروادیں۔ چند روز بعد آپ اس بات کو بھول گئے اس واقعہ کے پندرہ دن بعد آپ کو جرمنی سے آپ کی بھابھی کے ہاتھ کا لکھا خط ملا۔ ان کی بھابھی جرمن خاتون تھیں اور مشرف با اسلام ہوکر نماز روزے کی پابند تھیں۔ انگریزی میں لکھے ہوئے اس خط میں تحریر تھا کہ ''میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ گزشتہ رات مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی زیارت خواب میں ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے بھائی قدرت اللہ کو لکھ دو کہ میں نے ان کی درخواست حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کردی ہے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم سے اسے قبول کرلیا ہے۔'' قدرت اللہ فرماتے ہیں خط میں یہ پڑھ کر مجھ پر سرور وانبساط کی ایسی کیفیت طاری ہوگئی جو بیان سے باہر ہے۔ اس واقعے کا میرے علاوہ کسی کو علم نہ تھا اور میں یہ سوچ سوچ کر مست ہوا جاتا تھا کہ ایسی عظیم بارگاہ میں میرا تذکرہ ہوا اور مجھ حقیر کی یہ عرضداشت حضور اقدس رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں قبول ہوگئی۔ فرماتے ہیں انبساط کی یہ کیفیت مجھ پر تین دن تک طاری رہی۔ پھر مجھے اچھے خواب نظر آنے لگے خواب میں مقاماتِ مقدسہ اور بزرگوں کی زیارت ہونے لگی پھر میری تربیت کے لیے ایک عجیب وغریب ذریعہ بن گیا جس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے میں بتدریج روحانی منازل ومقامات طے کرتا گیا۔

حضرت خواجہ گیسودراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد

خواجہ بندہ نواز گیسودراز سید محمد حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چشتیہ سلسلہ میں حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دہلوی کے خلیفہ ہیں ایک مرتبہ مریدین ومعتقدین کی مجلسمیں کہنے لگے کہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ومقام اپنے وقت میں تھا۔ اس دور میں وہ مقام مجھے حاصل ہے اتنا کہنا تھا کہ نور ولایت سے قلب خالی ہوگیا۔ پیر کامل کو مدد کے لیے پکارا خواجہ نصیر الدین چراغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دہلوی روحانی طور پر تشریف لائے مگر اپنے خلیفہ کا زائل حال لوٹانے میں ناکام رہے دونوں نے محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رجوع کیا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا یہ زوال سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں

جسارت کے سبب ہے اور میں بھی یہاں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ پھر یہ تینوں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ معاملہ میرے محبوب فرزند عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے اور میں نے انہیں مکمل اختیار دیا ہوا ہے اور میں ان کے معاملہ میں مداخلت بھی نہیں کرتا ہوں ہاں البتہ میں اپنی لاڈلی صاحبزادی سے کہتا ہوں کہ تمہارے حق میں سفارش کرے۔ سیدہ خاتون جنت علیہا السلام کی سفارش پر سرکار محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف خواجہ گیسودراز رضی الہ تعالیٰ عنہ کا قصور معاف کر دیا۔ ان کا مسلوب فیض واپس کر دیا بلکہ اس سے دوگنا زائد اپنی جانب سے عطا فرمایا۔

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کسی سائل کے لیے "لا" (انکار) نہیں کہ حق تعالیٰ کا حکم ہے۔ "واما السائل فلا تنہر" اور کسی سائل کو آپ "لا" نہ کہیں، اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مظہر اتم، سیدہ خاتونِ جنت علیہا السلام کی بارگاہ میں بھی کسی سائل کے حق میں "لا" نہیں۔ قربِ حق کا متلاشی، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا و خوشنودی کا جویاں، ان کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہو کر تو دیکھے۔ لاریب اس کا دامنِ مراد گوہر مقصود سے بھر جائے گا۔

اس بتول جگر پارہ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ ومہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر میں جس کے پودے جمے
اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زاہرہ، طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

قرآن ہے مدّاحِ سیدہِ کائنات علیہا السلام

سورۃ الفاتحہ

{اھدنا الصراط المستقیم}[13]

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں سیدھے راہ پر چلا

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت ابوبریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس راستے سے مراد حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آلِ پاک کا راستہ ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی: اس آیہ مبارکہ سے مراد: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندوں یہ دعا کرو کہ ہمیں حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ علیہ الصلوٰہ والسلام کی اہلبیت کی محبت کے راستے پر چلا۔ (آمین)[14]

فائدہ: اہلبیت اطہار علیہم السلام کا محور حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام ہی ہیں۔ کیونکہ انہی کی حضرت امام مولا علی علیہ السلام کے ساتھ تزویج کی وجہ آئمہ اطہار علیہم السلام کا نزول ہوا۔

{صراط الذین انعمت علیھم}[15]

ترجمہ: ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام ابو العالیہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: یہ انعام یافتہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پیاری مقدس آل ہے۔[16]

فائدہ: سیدہِ کائنات علیہا السلام معناً حکماً اولین آل رسول علیہم السلام ہیں۔ کیونکہ ہمارے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل مبارک سیدہِ کائنات علیہا السلام سے ہی چلی اور اس پر احادیثِ طیبات شاہد ہیں۔

سورۃ البقرہ

{فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم}[17]

ترجمہ: پس حضرت آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی بیشک وہ توبہ قبول فرمانے والا بہت رحمت والا ہے۔

13۔ الفاتحہ:٦

14۔ تفسیر شواہد التنزیل ج:١ص:٥٨،٥٧

15۔ الفاتحہ:٧

16۔ رشفۃ الصادی ص:٢٥

17۔ البقرہ:٣٧

اس کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے القاہوئے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی توبہ قبول فرمالی؟

تو حضور پاک سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انہوں نے یہ عرض کیا تھا: اے میرے اللہ! محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تصدق میری توبہ قبول فرما؟ تو اس پر قبولیت ہوئی۔[18]

اور اسی کی مثل حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے بھی نقل فرمایا۔[19]

{واذابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن}[20]

ترجمہ: اور یاد کریں جب حضرت ابراہیم کے رب تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو چند کلمات سے آزمایا، پس انہوں نے انہیں پورا کر دیا۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر کے بارے میں حضرت مفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ ان کلمات سے مراد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کی قبولیت والے ہی کلمات مبارکہ ہیں۔ اور وہ حضور نبی پاک، حضرت مولا علی، سیدہ فاطمہ زہرا، امام حسن اور حضرت امامِ حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسماء مبارکہ ہیں۔ پس اللہ جل جلالہ نے اس پر ان کی توبہ قبول فرمائی۔ بیشک وہ توبہ قبول فرمانے والا بہت رحمت والا ہے۔ حضرت مفضل علیہ الرحمہ نے عرض کیا: {فاتمھن} کا مطلب کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امام قائم المہدی علیہ السلام تک بارہ امام مراد ہیں، جو کہ 9 حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد مبارکہ سے ہیں۔[21]

فائدہ: ان کلماتِ مقدسہ میں سے ایک حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام ہیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آزمائش فرمائی اور اجابت بخشی۔

{یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا}[22]

ترجمہ: وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت عطا فرمائی گئی پس تحقیق وہ خیر کثیر عطا کیا گیا۔

اس آیات مبارکہ کی تفسیر میں حضرت سلیمان قندوزی حنفی علیہ الرحمہ نے فرمایا: حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

18۔ مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام لامام ابن مغازلی شافعی ص:۶۳

19۔ تفسیر الدر المنثور ج:۱ص:۶۰

20۔ البقرہ:۱۲۴

21۔ ینابیع المودہ ص:۲۵

22۔ البقرہ:۲۶۹

نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حمید بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل فرمائی: انہوں نے فرمایا: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک فیصلہ لایا گیا، جس کو حضرت مولا علی علیہ السلام نے حل فرمایا، اس پر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تعجب کیا اور فرمایا: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، جس نے ہم اہلبیت میں حکمت رکھی۔[23]

فائدہ: اس میں لفظِ اہلبیت بالعموم ہے، جو کہ آلِ مقدسہ کے ہر فرد کو شامل ہے۔ اس میں سیدہ کائنات علیہا السلام بھی داخل ہیں۔

فائدہ تامہ: قرآنِ کریم میں کوثر سے مراد سیدہِ کائنات علیہا السلام ہیں۔ اسی حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیرِ کبیر میں کوثر سے مراد سیدہِ کائنات علیہا السلام کی ذات اقدس لی ہے۔ یعنی جس کو سیدہِ کائنات علیہا السلام کی محبت نصیب ہوئی تو یقیناً اس کو خیرِ کثیر عطا فرمائی گئی۔

{اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل اٰمن باللّٰہ وملٰئکتہ و کتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر}[24]

ترجمہ: رسول اپنے رب کی طرف سے منزل شدہ پر ایمان لایا اور مومن بھی ہر وہ جو ایمان لایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور اس کی تمام کتب اور اس کے تمام رسل پر، ہم اپنے رسل میں سے کسی ایک کا بھی فرق نہیں کرتے، اور وہ بولے ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اے ہمارے رب ذوالجلال میری بخشش فرما اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت شیخ محمد بن ابراہیم شافعی علیہ الرحمہ نے داعی رسول حضرت ابو سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل فرمائی، انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، سرورِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرما رہے تھے: جس رات مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی، اس رات مجھے عزت وجلالت والے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: {اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ} میں نے عرض کیا: {والمومنون} اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تم نے سچ کہا۔ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنی امت میں کس کو خلیفہ چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: جو میری امت میں سے سب سے بہتر ہے۔ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: علی بن ابی طالب کو؟ میں نے عرض کیا: ہاں اے میرے رب ذوالجلال۔

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے زمین کو دیکھا اس میں سے آپ کو چن لیا، اور اپنے ناموں میں سے ایک نام تمہیں عطا فرمایا، جب بھی کہیں بھی میرا ذکر ہو گا ساتھ تمہارا بھی ہو گا، پس میں محمود ہوں اور تم محمد (صلی اللہ علیک وسلم) ہو۔ پھر میں نے دوبارہ متوجہ ہوا تو میں علی کو چن لیا، اور اسے بھی اپنے ناموں میں سے ایک نام اسے دیا، اور میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے۔

23۔ ینابیع المودہ ص:۷۵

24۔ البقرہ:۲۸۵

اے محمد!(صلی اللہ علیک وسلم) بیشک میں نے ہی تمہیں پیدا کیا اور میں نے پیدا کیا علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو اور آئمہ کو اس کی اولاد سے یہ میرے بلند وبالا نور سے ہونگے، اور میں نے تمہاری ولایت کو اہل زمین وآسمان کے سامنے رکھا پس جس نے سے قبول کیا وہ میرے ہاں مومن ٹھہرا اور جس نے انکار کیا وہ میرے ہاں کافر ٹھہرا۔ اے محمد!(صلی اللہ علیک وسلم) اگر کوئی بندہ میرے بندوں میں سے میری عبادت کر کر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، یا بوسیدہ ٹوٹی ہوئی کمان کی طرح ہو جائے، پھر وہ میرے پاس آئے اور تمہاری ولایت کا منکر ہو، میں اس وقت اسے نہیں بخشوں گا جب تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرلے۔ اے محمد!(صلی اللہ علیک وسلم) کیا تم انہیں دیکھنا چاہو گے ؟ میں نے عرض کیا: ہاں اے میرے رب! پس فرمایا: میرے عرش کی دائیں جانب توجہ فرمائیں! پس میں نے توجہ کی پس دیکھا: علی، فاطمہ، حسن، حسین، علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی

(یہ سب) نور کے پانی میں کھڑے ہیں اور نماز ادا کر رہے ہیں، اور مہدی ان کے درمیان میں کوکبِ دری (چمکتے ہوئے ستارے) کی طرح ہے۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: اے محمد!(صلی اللہ علیک وسلم) یہی تمہاری عترت سے میرے وجود کے دلائل اور قائد ہیں، مجھے میری عزت وجلالت کی قسم! یہ میرے ولیوں کیلئے حجتِ واجبہ ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والے ہیں۔[25]

سورہ آلِ عمران

{فمن حاجك فيه من بعد ما جائك من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائك ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فجعل لعنة الله على الكذبين}[26]

اس حدیث مبارکہ کی تفسیر میں حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے راویت کی: جب امیر معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مولا علی علیہ السلام کو گالی دینے کا حکم کیا تو آپ نے انکار کر دیا۔

اس پر وہ بولا: کس چیز نے تمہیں ابوتراب کو گالی دینے سے روک دیا ہے ؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: او! سن لے میں تجھے تین ایسی باتیں سناتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خاص ان کیلئے ارشاد فرمایا، پس میں ہرگز ان کو گالی نہ دوں گا، اگر ان تین میں سے ایک بھی مجھے مل جاتی تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹ ملنے سے بہت پسند ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بعض غزوات میں پیچھے چھوڑا۔ پس حضرت مولا علی علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا؟ پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

25۔ فرائد السمطین ج:۲ ومقتل الحسین لامام موفق حنفی خوارزمی ج:۱ ص:۹۵

26۔ آلِ عمران:۶۱

انہیں ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا تعلق مجھ سے یوں ہو جس طرح حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ کے منزلہ میں تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہے۔

اور (دوسرے موقع پر) میں نے یومِ خیبر کو اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں ضرور بر ضرور (کل) اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت فرماتا ہے۔ (حضرت سعد نے فرمایا) ہم سب صحابہ کرام نے اس شرفِ کرامت سے مشرف ہونے کیلئے اپنے سروں کو اٹھایا، پس حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس علی کو بلاؤ! پس آپ علیہ السلام کو بلایا گیا اور آپ کی مقدس آنکھوں میں درد تھا، پس حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لعابِ دہن شریف ان کی آنکھوں میں لگایا اور عَلَم (جھنڈا) انہیں عطا فرما دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے دست اقدس پر فتح عطا فرمائی۔

اور (تیسرا موقع) جب یہ آیت مقدسہ {قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائك ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل} اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (علیہم السلام) کو بلایا اور فرمایا: اے میرے اللہ! یہی میرے اہلبیت ہیں۔

اور تفسیرِ جلالین میں ہے: رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے وفد کو بلایا اور مباہلہ کا فرمایا، مگر انہوں نے انکار کر دیا، کیونکہ انہوں نے آثارِ نبوت پہچان لیے۔ انہوں نے کہا اگر ہم اب مباہلہ کریں گے تو نیست ونابود ہو جائیں گے۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی، مگر انہوں نے انکار کر دیا، جزیہ دینے پر آمادہ ہوئے۔ اور جب حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو اس آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت علی، حضرت سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (علیہما السلام) تھے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی: اگر وہ مباہلہ کر لیتے تو ان کا مال اور اولاد تباہ وبرباد ہو جاتی۔[27]

فائدہ: ہمارا مقصود لفظِ {نسائنا} ہے۔ کیونکہ تفاسیر واحادیث اسی پر متفق ہیں کہ یہاں سیدہ طیبہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ذاتِ بابرکات ہے۔ تو گویا یہ آیت مبارکہ آپ علیہا السلام کی عظمت ورفعت کیلئے نازل ہوئی۔

{واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا}[28]

اس آیتِ مقدسہ کی تفسیر میں حضرت امام ابو بکر حضرمی شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی سند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان لائے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم وہ رسی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ارشاد

27۔ تفسیرِ جلالین ص:۵۳، صحیح مسلم ح:۶۲۲۹، ۶۲۲۰ تفسیر بیضاوی ص:۷۶ جامع ترمذی ج: ص:۱۶۶

28۔ آلِ عمران:۱۰۳

فرمایا۔یعنی اہلبیت کو مضبوطی سے تھام لو،ان سے دور نہ رہو۔[29]

اسی کو حضرت شیخ شبلنجی علیہ الرحمہ نے بھی نقل فرمایا۔[30]

سورہ نساء

{ذالك الفضل من الله و كفیٰ بالله علیما}[31]

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام حسکانی حنفی علیہ الرحمہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل فرمائی:انہوں نے اس آیہ مقدسہ کی تفسیر میں فرمایا:اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم،حضرت مولا علی،سیدہ فاطمہ،حضرت حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کے مکان جنت میں ایک ہی جگہ ہوں گے۔[32]

سورۃ المائدہ

{یا ایھا الذین امنوا لا تحلوا شعائر الله}[33]

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت امام قندوزی حنفی علیہ الرحمہ نے اپنی سند کیساتھ حضرت مولا علی علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی:حضرت مولا علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا:ہم (اہلبیت اطہار)ہی شعائر،اصحاب،خزائن اور ابواب ہیں۔[34]

سورہ انعام

{وھدینٰھم الی صراط مستقیم}[35]

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام حسکانی حنفی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی:انہوں نے فرمایا:اللہ تعالیٰ نے جس راستے پر چلنے کی دلالت فرمائی ہے وہ آلِ محمد علیہم السلام ہیں۔[36]

سورہ اعراف

{وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیمٰھم}[37]

29۔رشفۃ الصادی:۷۰

30۔نور الابصار ص:۱۱۲

31۔نساء:۷۰

32۔شواہد التنزیل

33۔مائدہ:۲

34۔ینابیع المودہ ص:۲۱۳

35۔الانعام:۸۷

36۔شواہد التنزیل ج:۱ص:۶۱

37۔الاعراف:۴۶

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت شیخ قندوزی علیہ الرحمہ نے اپنی سند حضرت امام حاکم علیہ الرحمہ سے متصل کرتے ہوئے حضرت اصبغ بن نباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرمائی: انہوں نے کہا: کہ میں حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا، پس ابن الکواء آیا اور اس نے اس آیہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تجھے ہلاکت ہو اے ابن الکواء! ہم ہی قیامت کے روز جنت اور جہنم کے درمیان (مقام اعراف) پر کھڑے ہونگے، پس جو ہم سے محبت کرتے ہونگے ہم ان کی پیشانیاں پہچان لیں گے، تو ہم انہیں جنت میں داخل کر دیں گے۔ اور جو ہم سے بغض رکھتے ہیں ہم ان کی بھی پیشانیاں پہچان لیں گے تو ہم انہیں دوزخ میں ڈال دیں گے۔[38]

سورہ انفال

{ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم}[39]

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت علامہ شیخ سید محمد صالح کشفی علیہ الرحمہ نے حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے منقول ایک حدیث مبارکہ کی تخریج کی: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ستارے چلے جائیں گے، اہل آسمان بھی چلے جائیں گے۔ جب زمین میں میری اہلبیت میں کوئی ایک بھی نہ رہے گا تو زمین پر بھی کوئی نہ رہے گا۔

حضرت سید شیخ صالح کشفی علیہ الرحمہ نے فرمایا: کہ اس آیت کریمہ کا اشارہ مذکورہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اہلبیت اطہار علیہم السلام کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قائم مقام کر دیا گیا۔ کیونکہ اہلبیت اطہار علیہم السلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہیں، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اہلبیت اطہار علیہم السلام ہیں۔[40]

{واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسه وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل}[41]

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام حافظ حسکانی حنفی علیہ الرحمہ اپنے شیخ ابو عبد اللہ شیرازی علیہ الرحمہ کی سند سے حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام کی حدیث مبارکہ نقل کی ہے: حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: یہ آیت مبارکہ ہمارے لیے خاص ہے، اور ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں کیا گیا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک علیہم السلام کو جو مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کی عزت و کرامت کی وجہ سے حرام ہے، اور ہماری کرامت و شرف یہ ہے کہ ہمیں مسلمانوں کے ہاتھوں کی میل کچیل سے دور رکھا گیا ہے۔

38۔ ینابیع المودہ ص:۱۰۲

39۔ الانفال:۳۳

40۔ مناقبِ مرتضوی:۴۵

41۔ الانفال:۴۱

اور فرمایا: حضرت ابراہیم بن اسحاق نے ہمیں حدیث بیان کی، حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے جو اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں انہوں نے بیان فرمائی: {ولذی القربیٰ} سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

فرمایا: ہمیں یوسف نے روایت بیان کی اور نہوں نے اپنی سند کے حوالہ سے حضرت مجاہد کا قول بیان کیا: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صدقہ حلال نہیں، تو ان کیلئے خمس مقرر کر دیا گیا۔[42]

اور حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے صدقہ حلال نہیں ہے، بیشک یہ لوگوں کے ہاتھ کی میل کچیل ہے۔[43]

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے روایت نقل فرمائی: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: خمس اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وہ حصہ ہے جسے آپ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر مقرر فرمایا ہے۔[44]

علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر میں اس حدیث پاک کی تخریج کی: خمس یہ ہے کہ چھے حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے، دو حصے اس کے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اور ایک حصہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت پاک کیلئے ہے، یہی سلسلہ چلتا رہے یہاں تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔[45]

سورہ رعد

{الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب}[46]

اس آیہ مبارکی کی تفسیر میں حضرت امام سید محمود آلوسی حنفی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں ایک روایت نقل فرمائی: جسے حضرت امام ابن مردویہ علیہ الرحمہ نے حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام روایت فرمایا: جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ جل جلالہ سے اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کی، اور میری اہلبیت سے محبت کی تو وہ ایسا سچا ہے جس میں جھوٹ نہیں ہے، اور یہ حلاوت اسے ہی نصیب ہوگی۔[47]

42۔ شواہد التنزیل ج:۱ص:۲۱۸ تا ۱۲۱

43۔ احیاء علوم الدین ج:۳ص:۳۱۰

44۔ مسند احمد ج:۱ص:۳۲۰

45۔ تفسیرِ کشاف سورہِ انفال آیہ خمس

46۔ الرعد:۲۸

47۔ تفسیر روح المعانی ج:۱۳ص:۱۳۴

سورہ حجر

{ونزعنا ما فی صدروهم من غل اخوانا علیٰ سرر متقٰبلين}[48]

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یہ حدیث پاک ہے کہ حضرت زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف میں حاضر خدمت ہوا ،پس اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب میں مواخاۃ (بھائی چارہ) کا تذکرہ فرمایا: یہاں تک کہ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولا علی علیہ السلام کو ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے: تم میرے ساتھ میرے محل میں میری پیاری بیٹی فاطمہ کے ساتھ رہو گے، اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو پھر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے {ونزعنا ما فیصدورهم من غل اخوانا علیٰ سرر متقٰبلين} کی تلاوت فرمائی۔[49]

سورہ نحل

{فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون}[50]

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں حضرت امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اپنی سند میں لائی: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیہ مبارکہ کے بارے میں سوال کیا گیا: اہلِ ذکر کون ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ہم اہلبیت اہلِ ذکر ہیں۔[51]

اسی ہی کی مثل حضرت امام ابن کثیر علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا۔[52]

اور ایسے ہی حضرت امام شیخ سید محمود آلوسی حنفی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی تفسیر میں نقل فرمایا۔[53]

سورہ اسراء

{اولئك الذين يدعون يبتغون الیٰ ربهم الوسيلة}[54]

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے: ان سے مراد حضور نبی پاک، مولا علی، سیدہ زہراء، امام

48۔ الحجر:۴۷

49۔ الفضائل لامام احمد ص:۱۰۶

50۔ النحل:۴۳

51۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن ج:۱۴ ص:۱۰۸

52۔ تفسیر القرآن لامام ابن کثیر ج:۲ ص:۵۷۰

53۔ روح المعانی ج:۱۴ ص:۱۳۴

54۔ الاسراء:۵۷

حسن اور حضرت امام حسین علیہم الصلوٰہ والسلام کی ذوات قدسیہ ہیں۔[55]

سورہ مریم

{ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن وُدّا}[56]

اس آیہ مبارکہ میں حضرت امام ہیثمی علیہ الرحمہ نے حضرت امام محمد بن حنفیہ علیہ السلام کی اللہ جل جلالہ کے اس فرمانِ مقدس کی تفسیر کو نقل کیا: آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ جل جلالہ اس وقت تک کسی کے دل میں کسی مومن یا مومنہ کی محبت نہیں ڈالتا جب تک اس کے دل میں حضرت مولا علی علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی اہلبیت کی مودت اس کے دل میں داخل نہ ہو۔[57]

اسی طرح حضرت شیخ مومن شبلنجی علیہ الرحمہ نے بھی نقل کیا۔[58]

سورہ مومنون

{انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم الفائزون}[59]

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں حضرت امام حسکانی حنفی علیہ الرحمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرمائی: انہوں نے اللہ جل جلالہ کے اس فرمانِ اقدس کی تفسیر میں کہا: میں آج علی بن ابی طالب، سیدہ فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (علیہم السلام) کو دنیا میں اطاعات پر دوامگی، بھوک و فقر پر گزر بسر کرنے اور دنیا کی مصیبتوں پر اللہ تعالیٰ کیلئے صبر کرنے پر اجر عطا فرماؤں گا۔[60]

سورہ نور

{فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذ کر فیھا اسمع یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال}[61]

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام سید محمود آلوسی علیہ الرحمہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت روایت فرمائی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) یہ کونسے گھر ہیں؟ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) یہ گھر یعنی حضرت مولا علی

55۔ شواہد التنزیل ج:۱ص:۳۴۳

56۔ المریم:۹۶

57۔ الصواعق المحرقہ:۱۷۰

58۔ نور الابصار ص:۱۱۲

59۔ المومنون:۱۱۱

60۔ شواہد التنزیل ج:۱ص:۴۰۸

61۔ النور:۳۶

اور سیدہ فاطمہ علیہا السلام کا گھر بھی اس میں داخل ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! یہ ان گھروں میں سے بھی زیادہ فضیلتوں والا ہے۔[62]

سورہ احزاب

{انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا}[63]

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر پر اکثر مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے بالخصوص حضرت مولا علی، سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کی ذوات قدسیہ ہیں۔ ان میں سے ہم صرف ایک حوالہ نقل کرتے ہیں: حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی: جب اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولا علی، حضرت سیدہ فاطمہ اوران کے دونوں شہزادوں (علیہم السلام) کو اپنی چادر مبارک میں داخل فرمالیا، پھر عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ ہیں میرے اہل اور میری اہلبیت۔[64]

{سلام علیٰ آلِ الیاسین}[65]

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام جمال الدین محمد بن یوسف زرندی حنفی علیہ الرحمہ نے نظم درر المسمطین میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس آیہ کریمہ کا تفسیری قول نقل فرمایا: آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام پر سلام ہو۔ (آلِ الیاسین سے مراد آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔)[66]

سورہ شوریٰ

{قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ}[67]

اس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) وہ کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کر دی گئی ہے؟ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) ہیں۔[68]

62۔ روح المعانی ج:۱۸ص:۱۷۵

63۔ الاحزاب:۳۳

64۔ تفسیر درمنثور سورہ احزاب، مشکل الآثار ج:۱ص:۳۳۴

65۔ الاحزاب:۵٦

66۔ نظم درر السمطین:۹۴

67۔ الشوریٰ:۲۳

68۔ مقدمہ فصولِ مہمہ، ینابیع المودہ:۳٦۸

سورہ طور

{ان المتقین فی جنات وعیون}[69]

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں حضرت امام حسکانی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل فرمائی: {ان المتقین} یہ خصوصاً حضرت مولا علی، حضرت حمزہ، حضرت جعفر اور حضرت سیدہ فاطمہ علیہم السلام کے نازل ہوئی۔ وہ فرماتے ہیں: بیشک متقین دنیا میں شرک، فواحش اور کبائر سے بہت دور ہیں۔ {فی جنات} باغوں {وعیون} اور چشموں میں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا: ان میں سے ہر ایک کیلئے جنت العلیہ میں باغ ہے۔ اس کے درمیان لوٗلوٗ(بہت ہی قیمتی موتی) سے بنا ایک خیمہ ہے، ہر ایک خیمہ میں ایک قالین سونے اور لوٗلوٗ(قیمتی مواتیوں) کا ہے، اور ہر ایک قالین پر ستر، ستر تخت ہیں۔[70]

سورہ انسان

{هل اتیٰ علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا}[71]

اس سورہِ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام سید محمود آلوسی علیہ الرحمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس سورہِ مبارکہ کا شانِ نزول کچھ اس طرح روایت کیا: بیشک حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام بیمار ہوگئے، پس حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی اور آپ علیہ الصلوٰہ والسلام کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے بھی جس نے بھی عیادت کی اس نے کی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت مولا علی علیہ السلام سے عرض کیا: اے ابو الحسن! اگر آپ اپنے شہزادوں کیلئے نذر مانیں۔ ہر نذر پوری ہونے تک خیر ہو جاتی ہے۔ پس حضرت مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر میرے دونوں بیٹے صحت یاب ہوگئے تو میں شکرانے میں تین روزے رکھوں گا۔ حضرت سیدہ فاطمہ علیہ السلام نے بھی ایسے ہی ارشاد فرمایا۔ اور سیدہ کی خادمہ بی بی فضہ علیہا السلام نے فرمایا: اگر میرے یہ دونوں سردار صحت یاب ہوگئے تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے تین روزے رکھوں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہزادوں کو صحت وعافیت والا لباس پہنایا، اور آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس نہ تھوڑا تھا اور نہ ہی زیادہ۔ حضرت مولا علی علیہ السلام شمعون یہودی خیبری کے پاس تشریف لے گئے، تو اس سے تین صاع جو قرض لے کر تشریف لے آئے، پس سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے ان میں سے ایک صاع لیا، پس اسے گوندھا اور اپنے تعداد پر اس کی پانچ روٹیاں پکائیں، حضرت مولا

69۔ الطور:۱۷

70۔ شواہد التنزیل ج:۲ ص:۱۹۶

71۔ انسان: اول تا آخر (۳۱ آیات)

علی علیہ السلام حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کرنے کیلئے تشریف لے گئے، پھر گھر تشریف لائے اور اپنے سامنے کھانا رکھا، تو ایک مانگنے والا دروازے پر حاضر ہوا اور بولا: السلام علیکم یا اہلبیت محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں مسکینوں میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کا کھانا کھلائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پس وہ سارے کا سارا کھانا اسے دے دیا اور اس رات سبھی بھوکے رہے کوئی چیز بھی نہ چکھی، صرف پانی ہی پیا اور سب نے صبح روزہ رکھ لیا۔

پس جب دوسرے دن کے روزے کی افطاری کا وقت آیا، سیدہ کائنات علیہا السلام نے آٹا گوندھا اور روٹیاں پکائیں، حضرت مولا علی علیہ السلام نے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر گھر تشریف لائے، پس اپنے سامنے کھانا رکھا، پس ایک یتیم دروازے پر حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیکم یا اہلبیت محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں اولادِ مہاجرین میں سے ہوں میرے والد یومِ عقبہ کو شہید کر دیے گئے تھے۔ آپ مجھے کھانا کھلائیں اللہ تعالیٰ تمہیں جنتی کھانا کھلائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انہوں نے وہ سب کھانا اسے دے دیا اور کوئی بھی چیز نہ چکھی صبح کو صرف باسی پانی پیا اور روزہ رکھ لیا۔

پس جب تیسرا دن آیا سیدہِ کائنات علیہا السلام نے تیسرے صاع آٹے کو گوندھا اور اور روٹیاں پکائیں، حضرت مولا علی علیہ السلام نے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی اور کھانا اپنے سامنے رکھا، پس ایک قیدی دروازے پر حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیکم یا اہلبیت محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا قیدی ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں جنتی کھانا کھلائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تیسرے دن بھی وہ سارا کھانا اسے عنائیت فرما دیا اور صرف پانی نوش فرمایا اور کوئی بھی چیز نہ تناول فرمائی۔ اور بیشک انہوں نے اپنی نذر پوری کر لی تھی۔

جب چوتھا دن آیا حضرت مولا علی علیہ السلام نے حضرت امام حسن کو دائیں ہاتھ مبارک میں پکڑا اور حضرت امام حسین کو بائیں ہاتھ مبارک میں پکڑا اور حضور آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل پڑے، بھوک کی شدت کی وجہ حسنین کریمین علیہا السلام سے سنبھلا نہیں جا رہا تھا، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ان کے چلنے کی یہ حالت مجھے سب سے زیادہ تکلیف دے رہی ہے چلو ہم اپنی بیٹی کے ہاں چلتے ہیں، پس جب جب وہاں پہنچے تو آپ علیہا السلام محراب میں کھڑی نماز ادا فرما رہی تھیں، اور بیشک ان کا بطن مبارک بھوک کی شدت کی وجہ سے ساتھ لگ گیا تھا اور مقدس آنکھیں اندر کی طرف ہو گئیں تھیں، پس جب اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: واغوثاہ یا اللہ! (اے میرے اللہ مدد فرما) اہلبیتِ محمد (علیہم الصلوٰۃ والسلام) بھوک کی وجہ سے نڈھال ہیں، پس حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور پوری سورہِ مبارکہ کی تلاوت فرمادی۔[72]

72۔ روح المعانی ج:۲۹ ص:۱۵۷

سورہ بروج

{والسماء ذات البروج}[73]

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں حضرت شیخ قندوزی حنفی علیہ الرحمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان میں ہوں اور رہے بروج تو وہ میری اہلبیت اور عترت سے آئمہ ہیں، جن میں سے پہلے علی اور آخری مہدی ہیں اور وہ بارہ (امام علیہم السلام) ہیں۔[74]

سورۃ الضحیٰ

{ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ}[75]

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام حاکم حسکانی حنفی علیہ الرحمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت تخریج فرمائی: حضور نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ کائنات علیہ السلام کے پاس تشریف لائے ،اور آپ علیہا السلام پر انٹ کے چمڑے کی چادر تھی اور وہ بھی پھٹ رہی تھی۔ پس حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس آنکھوں میں آنسوں آگئے، اور فرمایا: اے میری پیاری بیٹی فاطمہ! آخرت کی حلاوت کیلئے دنیا کی مصیبتوں پر صابر رہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمادی۔[76]

سورہ انشراح

{ورفعنا لك ذكرك}[77]

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت علامہ شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا: اس کا معنیٰ یہ ہے: اللہ تعالیٰ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مرورِ زمان پر بھی باقی رہنے والی اولاد عطا فرمائے گا۔ پس تو دیکھ اہلبیت اطہار علیہم السلام میں سے کتنی نفوسِ قدسیہ کو شہید کیا گیا، پھر بھی سارا جہاں ان سے بھرا ہوا ہے۔[78]

73۔ البروج:۱

74۔ ینابیع المودہ:۵۱۵

75۔ الضحیٰ:۵

76۔ شواہد التنزیل ج:۲ص:۳۴۲

77۔ الانشراح:۴

78۔ تفسیر روح البیان سورہ کوثر

سورہ کوثر

{انا اعطیناك الکوثر}[79]

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا: کوثر سے مراد حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ امجاد ہے۔ کیونکہ یہ سورہِ مبارکہ اس خبیث شخص کے رد میں نازل ہوئی جس نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ مبارکہ کے نہ ہونے پر عیب لگایا۔ پس اس کا معنیٰ یہ ہوا: بیشک اللہ تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی اولاد امجاد عطا فرمائے گا جو مرورِ زمانہ پر بھی باقی رہے گی۔

پس تو دیکھ کہ اہلبیت اطہار علیہم السلام میں کتنی نفوسِ قدسیہ کو شہید کیا گیا پھر بھی ان سے جہان بھرا ہوا ہے۔ اور بنو امیہ میں سے کوئی بھی نہ بچا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عدمِ اولاد کا عیب لگانے کی وجہ سے سبھی تباہ و برباد ہو گئے۔[80]

حضرت امام ناصر الدین بیضاوی علیہ الرحمہ نے بھی کوثر سے اولادِ امجاد کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔[81]

حضرت شیخ زادہ علیہ الرحمہ نے تفسیرِ بیضاوی کے حاشیہ میں بیان فرمایا: بیشک اکثر مفسرین نے لفظِ کوثر کی تفسیر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ مبارکہ ہی لی ہے۔ اس پر دلیل یہی سورہِ مبارکہ ہے کیونکہ یہ اس خبیث شخص کی مذمت بیان کرنے اور اسے ابتر کہنے کیلئے نازل ہوئی جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عیب جوئی کی تھی۔[82]

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لك استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم اتوب الیہ یا حی یا قیوم۔

79۔ کوثر:۱

80۔ تفسیر الکبیر ج:۳۰ سورہ کوثر

81۔ انوار التنزیل بیضاوی ص:۱۱۵۶

82۔ تفسیر بیضاوی بحاشیہ شیخ زادہ ج:۹ ص:۳۴۱

احادیث ہیں گواہ
مقام سیدہِ کائنات علیہا السلام میں

واہ کیا خوب ہے دنیا میں جلوہ گری

📖 تحقیق حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (جب میری بیٹی فاطمہ پیدا ہوئی تو) حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ: کہ اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم بیشک آپ کا رب فاطمہ سے محبت فرماتا ہے (اس کے شکرانے میں) سجدہ بجالائیں تو میں نے سجدہ کیا۔[83]

📖 حضرت امام ذھبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جب حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی ولادت ہوئی تو بیشک حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا رب آپ اور آپ کی نومولودہ سلام فرماتا ہے۔[84]

ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے

📖 حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: میں اپنے والد ماجد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک {کمشکوٰۃ فیہا مصباح} کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: {المشکوٰۃ} الفاطمۃ و {المصباح} الحسن و {الزجاجۃ} الحسین علیہم السلام {کانہا کوکب دری} آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس مراد: سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں، آپ علیہا السلام سارے جہانوں کی چمکتی دمکتی ستارہ ہیں۔ {یکاد زیتہا یضیء} کے بارے میں فرمایا: اس مراد علم ہے جس کا نطق آپ کے دہن مبارک سے ادا ہوتا تھا۔[85]

📖 حضرت سلمان فارسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالیشان: {مرج البحرین یلتقیان} کے بارے میں فرمایا: وہ حضرت امام مولا علی اور سیدہ زہرا پاک علیہا السلام ہیں {بینہما برزخ لا یبغیان} اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ ذیشان کے متعلق فرمایا: اس سے مراد حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ {یخرج منہما اللؤلوء والمرجان} اس فرمانِ الٰہی کے بارے میں فرمایا: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام ہیں۔[86]

📖 {کانوا قلیلا من اللیل یہجعون وبالاسحار ھم یستغفرون}[87]

یعنی وہ بہت تھوڑے ہیں جو رات کو (اپنے رب تعالیٰ کے حضور) گڑ گڑاتے ہیں اور وہی سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔

83۔ لسان المیزان لابن حجر ج:۳ ص:۲۷۵ مطبوعۃ حیدر آباد

84۔ میزان الاعتدال للذھبی ج:۱ ص:۲۶ مکتبۃ القاھرۃ

85۔ المناقب لامام ابن مغازلی شافعی ص:۱۷

86۔ شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص۳۰۹ ح:۲۲۵۸

87۔ الذاریات:۲۸

کے بارے میں فرمایا: یہ آیت مقدسہ حضرت مولا علی، حضرت سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔[88]

📖 حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ جل جلالہ نے علی ان کی زوجہ اور ان کے دونوں بیٹوں کو اپنی مخلوق پر حجت بنایا ہے، اور میری امت میں علم کے یہ دروازے ہیں، جس کو ان کی معرفت نصیب ہوئی تو سیدھے راستے پر گامزن ہوا۔[89]

📖 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چھے مہینے تک یہی سلسلہ رہا کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کے دروازے کے پاس تشریف لاتے تو اس طرح ارشاد فرماتے ہوئے گزرا کرتے تھے: اے اہلبیت نماز ادا کرو! بیشک اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے اہلبیت! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں اس طرح پاک فرمادے جس طرح پاک فرمانے کا حق ہے۔[90]

📖 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب حضرت مولا علی حضرت سیدہ فاطمہ علیہما السلام کے شوہر بنے تو چالیس صبح تک حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے دروازے پر تشریف لاتے اور ارشاد فرماتے: میں اس سے جنگ کروں گا جو تم سے لڑے اور میں اسے سلامتی دوں گا جو تم سے صلح رکھے۔[91]

📖 حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولا علی، حضرت سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کو ارشاد فرمایا: میں اس سے جنگ کروں گا جو تم سے لڑے اور میں اسے امن دوں گا جو تم سے صلح رکھے۔[92]

📖 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کے پلڑے ہے، حسن اور حسین اس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اس کا دستہ ہے اور میرے بعد آئمہ اطہار اس کی عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال تولے جائیں گے۔[93]

📖 حضرت امام زید بن علی زین العابدین بن امام حسین شہیدِ کربلا بن امام مولا علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اپنے والدِ ماجد اور دادا جان سے روایت فرمائی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب تعالیٰ

88۔ شواہد التنزیل لامام حسکانی حنفی ج:۱ص:۱۹۴

89۔ شواہد التنزیل ج:۱ص:۵۸)

90۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۴۸

91۔ فضائل فاطمہ لابن شاہین

92۔ جامع ترمذی ح:۳۸۷۰، طبرانی کبیر ح:۲۶۲۰،۵۰۳۱

93۔ مسند الفردوس لدیلمی ج:۱ص:۴۴ح:۱۰۷

نے جس رات مجھے سیر کرائی، تو مجھے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی امت پر خلیفہ کون مقرر ہوا؟ عرض کیا: کہ اے میرے رب! تو سب سے زیادہ جانتا ہے فرمایا: میں نے آپ کو اپنی رسالت کیلئے منتخب فرمایا، اور آپ کو اپنی ذات کیلئے چن لیا پس آپ میرے نبی اور میرے مخلوق میں سے سب سے بہتر ہو، پھر آپ کے بعد صدیق اکبر کو چن لیا، وہ جو طاہر، مطہر جس کو میں نے آپ کی ہی مٹی سے پیدا کیا، اسے آپ کا وزیر بنایا اور جو دو سیّد، شہید، طاہر، مطہر جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں ان شہزادوں کا باپ بنایا، اور ان کی زوجہ کو جہان کی تمام عورتوں سے بہتر بنایا، تم درخت ہو، اور علی اس کی ٹہنیاں، اور فاطمہ اس کے پتے اور حسن وحسین اس کا پھل تم سب کو میں نے علیین کی مٹی سے پیدا کیا، اور تمہارے محبین کو تم میں سے ہی پیدا کیا، (تمہاری محبت کی وجہ سے) ان کر گردنیں بھی اڑادی جائیں تو ان کے دلوں میں تمہاری محبت اور زیادہ بڑھے گی، میں نے عرض کیا: صدیق اکبر کون ہے؟ فرمایا: آپ کا بھائی علی بن ابی طالب ہے، حضرت مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے حسن وحسین کی (ولادت) کی خوشخبری عطا فرمائی اور یہ ہجرت سے تین سال پہلے کے احوال ہیں۔[94]

📖 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ جل جلالہ کے اس فرمان اقدس {انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا} کے بارے میں فرمایا: یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں کی شان میں نازل ہوئی (اور وہ پانچ ہستیاں یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حضرت مولا علی، حضرت سیدہ فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام۔[95]

📖 حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ نے روایت فرمائی: حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام بیان فرماتی ہیں: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر زیبِ تن فرمائی ہوئی تھی، جس پر سیاہ رنگ کی اون سے کجاوں کے نشان بنے ہوئے تھے۔ حضرت امام حسن بن علی آئے تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت امام حسین آئے تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چادر میں داخل ہوگئے، پھر سیدہ فاطمہ علیہا السلام آئیں تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل فرمالیا، حضرت مولا علی علیہ السلام آئے تو انہیں بھی اس چادر میں داخل فرمالیا۔ پھر یہ آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: {انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا}[96]

94۔ مسند لامام زید بن علی ص:۳۶۳، ۳۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ لبنان

95۔ المعجم الاوسط لطبرانی ج:۳ ص ۳۸۰ ح:۳۴۵۶

96۔ صحیح مسلم ج:۴ ص:۱۸۸۳ ح:۲۴۲۴، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۶ ص:۳۷۰ ح:۳۶۱۰۲

📖 پروردۂ آغوشِ نبوت حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب حضرت ام سلمہ علیہا السلام کے گھر میں یہ آیت مبارکہ {انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا} نازل ہوئی تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو (کالی) کملی میں داخل فرمالیا، حضرت مولا علی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے تو انہیں بھی اپنی (کالی) کملی میں داخل فرمالیا، پھر فرمایا: {انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا}[97]

📖 حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات اس سے پہلے کبھی بھی زمین پر نہیں اترا تھا، اس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے خوشخبری دے: فاطمہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔[98]

📖 حضرت مولا علی علیہ السلام سے مروی: بیشک حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا علیہا السلام سے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس بات کی خوشی نہیں ہے تم اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔[99]

📖 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں، اور ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: اللہ جل جلالہ اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام جنتی عورتوں میں سے سب سے افضل ترین (چار) عورتیں ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران۔[100]

📖 حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: میں ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت مولا علی اور حضرت عباس علیہما السلام تشریف لائے، اور انہوں نے فرمایا: اسامہ! ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت

97۔ جامع ترمذی ج:۵ ص:۳۵۱ ح:۳۷۸۷، ۳۲۰۵، مسند امام احمد ج:۶ ص:۲۹۲

98۔ جامع ترمذی ج:۵ ص:۶۶۰ ح:۳۷۸۱، سنن کبریٰ للنسائی ج:۵ ص:۹۵، ۸۰ ح:۸۳۶۵، ۸۲۹۸

99۔ مجمع الزوائد لہیثمی ج: ص:۲۰۱

100۔ مسند احمد ج:۱ ص:۲۹۳ ح:۲۱۶، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج:۴ ح:۱۸۲۲، ۱۸۲۱

علی اور حضرت عباس علیہما السلام حاضر خدمت ہونا چاہتے ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔

ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے دو! چنانچہ یہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ہم یہ سوال کرنے کیلئے حاضر خدمت ہوئے ہیں کہ آپ کو اہلبیت میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ بنت محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام۔[101]

📖 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو بھی ہم اہلبیت سے بغض رکھے، اللہ جل جلالہ اسے دوزخ میں ڈالے گا۔[102]

📖 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص بیت اللہ کے پاس رکنِ یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزے بھی رکھے اور اس کے دل میں ہم اہلبیت کا بغض ہو تو شخص جہنم میں داخل ہو گا۔[103]

📖 حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: حضرت امیر المومنین امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے (مجھے) فرمایا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ بغض وحسد رکھنے والے ہر شخص کو حوضِ کوثر سے آگ کے درے سے بھگایا جائے گا[104]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: مجھے رب تعالیٰ کے حضور جانے کا حکم دیا گیا ہے، اور بیشک میں تم میں (دو کامل چیزیں) چھوڑیں جارہا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے (وہ دو چیزیں یہ ہیں): اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری عترت اہلبیت بیشک میرے رب لطیف وخبیر مالک نے مجھے خبر عطا فرمائی ہے: بیشک یہ دونوں کبھی بھی ہرگز جدا نہیں ہونگے یعنی وہ اور قرآن مجید یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔[105]

101۔ جامع ترمذی: ج:۵ ص:۶۷۸ ح:۳۸۱۹، ذخائر عقبیٰ لطبری ص:۷۸

102۔ المستدرک لامام حاکم ح:۴۷۱۷، صحیح ابن حبان ج:۱۵ ص:۴۳۵ ح:۶۹۷۸

103۔ ذخائر عقبیٰ ص:۵۱

104۔ معجم الکبیر لطبرانی ج:۳ ص:۸۱ ح:۲۷۲۶

105۔ شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۲۹۰ ح:۲۲۳۲

📖 بیشک حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور میری اہلبیت جنتی ایک درخت ہیں، جس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں، جس نے انہیں پکڑا وہ اپنے رب تعالیٰ کے راہ ہدایت پر چل پڑا۔[106]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام سے مروی: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے بھی ہم اہلبیت سے محبت کی تو اس محبت (کی آزمائش میں اس) کے قدم ڈگمگائے مگر جو ثابت قدم رہا تو اللہ جل جلالہ نے اسے نجات عطا فرمائی۔[107]

📖 حضور پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اہلبیت تم میں مغفرت کے دروازے کی طرح ہے۔[108]

📖 حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری اہلبیت میں سے کسی ایک کو بھی آگ میں نہ ڈالے، تو اللہ جل جلالہ نے یہ مجھے عطا فرمادیا (یعنی میری دعا کو قبول فرمایا)۔[109]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے میری اہلبیت کے معاملہ میں مجھے تکلیف دی تو تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کو رنجش دی، اور جس نے ان کے دشمنوں کی مدد کی اور ان کے دشمنوں کی طرف مائل ہوا تو بیشک اس نے اللہ جل جلالہ کے ساتھ اعلان جنگ کیا، اور کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملے گا۔[110]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اہلبیت پر ظلم کرنے والے اور ان کو قتل کرنے والے پر جنت حرام کر دی ہے۔ اور جس نے انہیں گالی دی اور گالی دینے والوں کی مدد کی ان کیلئے آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہے، اور اللہ جل جلالہ نہ ہی ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک فرمائے گا۔[111]

106۔ شرفِ المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۲۹۶ ح:۲۲۳۹

107۔ شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۲۹۸ ح:۲۲۴۱

108۔ شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۳۳۰ ح:۲۲۴۸

109۔ شرف المصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۳۲۲ ح:۲۲۷۵

110۔ شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۳۳۵ ح:۲۲۹۰

111۔ شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۳۳۶ ح:۲۲۹۱

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے میری اہلبیت، انصار اور عرب کا حق نہ پہچانا وہ تین میں سے ایک ضرور ہے۔: یا تو منافق ہے، یا پھر حرامی ہے اور یا پھر اس کی ماں نے اسے ناپاکی کی حالت میں جنم دیا ہے۔[112]

📖 حضور غوث الثقلین شیخ السید ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت نقل فرمائی: آیہ مودۃ کے نزول بعد اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: آپ صلی اللہ علیک وسلم کے قرابت دار کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (علیہم السلام)۔[113]

📖 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی: حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلبیتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر مرا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔[114]

📖 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: حضور نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں درخت اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن وحسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہلبیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے پتے ہیں وہ یقینا یقینا جنت میں داخل ہونے والے ہیں۔[115]

📖 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم اہلبیت سے بغض رکھا وہ منافق ہے۔[116]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: منافق شخص ہم سے محبت نہیں کر سکتا اور مومن شخص ہم سے بغض نہیں رکھ سکتا۔[117]

📖 حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نے فرمایا: ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا، حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: جس شخص نے ہم اہلبیت کے ساتھ بغض رکھا قیامت دن اس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہو گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

112۔ شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۳۳۶ ح:۲۲۹۲

113۔ تفسیرِ جیلانی ج:۵ ص:۲۲۶

114۔ مسند الفردوس لدیلمی ج:۲ ص:۱۴۲ ح:۲۸۲۱

115۔ مسند الفردوس لدیلمی ج:۱ ص:۵۲ ح:۱۳۵، شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵

116۔ تفسیر در منثور ج:۷ ص:۳۴۹، الریاض النضرۃ لطبری ج:۱ ص:۳۶۲

117۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج:۶ ص:۳۷۲ ح:۳۲۱۱۶

اگرچہ وہ روزہ بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے ؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے۔[118]

📖 حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے بارِ الہ! تو نے اپنی رحمتوں، نوازشوں، عطاؤں اور نعمتوں کی بارش ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پر برسائی ، پس اے میرے رب ذوالجلال تو مجھ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین پر بھی اپنی رحمتوں، نوازشوں عنایتوں اور نعمتوں کا مینہ برسا ، کیونکہ یہ مجھ میں سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔[119]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام سے مروی: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ایک مقام ہے جس کا نام وسیلہ ہے۔ جب بھی تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو میرے لیے مقام وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اس مقام پر آپ کے ساتھ کون ہوگا؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہونگے۔[120]

سبھی نام اسم بامسما

📖 حضرت امام قندوزی حنفی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فاطمہ کا نام بتول اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ حیض ونفاس سے پاک رہتی ہے۔[121]

📖 حضرت امام حافظ ابو بکر شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا : اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری بیٹی حوراء آدمیہ کو نہ کبھی حیض آیا اور نہ ہی کبھی نفاس۔[122]

📖 حضرت شیخ محمد صالح کشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور فاطمہ کا نام بتول اس لیے رکھا گیا ہے وہ ہر اس عذر سے محفوظ ہے جو کہ عورتوں کو ہر ماہ میں لاحق ہوتی ہے۔[123]

📖 حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ: بیشک سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کو حیض نہیں آتا تھا۔

118۔ المعجم الاوسط ج:۴ ص:۲۱۲ ح:۴۰۰۲

119۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج:۶ ص:۳۷۰ ح:۲۳۱۰۳، مسند احمد ج:۴ ص:۱۰۷

120۔ جامع ترمذی ج:۵ ص:۲۴۲، ۲۴۱ ح:۳۷۳۳، زوائد المسند لامام عبد اللہ بن احمد ج:۱ ص:۷۷

121۔ ینابیع المودۃ ص:۲۶۰

122۔ تاریخ بغداد ج:۱۳ ص:۳۳۱

123۔ المناقب ص:۱۱۹

بیشک اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فاطمہ کا نام (فاطمہ) اس لیے رکھا گیا، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے محبوں کو آگ سے چھٹکارہ عطا فرما دیا ہے۔

شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج:۵ ص:۳۰۸

63: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فاطمہ نے اپنی عفت کی حفاظت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کی اولاد پر آگ حرام کر دی۔

(المستدرک لامام حاکم ح:۴۷۲۶، مسند بزاز، طبرانی، حلیۃ الاولیاء)

ان کے لطف میں لطفِ خدا، ان کے غضب میں غضبِ خدا

حضرت امام جعفر صادق نے اپنے والدِ گرامی حضرت امام محمد باقر سے انہوں نے اپنے والدِ گرامی حضرت سیدنا امام زین العابدین سے انہوں نے اپنے والدِ گرامی حضرت امام حسین سے انہوں نے اپنے والدِ گرامی حضرت امام مولا علی بن ابی طالب علیہم السلام سے روایت فرمایا: حضرت مولا علی سرکار علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیرے غضب سے غضبناک ہوتا ہے اور تیری رضا سے راضی ہوتا ہے۔[124]

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جو چیز انہیں خوش کرتی ہے وہی مجھے خوش کرتی ہے اور جو چیز انہیں ناخوش کرتی وہی چیز مجھے ناخوش کرتی ہے۔[125]

حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام سے مروی: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے (میری پیاری بیٹی) فاطمہ! بیشک اللہ تعالیٰ تیرے غضب سے غضبناک ہوتا ہے اور تیری رضا سے راضی ہوتا ہے۔[126]

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والی چیز مجھے بھی مشقت میں ڈالتی ہے۔[127]

124۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۰

125۔ المستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۴

126۔ معجم الکبیر لطبرانی ج:۱ص:۶۶ ح:۱۸۲

127۔ جامع ترمذی ج:۵ ص:۶۹۸ ح:۳۸۶۹، مسند احمد ج:۴ ص:۵

📖 حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جس نے اسے ستایا اس نے مجھے ستایا۔[128]

حسن وجمال خود ہے شیدا ان کی جبین ناز پر

📖 ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور اگر حُسن صرف ایک شخصیت کا نام ہوتا تو فاطمہ ہوتی، البتہ (میری بیٹی) فاطمہ اس سے بھی زیادہ حسین ہے، بیشک میری پیاری بیٹی فاطمہ عُنصر، شرف وبزرگی اور کرم وسخا کے لحاظ سے تمام روئے زمین سے بہتر ہے۔[129]

📖 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی والدہ ماجدہ سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا، یا اس سورج کی طرح جس کو بادلوں نے چھپا رکھا ہو، پھر جب بادلوں سے نکلے تو خوب روشن وچمکدار ہوتا ہے، ان کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، بال انتہائی سیاہ تھے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتی تھیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا:

؎ اس کا رنگ سفید ہے لیکن بالوں کی وجہ سے جب وہ چھپ جاتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے انتہائی سخت سیاہ ہو، رنگ کی سفیدی میں خوب روشن دن اور بالوں کی سیاہی جیسے کہ سخت اندھیری رات ہے۔[130]

کیا کیا ہے فضل وکمال بنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں

📖 حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا، پہلے کبھی بھی نہیں اترا، اس نے اللہ تعالیٰ سے مجھ سے سلام کرنے کی اجازت مانگی (سلام عرض کرنے کے) اس نے مجھے یہ خوشخبری دی: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔[131]

📖 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی سب سے بہتر عورت فاطمہ بنت محمد علیہما الصلوۃ والسلام ہے۔[132]

128۔ مسند احمد ج:۴ ص:۵، سنن الکبریٰ للبیہقی ج:۱۰ اص:۲۰۱

129۔ فرائد السمطین لامام جوینی شافعی ج:۲ ص:٦٦

130۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۵۹

131۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۲۱

132۔ فضائل فاطمہ لامام حاکم

محبوبہ محبوبِ رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

📖 حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ ماجد سے روایت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سے سب زیادہ محبوب حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت مولا علی علیہ السلام تھے۔[133]

📖 بیشک حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے بڑھ زیادہ کوئی زیادہ محبوب نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے آپ کے ابّا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی بھی زیادہ محبوب نہیں ہے۔[134]

📖 حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی امی کے ساتھ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کی خدمت مقدسہ میں حاضر ہوا، تو میری امی آپ علیہا السلام سے حضرت مولا علی علیہ السلام کے بارے استفسار کر رہی تھیں، میں پردے کے پیچھے سن رہا تھا، تو حضرت ام المومنین علیہا السلام نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھ رہی ہو، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں حضرت مولا علی علیہ السلام سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مردوں میں سے زیادہ محبوب، اور عورتوں میں سے ان کی زوجہ (سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام) کے سوا کسی کو نہیں جانتی۔[135]

📖 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اہلبیت میں سے فاطمہ مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے[136]

📖 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: حضرت مولا علی علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ کو مجھ سے اور حضرت فاطمہ سے محبوب کون ہے؟ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔[137]

📖 حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ علیہا السلام کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا، پس سوال کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سے سب

133۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۵

134۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۶

135۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۱

136۔ جامع ترمذی ج:۵ ص:۶۷۸ ح:۳۸۱۹، مستدرک لامام حاکم ج:۲ ص:۱۶۷ ح:۳۵۲۶

137۔ المعجم الاوسط لطبرانی: ج:۷ ص:۳۴۳ ح:۷۶۷۵

سے زیادہ کون محبوب تھے؟ فرمایا: فاطمہ علیہا السلام۔ اور عرض کیا گیا: مردوں میں سے؟ فرمایا: ان کے شوہر بیشک میں ان کو سب سے زیادہ روزہ رکھنے والا اور قیام کرنے والا ہی جانتی ہوں۔[138]

📖 حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کا ہاتھ مبارک پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جو شخص اسے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے اور جو نہیں پہچانتا وہ اب پہچان لے! یہ فاطمہ بنت محمد (علیہما الصلوٰۃ والسلام) ہے، یہ میرے جسم کا حصہ ہے، یہ میرا قلب ہے، یہ میری روح ہے، جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی، جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ جل جلالہ کو اذیت دی [139]

عکسِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں سیدہ زہراء

📖 حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام بیان فرماتی ہیں: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام ازواج مطہرات موجود تھیں، کوئی بھی غیر موجود نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں، جن کی چال اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چال مبارک کے بالکل مشابہہ تھی۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری پیاری بیٹی کا آنا مبارک ہو! پھر انہیں اپنی پہلی یا دوسری طرف بٹھالیا۔[140]

فائدہ: اہلِ ادب ومحبت حضور اقدس سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دائیں اور بائیں جانب بولنا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہ ان جہاتِ مبارکہ کو پہلی اور دوسری طرف سے یاد کرتے ہیں۔ ہم نے بھی اسی ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے وہی ترجمہ کیا جو ان کے ہاں مقبول ہے۔

(از محمد اسد بلال غفرلہ)

📖 حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام نے فرمایا: میں حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے زیادہ بڑھ کسی کو بھی حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کلام، گفتگو اور بیٹھنے کے انداز کے مشابہہ نہیں دیکھا۔[141]

📖 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مشابہت رکھنے میں حضرت سیدہ فاطمہ زہراء اور حضرت امام حسن علیہم السلام سے زیادہ بڑھ کر نہیں دیکھا۔[142]

138۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۴۴

139۔ نورالابصار لشیخ شبلنجی ص:۴۶

140۔ صحیح مسلم ج:۴ ص:۱۹۰۵ ح:۲۴۵۰، تذکرۃ الخواص لابن جوزی ص:۲۷۸

141۔ صحیح لابن حبان ج:۱۵ ص:۴۰۳ ح:۶۹۵۳، مسند لابن راہویہ ج:۱ ص:۸ ح:۶

142۔ مسند احمد ج:۳ ص:۱۶۴

📖 حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام نے فرمایا: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات موجود تھیں، ہم میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام تشریف لائیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چال مبارک کے بالکل مشابہہ آپ علیہا السلام کا چال چلن تھا۔[143]

📖 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری شہزادی علیہا السلام سے بڑھ کر کسی کو بھی عادات واطوار، سیرت وکردار اور نشست وبرخواست میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔[144]

کوئی کیا جانے مقام ان کا

📖 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے فرمایا: میں نے کلام اور بات کرنے (کے انداز میں) حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا، اور جب کبھی آپ علیہا السلام حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لاتیں تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مرحبا فرماتے، استقبال کیلئے کھڑے ہو کر ان کا ہاتھ پکڑ لیتے پھر بوسہ دیتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے۔[145]

📖 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار عورتیں اپنے زمانے کی سردار ہیں: مریم بنتِ عمران، آسیہ بنتِ مزاحم، خدیجہ بنتِ خویلد اور فاطمہ بنتِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وسلام اللہ علیہن) اور اپنے زمانے کی سب سے افضل فاطمہ ہے۔[146]

📖 حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو ارشاد فرمایا: ہمارے نبی خیر الانبیاء (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور وہ تمہارا باپ ہے، اور ہمارے شہید خیر الشہداء ہیں اور وہ تمہارے باپ کا چچا حمزہ ہے، اور ہم میں سے ایک وہ ہے جس کے دو پر ہیں جن کے ساتھ وہ جنت میں جہاں چاہے پرواز کرتا ہے اور وہ تیرے باپ کا چچازاد جعفر ہے، اور ہم میں سے اس امت کے دو شہزادے حسن اور حسین ہیں اور وہ تیرے دونوں بیٹے ہیں، اور ہم میں سے مہدی ہے۔[147]

143۔ صحیح مسلم ج:۴ ص:۱۹۰۵ ح:۲۴۵۰، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم اصفہانی ج:۲ ص:۴۰،۳۹

144۔ جامع ترمذی ج:۵ ص:۷۰۰ ح:۳۸۷۲، سنن ابی داؤد ج:۴ ص:۳۵۵ ح:۵۲۱۷

145۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۲

146۔ ذخائر عقبیٰ ص:۸۹

147۔ ذخائر عقبیٰ ص:۸۹

📖 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان کا ایک فرشتہ میری زیارت سے مشرف نہیں ہوا تھا، پس اس نے اللہ جل جلالہ سے میری زیارت کرنے کی اجازت مانگی اور اس نے مجھے یہ خوشخبری سنائی: فاطمہ میری امت کی سب عورتوں کی سردار ہے۔[148]

📖 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں ساتویں آسمان سے گزرا تو اس میں مریم بن عمران، فرعون کی بیوی آسیہ اور خدیجہ بنت خویلد (سلام اللہ علیہن) کے یاقوت سے بنے ہوئے محل دیکھے۔ اور فاطمہ بنت محمد (علیہا الصلوۃ والسلام) کا محل سرخ موتیوں کے جڑاؤ کے ساتھ ستّر محل دیکھے، جن کے دروازے موتیوں کے تھے، ان کی چارپائیاں ایک ہی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔[149]

📖 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے مروی: بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مرضِ وصال میں ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ آپ جہان کی ساری عورتوں، اس امت کی عورتوں اور تمام مومن عورتوں کی سردار ہو جاؤ؟[150]

📖 حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لاتے، اور واپسی پر سب سے پہلے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لاتے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ: حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو فرمایا کرتے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔[151]

قلبِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چین

📖 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی پیشانی مبارک کے بال مبارک کو اکثر بوسہ دیا کرتے تھے۔[152]

📖 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گلے مبارک کو بوسہ دیا۔[153]

148۔ معجم الکبیر ج:۲۲ ص:۴۰۳ ح:۱۰۰۶، سیر اعلام النبلاء لذہبی ج:۲ ص:۱۲۷

149۔ نور الابصار لشیخ شبلنجی ص:۴۶، اسعاف الراغبین ہاشیہ نور الابصار:۱۷۱

150۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۴۰

151۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۹

152۔ جامع صغیر لسیوطی ج:۵ ص:۱۷۴

153۔ مستدرک لامام حاکم ج:۳ ص:۱۶۵

📖 ایک روایت میں ہے: میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا؟ تو سرکار پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشۃ! جب مجھے جنت کا اشتیاق ہوتا ہے تو میں فاطمہ کی گردن کا بوسہ لیتا ہوں۔[154]

📖 حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام نے فرمایا: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو حضرت فاطمہ علیہا السلام کا گلہ مبارک چومتے اور فرماتے: میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔[155]

📖 حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج جبرئیل علیہ السلام میرے پاس جنت کا ایک پھل لائے، اس کو میں نے کھایا باقی ماندہ خدیجہ علیہا السلام نے فاطمہ علیہا السلام کے گلے میں ڈال دیا، جب بھی مجھے جنت کی خوشبو سونگھنے کا اشتیاق ہوتا ہے تو میں فاطمہ علیہا السلام کے گلے کو بوسہ دے لیتا ہوں۔[156]

📖 حضرت امام حسین شہیدِ کربلا بن حضرت امام مولا علی علیہا السلام نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے قلب کی تروتازہ کردینے والی خوشی ہے، اس کے بیٹے میرے دل کا پھل ہیں، اس کا شوہر میری (باطنی) آنکھ کا نور ہے اور آئمہ (اطہار) اس کی اولاد سے میرے رب کے امین ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے درمیان پھیلائی ہوئی رسی ہے جس نے اسے تھاما اس نے نجات پائی اور جو اس سے رہ گیا وہ تباہ ہوگیا۔[157]

صدیقہ کائنات علیہا السلام

📖 حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: کہ حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام جب بھی حضرت فاطمہ علیہا السلام کا تذکرہ فرماتی تو ارشاد فرماتی: میں نے ان سے زیادہ سوائے ان کے والدِ ماجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو بھی سب سے زیادہ سچے لہجے والا نہیں دیکھا۔[158]

📖 حضرت امام عبد اللہ جعفر بن امام محمد باقر علیہا السلام نے فرمایا: حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نام صدیقہ رکھا گیا۔[159]

154۔ ذخائرِ عقبیٰ لامام طبری ص:۳۶

155۔ ینابیع المودۃ لشیخ قندوزی ص:۲۶۰

156۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۳۸

157۔ فرائد السمطین ج:۲ص:۶۶

158۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۵۶

159۔ فضائل لامام حاکم ص:۵۶

📖 حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت فاطمہ پر رحمت فرمائے، حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بات کی سچائی میں سب سے زیادہ ان سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں تھا۔[160]

📖 حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے: کہ حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام جب بھی حضرت فاطمہ علیہا السلام کا تذکرہ فرماتیں تو ارشاد فرماتیں: میں نے ان سے زیادہ سوائے ان کے والدِ ماجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو بھی سب سے زیادہ سچے لہجے والا نہیں دیکھا۔[161]

بندگی بھی کرتی فخر جن پر

📖 اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مقدس {**كانوا قليلا من الليل يهجعون وبالاسحار هم يستغفرون**}[162]

یعنی وہ بہت تھوڑے ہیں جو رات کو (اپنے رب تعالیٰ کے حضور) گڑ گڑاتے ہیں اور وہی سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔

کے بارے میں فرمایا: یہ آیت مقدسہ حضرت مولا علی، حضرت سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔[163]

📖 حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس امت میں حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے بڑھ کوئی بھی عبادت گزار نہیں تھا، آپ علیہا السلام اس قدر عبادت کرتی کہ آپ علیہا السلام کے دونوں مبارک پاؤں کو ورم آجاتے۔[164]

📖 حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ علیہا السلام کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے، پس سوال کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ کون محبوب تھے؟ فرمایا: فاطمہ علیہا السلام، اور عرض کیا گیا: مردوں میں سے؟ فرمایا: ان کے شوہر بیشک میں ان کو سب سے زیادہ روزہ رکھنے والا اور قیام کرنے والا ہی جانتی ہوں۔[165]

160۔ فضائل لامام حاکم ص:۵۷

161۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۵۶

162۔ الزاریات:۲۸

163۔ شواہد التنزیل لامام حسکانی حنفی ج:۱ص:۱۹۴

164۔ ربیع الابرار لعلامۃ زمخشری ص:۱۹۵

165۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۴۴

نکاحِ سیدہ کائنات اور اولادِ پاک

پوری کائنات میں بے مثال نکاح مبارک

📖 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم عطا فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی (علیہما السلام) سے کر دوں۔[166]

📖 حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام سے ارشاد فرمایا: غور سے سنو! میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان میں سے اپنے محبوب ترین شخص سے کی ہے۔[167]

📖 حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا پس تمہارے باپ کو منتخب فرما کر نبی مبعوث فرمایا، پھر دوسری بار اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا پس تمہارے شوہر کا انتخاب فرمایا۔ پھر مجھے وحی فرمائی کہ میں تمہارا اس سے نکاح کروں اور اسے اپنا وصی بناؤں۔[168]

📖 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ زہراء علیہا السلام سے ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میں تمہارا نکاح اس شخص سے کروں جو سب سے پہلا مسلمان اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ تم میری امت کی عورتوں کی سردار ہو جیسا کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنی قوم کی سردار تھیں۔ اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین سے دو شخص چنے ایک تمہارے بابا جان اور دوسرے تمہارے شوہر۔ (علیہما الصلوٰۃ والسلام)[169]

📖 حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام سے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اپنے بہترین رشتہ دار تمہاری شادی کرنے کی کوئی بھی کمی نہیں چھوڑی۔[170]

166۔ مسند فاطمہ ح:٦٣

167۔ مصنف عبد الرزاق ج:٥ ص:٤٨٥ ح:٩٧٨١، خصائص علی ص:١١٥ ح:١٢١

168۔ معجم الکبیر لطبرانی ج:٤ ص:١٧٢، ١٧١ ح:٤٠٤٧، ٤٠٤٦

169۔ مستدرک لامام حاکم ج:٣ ص:١٢٩ ح:٤٦٤٥

170۔ مسند فاطمہ ح:٧٠

📖 حضرت حجر بن عنبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی: حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب سیدہ زہراء علیہا السلام کے رشتے کی بات کی تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! فاطمہ تیرے لیے ہے، کیونکہ تم دونوں کی جوڑی بہت سجتی ہے۔[171]

📖 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل جلالہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔[172]

📖 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولا علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں: اللہ جل جلالہ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو بطورِ گواہ مجلسِ نکاح میں شریک فرمایا گیا، اور طوبیٰ کے درختوں سے فرمایا: ان پر موتیوں اور یاقوت کی بارش کرو، پھر دلکش حوریں ان موتیوں سے تھال بھرنے لگیں، جنہیں (شادی میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطورِ تحائف دیتے رہیں گے۔[173]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ نے آکر عرض کیا ہے: اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اللہ جل جلالہ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔[174]

اول سلطان الفقراء علیہا السلام کی رخصتی

📖 حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی: حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو ایک ریشمی چادر، مشک اور اذخر گھاس سے بھرا ہوئے چمڑے کے تکیے کیساتھ رخصت فرمایا۔[175]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح فرمایا تو ان کے ساتھ ریشمی چادر، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تکیہ، دو چکیاں اور دو پانی کے

171۔ مسند فاطمہ ح:۲۰۷

172۔ معجم الکبیر لطبرانی ج:۱۰ص:۱۵۶ح:۱۰۰۸۸

173۔ الریاض النضرۃ لطبری ج:۳ص:۱۴۶

174۔ ذخائر عقبیٰ ج:۱ص:۸۳

175۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۴۵۷

گھوڑے بھیجے۔[176]

اولادِ امجاد

📖 حضرت محمد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام سے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد حضرت حسن، حضرت حسین، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ زینب علیہم السلام ہے۔[177]

📖 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کے عذاب سے محفوظ فرمادیا ہے۔[178]

📖 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قبیلے کا کوئی نہ کوئی باپ ہوتا ہے، لیکن فاطمہ کی اولاد کا باپ اور وارث میں ہوں، وہ میری عترت ہیں جو میرے خمیر سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی عظمت کا انکار کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔ جو ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے اور جو ان سے دشمنی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے دشمنی رکھتا ہے۔[179]

حضرت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

📖 حضرت امام حسین کریم علیہ السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تمہیں بشارت ہو! مہدی تمہاری ہی اولاد سے ہو گا۔[180]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین ایک ہی جان ہیں۔ ہم سب محبت کرنے والے بروزِ قیامت خوب خورد ونوش کریں گے اور لوگوں میں سے ممتاز نظر آئیں گے۔[181]

176۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۴۵۸

177۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۲۴

178۔ المعجم الکبیر ج:۱۱ص:۲۱۰ح:۱۱۶۸۵

179۔ الکامل لابن عدی ج:۷ص:۱۹۹، مستدرک لامام حاکم ج:۳ص:۱۶۴ح:۴۷۷۰

180۔ تاریخ دمشق لامام ابن عساکر ج:۱۹ص:۴۷۵

181۔ معجم الکبیر لطبرانی ج:۳ص:۳۲ح:۲۶۲۳

📖 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کیلئے دعا فرمائی: اے میرے اللہ! میں اپنی اس بیٹی اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔[182]

📖 حضرت سیدہ فاطمہ زہرا بنتِ رسول علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا: میں حضور نبی پاک (باباجان) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال میں حسن اور حسین علیہما السلام کو لیکر حاضر ہوئی، اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں کسی چیز کا وارث بنادیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن کیلئے میری ہیبت اور سرداری ہے، اور حسین کیلئے میری جرأت اور سخاوت ہے۔[183]

علم مبارک کی وسعت

📖 حضرت امام عبد اللہ بن امام حسن مثنٰی بن امام حسن مجتبیٰ بن امام مولا علی بن ابی طالب علیہم السلام اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت امام حسین بن امام مولا علی بن ابی طالب علیہم السلام نے والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وعلیہا السلام سے روایت فرمائی: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مسجد شریف میں داخل ہوتے تو فرماتے: {**السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته! اللهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك**} اور باہر تشریف لاتے تو فرماتے: {**السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته! اللهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رزقك**}[184]

📖 حضرت مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: ہم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پس سرکارِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے عورتوں کیلئے سب سے بہتر چیز کے بارے میں بتاؤ؟ حضرت مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: ہم سب اس میں متحیر ہوگئے یہاں تک کہ ہم سب جدا ہوگئے، (اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے) پس میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پاس گیا تو میں نے ان کو اس کے بارے میں خبر دی، (ایک اور روایت میں ہے:) بیشک آپ علیہ السلام نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو فرمایا: عورتوں کیلئے بہتر چیز کیا ہے؟ آپ علیہا السلام نے فرمایا: عورتوں کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ: نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد انہیں دیکھیں۔ حضرت مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اس کا ذکر میں حضور نبی

182۔ صحیح ابن حبان ج:۱۵ص:۳۹۵، ۳۹۴ح:۶۹۴۴

183۔ تہذیب التہذیب ج:۲ص:۲۹۹، کنز العمال ج:۱۲ص:۱۱۷ح:۳۴۲۷۲

184۔ الکامل لابن عدی ج:۲ص:۲۸۳، ۲۸۲

پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کیا، اور میں نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی بات بھی بتائی، پس حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔[185]

سراپا فقر

حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: حضرت فاطمہ علیہا السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں غلام لینے کیلئے آئیں تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری اس سے بہتر چیز پر راہنمائی نہ کروں؟ ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہا کریں۔[186]

حضرت مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم خندق کھود رہے تھے، تو حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام روٹی کا ایک حصہ لیکر تشریف لائیں اور اسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں: میں نے اپنے بیٹوں کیلئے روٹی پکائی اس میں سے ایک حصہ آپ کیلئے لائی ہوں۔ پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! بیشک تین دنوں کے بعد پہلا کھانا ہے جو تیرے باپ کے منہ میں جا رہا ہے۔[187]

بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد

حضرت مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت فاطمہ بنتِ رسول اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام اپنے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر تشریف لے گئیں اور اس پر گر پڑیں اور قبر مبارک سے کچھ خاک مبارک اٹھا کر اپنی آنکھوں میں ڈالی اور رونا شروع کر دیا، اور یہ کہنا شروع کر دیا:

ماذا علی من شمّ تربت احمد　　ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صبت علیّ مصائب لو انہا　　صبت علی الایام صرن لیالیا

ترجمہ: جو شخص روضہ اطہر کی مٹی سونگھ لے، اس پر لازم ہے کہ ساری عمر عنبر و کستوری نہ سونگھے۔ مجھ پر ایسے مصائب ٹوٹ پڑے اگر ان کو دنوں پر ڈال دیا جائے تو وہ رات ہو جائیں۔[188]

اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مرثیہ میں یہ شعر پڑھے:

185۔ فضائل فاطمہ لامام حاکم ص: ۵۸

186۔ مناقب علی والحسنین وامہا فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح: ۴۹۸

187۔ ذخائر عقبیٰ ص: ۹۳

188۔ الوفاء لابن جوزی، السیرۃ النبویۃ لابن سید الناس ج: ۲ ص: ۳۵۰

؎ اغبر آفاق السماء و کوّرت　　شمس النهار واظلم العصران

ترجمہ: آسمان کے آفاق غبار آلودہ ہوگئے، سورج متغیر ہوگیا دونوں عصر اندھیرے ہوگئے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد زمین افسوس میں غمناک ہے۔ مشرق ومغرب کو حضور کریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے فراق میں رونا آتا ہے۔ قبیلہ مضر ویمان جانِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روتے ہیں، حجر اسود، بیت اللہ شریف اور ارکان اصلِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رو رہے ہیں۔ اے ختم الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مبارک اصل والے قرآن کو نازل فرمانے والا خدا تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

ایک روایت میں ہے: سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد کبھی بھی ضحک نہیں فرمایا۔[189]

سفر آخرت کی تیاری

📖 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی: جب آیت مقدسہ {اذا جاء نصر اللہ والفتح} نازل ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آگئی ہے، تو وہ رو پڑیں۔ (جب روتے ہوئے دیکھا) تو فرمایا: نہ روئیں! بیشک میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی تو وہ ہنس پڑیں۔ اس بات کو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازواجِ مطہرات نے بھی دیکھا۔ انہوں نے دیکھا تو کہا اے فاطمہ! یہ سب کیا ہے، ہم نے آپ کو پہلے روتے پھر ہنستے ہوئے دیکھا؟ آپ علیہا السلام نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: میری وفات کا وقت آپہنچا ہے اس پر میں رو پڑی، پھر ارشاد فرمایا: نہ روئیں! تم میرے خاندان میں سے سب سے پہلے مجھے ملو گی اس میں ہنس پڑی۔[190]

📖 حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمر بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مروی ہے: بیشک سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب سے پہلے میرے گھر والوں میں سے مجھے ملو گی اور تم میری رفیقِ جنت ہو۔[191]

📖 حضرت ام المومنین ام سلمہ علیہا السلام سے مروی: حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام بنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مرض موت میں تھیں تو میں ان کی تیمار داری کیا کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے دورانیے میں جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح کو کچھ افاقہ ہوا، اس دن حضرت مولا علی علیہ السلام کسی کام کو باہر گئے تھے۔ (حضرت ام المومنین علیہا السلام) نے

189۔ نور الابصار لشیخ ابن شبلنجی ص:۴۵
190۔ سنن دارمی ج:۱ص:۵۱ح:۷۹
191۔ فضائل فاطمہ لامام ابن شاہین ص:۲۳ح:۹

فرمایا: مجھے سیدہ علیہا السلام نے فرمایا: کہ میرے غسل کا اہتمام فرمائیں، پس میں نے آپ کیلئے غسل کا اہتمام کیا پھر آپ نے پہلی طرح کا اچھی طرح غسل فرمایا۔ پھر آپ علیہا السلام نے فرمایا: مجھے نیا لباس دیں، پس میں نے پیش کر دیئے، آپ علیہا السلام نے وہ کپڑے زیبِ تن فرمائے۔ پھر فرمایا: میرے لیے گھر کے درمیان میں بچھونا بچھائیں، پس میں نے بچھا دیا۔ پھر آپ علیہا السلام اس پر قبلہ رو ہو کر لیٹ گئیں، ہاتھ مبارک رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیا اور مجھے فرمایا: اے میری امی جان! میرا تھوڑی دیر بعد وصال ہو جائے گا۔ تحقیق میں غسل کر لیا ہے مجھے ہرگز کوئی نہ کھولے۔ (حضرت ام المومنین علیہا السلام) نے فرمایا: اس کے تھوڑی ہی دیر آپ علیہا السلام کا وصال ہو گیا۔ بعد میں حضرت مولا علی علیہ السلام تشریف لائے تو میں نے ان کو (سب کچھ بتا دیا)۔ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی بھی آپ کا لباس نہیں کھولے گا، پھر آپ علیہ السلام نے سیدہ علیہا السلام کو اٹھایا اور اسی غسل کے ساتھ دفن کر دیا۔[192]

📖 حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے چھ ماہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کا وصال مبارک ہوا۔[193]

📖 حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہا السلام نے فرمایا: سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وفات مبارک حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک چھ ماہ بعد ہوا۔[194]

📖 حضرت محمد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں: ماہ اقدس رمضان المبارک کے اوائل میں گیارہ ہجری کو سیدہ کائنات علیہا السلام کا وصال مبارک ہوا، اور تب ان کی عمر ۲۹ سال تھی۔[195]

📖 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام ہی وہ پہلی خاتون ہیں جن کیلئے تابوت بنایا گیا اور وہ تابوت حضرت اسماء بنت عمیس علیہا السلام نے آپ علیہا السلام کیلئے بنایا اور حضرت اسماء علیہا السلام نے اس طرح کا تابوت سرزمینِ حبشہ میں دیکھا تھا۔[196]

جنازہ و تدفین

📖 حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کا جنازہ پڑھایا۔[197]

192۔ مسند احمد ج:۶ ص:۲۱۱۴ ح:۲۷۶۵۶، ذخائر العقبیٰ ج:۱ ص:۱۰۳، طبقات کبریٰ لابن سعد ج:۱ ص:۲۷، مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۲۵

193۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۲۹

194۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۲۸

195۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۳۰

196۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۳۱

197۔ مناقب علی والحسنین وامہما فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۳۳

📖 حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو رات کو قبر میں اتارا اور آپ علیہا السلام رات کے وقت دفن کی گئیں۔[198]

📖 حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام نے فرمایا: حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو رات کے وقت قبر میں اتارا۔[199]

📖 حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا: کہ تم نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو کب دفن کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رات کے گھپ اندھیرے میں۔ پھر میں نے پوچھا: نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے۔[200]

📖 حضرت عبد الرحمن بن ابی الموالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو جنت البقیع میں زاویہ دار عقیل میں دفن کیا گیا، جو کہ بنو نبیہ کے دروازے کے سامنے دارِ جحشیین کے ساتھ ملا ہوا ہے، آپ علیہا السلام کی قبر مبارک اور راستے کے درمیان سات گز کا فاصلہ ہے۔[201]

فائدہ: یہ بات ذہن نشین رہے کہ سیدہِ کائنات علیہا السلام کے جنازہ مبارک پر حضرات شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی شریک تھے اور بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی موجود تھے۔ کچھ اور بھی مرویات سے یہ ثابت ہے کہ سیدہ پاک علیہا السلام کا جنازہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا۔ مگر جو اصح قول ہے اور اہلبیتِ اطہار علیہم السلام کے نزدیک جو سب سے زیادہ مرویات ہیں وہ یہ ہیں کہ آپ علیہا السلام کا جنازہ خود حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے ہی پڑھایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

میدانِ حشر اور مقامِ سیدہ کائنات علیہا السلام

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح شان و شوکت سے اٹھائی جائے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہو گا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر حیران رہ جائے گی، پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ جس کا ہر حُلّہ ہزار حُلوں پر مشتمل ہو گا، ہر ایک سبز رنگ سے لکھا ہو گا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (پیاری) کی بیٹی احسن صورت، اکمل ہیبت

198۔ مناقب علی والحسنین وامہا فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۳۴

199۔ مناقب علی والحسنین وامہا فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۳۶

200۔ مناقب علی والحسنین وامہا فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۳۷

201۔ مناقب علی والحسنین وامہا فاطمہ علیہم السلام لشیخ قلعجی ح:۵۳۸

تمام تر کرامات اور بے پناہ عزت واحترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ علیہا السلام کو دلہن کی سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔[202]

📖 حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی: قیامت کے دن درمیانِ عرش سے ایک منادی ندا دے گا: اے اہل محشر اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھیں نیچی کر لو یہاں تک کہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت محمد علیہا الصلوٰۃ والسلام پلصراط سے گزر جائیں پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حورِ عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔[203]

📖 حضرت ام المومنین عائشہ علیہا السلام سے مرفوعاً مروی: جب روزِ حشر ہو گا تو ایک منادی ندا دے گا: اے مخلوق کی جماعت! تم اپنے سروں کو جھکا لو یہاں تک کہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت محمد علیہا الصلوٰۃ والسلام گزر جائیں، گزرتے وقت آپ پر دو سبز چادریں زیبِ تن کی ہوئی ہونگی۔[204]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خبر عطا فرمائی: سب سے پہلے میں، فاطمہ، حسن اور حسین جنت میں داخل ہونگے۔ پس میں نے عرض کیا کہ ہم سے محبت کرنے والے کہاں جائیں گے؟ تو ارشاد فرمایا: تمہارے پیچھے ہونگے۔[205]

📖 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے دن انبیاء کرام سواریوں پر تشریف لائیں گے، تاکہ اپنی قوم کے مومنوں کو اجر عطا فرمائیں، اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر تشریف لائیں گے اور میں براق پر آئوں گا جس کے اطراف مسجدِ اقصیٰ کے پاس ہونگے، اور فاطمہ میرے پیچھے ہونگی۔[206]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب قیامت کا دن ہو گا تو پردے کے پیچھے ایک منادی ندا دے گا، اے اہلِ محشر اپنی نگاہیں نیچی کر لو یہاں تک حضرت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی فاطمہ گزر جائیں۔[207]

202۔ ذخائر عقبیٰ ج:۱ص:۹۵

203۔ اتحاف السائل لامام مناوی ح:۳۲

204۔ مسند فاطمہ زہر الامام سیوطی ص:۵۷ص:۱۱۰

205۔ مستدرک لامام حاکم:۴۷۲۳

206۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۲۷

207۔ مستدرک لامام حاکم ح:۴۷۲۸

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے ارشاد فرمایا: (اے فاطمہ) میں، تو اور یہ دونوں (حسنین کریمین) اور یہ سونے والا (حضرت مولا علی) بروزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔[208]

📖 حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام سے مروی: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین اور ہم سے محبت کرنے والے سب قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے اور کھانا بھی اکٹھے کھائیں گے یہاں تک لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔[209]

وارثانِ جنت کی جنت میں جلوہ گری

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے پہلے علی اور فاطمہ (علیہما السلام) داخل ہوں گے۔[210]

208۔ مسند احمد ج:۱ص:۱۰۱، اسد الغابہ لابن اثیر ج:۷ص:۲۲۰

209۔ معجم الکبیر طبرانی ج:۳ص:۴۱ح:۲۶۲۳

210۔ نور الابصار لشیخ شبلنجی ص:۴۶

مرویاتِ سیدہ کائنات علیہا السلام

❖ حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے مروی: آپ علیہا السلام نے فرمایا: سورہِ حدید، سورہِ واقعہ اور سورہِ رحمن پڑھنے والے کو زمین وآسمان والے فرشتوں جنتی باشندہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔[211]

❖ حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے مروی: میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) فرشتوں کی غذا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہے لیکن ہماری غذا کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، کاشانہ نبوت میں تو ایک ماہ سے چولہا نہیں جلا، ہاں اگر تم چاہو تو پانچ بکریاں تجھے دے دوں یا وہ کلمات مبارکہ بیان کروں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے سامنے بیان کیے۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے (میری بیٹی) فاطمہ! تم یوں عرض کیا کرو!

{یااول الاولین ویاآخر الآخرین ویاذالقوۃ المتین ویاراحم المساکین ویاارحم الراحمین}[212]

❖ حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشا فرمایا: میری امت کے بُرے لوگ وہ ہیں جنہیں غذائی نعمتیں مل گئیں اور مختلف قسم کے کھانے کھاتے اور رنگ برنگے ملبوسات استعمال کرتے اور وہ مختلف قسم کی بولیاں بولتے ہیں۔[213]

❖ سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے مروی: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مسجد شریف میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے: {بسم اللہ والسلام علیٰ رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك} اور جب باہر تشریف لاتے تو یوں دعا فرماتے: {بسم اللہ والسلام علیٰ رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك}[214]

❖ سیدہِ کائنات علیہا السلام سے مروی اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد شریف میں تشریف لاتے تو خود پر درود وسلام فرماتے اور پھر دعا فرماتے: {رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك}[215]

❖ سیدہِ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے مروی: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعۃ المبارک کے دن میں ایک ایسا لمحہ بھی ہے، جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو خیر و بھلائی طلب کرے اسے ضرور عطا فرماتا ہے (اس وقت کا تعین یہ ہے) جب سورج نصف غروب ہو جائے۔[216]

211۔ مسند فاطمہ لامام سیوطی ح:۲و سنن بیہقی ج:۲ص:۴۹۱، ۴۹۰ح:۲۴۹۶

212۔ کنز العمال ج:۲ص:۴۹۱ح:۱۶۶۸۱

213۔ کتاب الصمت لابن ابی الدنیا ص ۱۱۱ح:۱۵۰، الکامل لابن عدی ج:۵ص:۳۱۹

214۔ المصنف لامام عبد الرزاق ج:۱ص:۴۲۵، ۴۲۶ح:۱۶۶۴، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۱ص:۹۲۸ح:۳۴۱۲

215۔ مسند احمد ج:۶ص:۲۸۳، ۲۸۲، مسند ابی یعلیٰ ص:۱۲ص:۱۲۱ح:۶۷۵۴

216۔ معجم اوسط لطبرانی ج:۳ص:۱۰۳ح:۲۶۲۷

❖ حضرت سیدہ فاطمہ بنت محمد علیہا الصلوٰۃ والسلام سے مروی، فرماتی ہیں: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد شریف میں تشریف لاتے تو یوں فرماتے: {بسم اللہ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك} اور جب باہر تشریف لاتے تو یوں فرماتے: {بسم اللہ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك}[217]

❖ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء اور حضرت مولا علی علیہما السلام سے مروی: حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹا! اٹھو اپنے اپنے رب تعالیٰ کے رزق کیلئے سستی نہ کرنا، بیشک اللہ تعالیٰ طلوعِ فجر سے طلوع آفتاب تک لوگوں کے درمیان رزق تقسیم فرماتا ہے۔[218]

❖ سیدہِ کائنات علیہا السلام سے مروی: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنی سواری اور بستر گھر والی نماز میں زیادہ حق دار ہے، سوائے امام کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے سے کیونکہ وہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔[219]

❖ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سواری کا مالک اس اس پر سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے۔[220]

❖ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ہر نبی کی عمر سابقہ نبی کی عمر کا نصف ہوتی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی عمر 120 سال تھی، اور مجھے نہیں لگتا کہ میں ساٹھ سال سے کچھ اوپر عمر گزار سکوں، اس بات نے مجھے رلا دیا۔ آپ علیہا السلام نے فرمایا: یہ سن کر میں رو پڑی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دلاسہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میری لختِ جگر! عورتوں میں سے سب سے زیادہ تمہاری ہی نسل ہو گی، عام عورتوں کی طرح اپنا دل چھوٹا نہ کرو، میری اہلبیت میں سے سب سے پہلے تم ہی آ کر مجھے ملو گی نیز حضرت مریم بنت عمران کے سوا تم ہی سب عورتوں کی سردار ہے۔[221]

❖ حضرت سیدہ زہراء پاک علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ قرآنِ مجید کا دور ہر سال ایک ہی بار کرتے تھے مگر اس سال دو بار میرے ساتھ دو بار

217۔ مسند فاطمہ لامام سیوطی ح:۴۹

218۔ شعب الایمان ج:۴ ص:۱۸۱ ح:۴۷۳۵، مسند فاطمہ ح:۴۸

219۔ معجم الکبیر ج:۲۲ ص:۹۷ ح:۱۰۲۵

220۔ جامع الصحیح لابن حبان ج:۱۱ ص:۳۷، ۳۶ ح:۴۷۵۳

221۔ کنز العمال ج:۱۱ ص:۴۷۹ ح:۲۳۲۶۲

دور کیا مجھے لگتا ہے کہ میرے وصال کا وقت قریب آچکا ہے، اور تم سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرو گی، اس لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور صبر کرتے رہنا۔ کیونکہ میں تمہارے لیے بہترین سَلَف ہوں۔[222]

- حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس بات کی خوشی نہیں؟ کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو۔[223]
- حضرت سیدہ زہراء پاک علیہا السلام سے مروی: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تم نہ رونا! کیونکہ میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تم ہی مجھے ملو گی۔[224]
- حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قبیلہ اپنی اصل کی طرف منسوب ہوتا ہے، لیکن اولادِ فاطمہ کا میں ہی باپ اور وارث ہوں۔[225]
- سیدہِ کائنات علیہا السلام سے مروی: آپ علیہا السلام اپنے دونوں شہزادوں کو لیکر بارگاہ رسالت مآب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال میں تشریف لائیں، اور عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) یہ دونوں آپ کے شہزادے ہیں، انہیں اپنا وارث بنالیں۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن میری ہیبت اور سیادت کا وارث ہے اور حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔[226]
- حضرت سیدہ زہراء علیہا السلام سے مروی: اس ذات اقدس کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے! بیشک حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام پر سب سے زیادہ اعتماد تھا۔ جس دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہِ سیدہ عائشہ علیہا السلام میں وسال فرمایا، ہم مسلسل دیکھتے رہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد بار حضرت علی علیہ السلام کے آنے بالخصوص دریافت فرمایا۔ ہمیں یہ خیال آیا کہ آپ علیہ السلام کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کام کیلئے روانہ فرمایا ہوگا، ہمارے اس گمان کے بعد آپ علیہ السلام تشریف لائے اور حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے ہمیں محسوس ہوا کہ کوئی خاص بات ہوگی، ہم سب اٹھ باہر دروازے پاس بیٹھ گئیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پورطرح سے سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان

222۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج:۶ص:۳۸۸ح:۳۲۲۷۱، مسند احمد ج:۶ص:۲۸۲

223۔ مسند البزار ج:۳ص:۲۳۴ح:۲۶۵۰ مسند فاطمہ ح:۹۷

224۔ الخصائص لامام نسائی ص:۱۲۰،۱۱۹ح:۱۲۹،۱۲۸، سنن ترمذی ج:۵ص:۷۰۰ح:۲۸۷۲

225۔ مسند فاطمہ ح:۱۲۹

226۔ مسند فاطمہ ح:۱۳۴

کی بائیں کان میں سرگوشی شروع فرمادی، اور اسی روز آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصال مبارک فرمایا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام سب سے لوگوں سے زیادہ معتبر تھے۔[227]

❖ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام سے مروی: اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہا السلام سے ارشاد فرمایا: سوتے وقت یوں پڑھ لیا کرو: {الحمد للہ الکافی سبحان اللہ الاعلیٰ حسبی اللہ و کفیٰ} {ماشاء اللہ قضیٰ سمع اللہ لمن دعا لیس من اللہ ملجأ ولا رواء ملتجأ} {توکلت علی اللہ ربی وربکم مامن دابۃ الا ھو آخذ بناصیتھا ان ربی علیٰ صراط مستقیم} {الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریك فی الملك ولم یکن لہ ولی من الذل و کبّرہ تکبیرا} پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی مسلمان سوتے ہوئے اگر یہ کلمات پڑھ لیا کرے، تو وہ شیطان کے نرغے میں ہو یا جنگلی درندوں کے درمیان اسے کوئی بھی شے نقصان نہ پہنچائے گی۔[228]

❖ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے مروی: حضورِ اقدس نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں کی خدمت اپنے اوپر لازم کرلو! کیونکہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔[229]

❖ حضرت سیدہ زہراء علیہا السلام سے مروی: آپ فرماتی ہیں: کچھ مشرکینِ قریش گھات لگا کر بیٹھ گئے، اور وہ بولے: جب ادھر سے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا گزر ہوگا تو ہم سے ہر ایک اسے ضرب لگائے گا (العیاذ باللہ تعالیٰ) میں یہ بات سن کر اپنے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور سب بات عرض کردی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میری جان: تم خاموش رہنا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف تشریف لے گئے ، انہوں نے سر اٹھائے اور پھر جھکا لیے پس حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور فرمایا: ان کے چہرے بگڑ گئے، ان میں سے جس جس کو بھی وہ خاک کے ذرے لگے وہ وہ غزوہِ بدر میں حالتِ کفر پر ہی ہلاک ہوا۔[230]

❖ حضرت امام عبد اللہ بن امام حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ بن امام مولا علی بن ابی طالب علیہم السلام اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت امام حسین بن امام مولا علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وعلیہا السلام سے روایت فرمائی: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مسجد شریف میں داخل ہوتے تو فرماتے: {السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

227۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج:٦ص:٣٦٥ح:٢٩٠٦٦

228۔ عمل الیوم واللیلۃ ص:٢٥٦ح:٣٥٧

229۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج:٦ص:٥١٨ح:٣٣٤٦٠، مسند احمد ج:٣ص:٤٢٩

230۔ صحیح ابن حبان ج:١٤ص:٤٣٠ح:٦٥٠٢، الدلائل لابی نعیم

!اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك} اور باہر تشریف لاتے تو فرماتے:{السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رزقك}[231]

231۔ الکامل لابن عدی ج:۲ص:۲۸۳،۲۸۲

اقوالِ سیدہ کائنات علیہا السلام

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا: بغور سنو! جو شخص کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے بغیر سو جائے (اگر اسے کو گزند پہنچ جائے) تو اسے خود کو ہی ملامت کرنی چاہیے۔[232]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا: دستر خوان پر بیٹھنے کے آداب ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ انہیں سمجھ لے! ان میں سے چار واجب، چار مستحب اور چار آداب و شرافت کی علامت ہیں۔

واجب یہ ہیں:

(الف) اللہ تعالیٰ کی معرفت (یعنی انسان کو یہ جاننا ضروری ہے کہ: ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے ہیں)۔

(ب) اللہ جل جلالہ کی نعمتوں اور اس کی عطا پر راضی رہنا۔

(ج) کھانا شروع کرتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھنا۔

(د) کھانا کھانے کے بعد اللہ جل مجدہ الکریم کا شکریہ ادا کرنا۔

مستحب یہ ہیں:

(الف) کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنا۔

(ب) بائیں طرف بیٹھنا۔

(ج) بیٹھ کر کھانا کھانا۔

(د) انگلیوں سے لگے ہوئے کھانے کو چاٹ لینا۔

شرافت کی علامت:

(الف) اپنے سامنے سے لقمہ اٹھانا۔

(ب) چھوٹا لقمہ لینا۔

(ج) اچھی طرح چبانا۔

(د) دوسروں کے چہروں کو کم دیکھنا۔[233]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا: خرمہ مومن کیلئے بہترین تحفہ ہے۔[234]

232۔ سنن ابن ماجہ ج:۲ باب:۲۲

233۔ احادیث فاطمہ ح:۳۰

234۔ کنز العمال ج:۱۲ ص:۳۳۹ ح:۳۵۳۰۵

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا: آہ، اے باباجان! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ کے بعد اپنے دل کر بات حضرت جبرئیل سے ہی کہی جاسکتی لیکن آپ کی وفات کے بعد آسمانی خبریں آنا بند ہو گئیں۔ اے باباجان! اب کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نہیں آئے گی۔[235]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا: مجھے یہ بات بالکل ناپسند ہے کہ مرنے کے بعد عورتوں کے جنازے کو کھلے تابوت میں رکھیں اور میت پر چادر ڈال دیں۔ اس سے دیکھنے والے اس کے بدن کو دیکھیں گے۔ میرے جنازے کو ایسے تابوت میں نہ رکھنا (جس سے میں نظر آسکوں) میرے بدن کو چھپانا! اللہ رب العزت تمہیں آگ سے چھپائے گا۔[236]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتریں وہ ہے جو لوگوں سے زیادہ نرمی سے پیش آتا ہے۔ اور زیادہ معزز ومحترم وہ ہے جو اپنے عورتوں کیلئے مہربان ہو۔[237]

✸ امامین حسنین کریمین علیہا السلام بیمار ہوئے تو سیدہِ کائنات نے فرمایا: اگر یہ میرے دونوں شہزادے صحت یاب ہو گئے تو میں شکرانے میں تین روزے رکھوں گی۔[238]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے اپنے گھر مبارک کے کام کاج اپنے، حضرت امیر المومنین مولا علی اور اپنی کنیز سیدہ بی بی فضہ علیہم السلام کے درمیان تقسیم کیے ہوئے تھے۔ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک دن میں سیدہِ کائنات علیہا السلام کو اپنے ہاتھوں چکی پر آٹا پیستے ہوئے دیکھا تو میں قریب گیا اور سلام کر کے عرض کیا: اے دخترِ رسول علیہا الصلوٰۃ والسلام! خود کو زحمت میں نہ ڈالیں۔ آپ کے پاس آپ کی کنیز فضہ کھڑی ہیں، گھر کے کام ان سے لیا کریں۔ آپ علیہا السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تاکیداً فرمایا: گھر کے کاموں میں اپنے اور فضہ کے درمیان تقسیم کرلوں۔ ایک دن وہ کام کریں گی اور ایک دن میں۔ کل ان کی باری تھی آج میری باری ہے۔[239]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام جب اپنے شہزادوں کو لوری عطا فرماتی تو شعر پڑھتی۔ ایک دن حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو اٹھایا ہوتھا اور فرمارہی تھیں:

اے حسن! تم اپنے باپ علی کی مانند ہونا اور حق کی گردن سے رسی نکال دینا۔

احسان کرنے والے خدا کی عبادت کرنا، دشمن اور کینہ پرور لوگوں سے دوستی نہ کرنا۔

حضرت امام حسین کریم علیہ السلام کو اس طرح لوری میں فرمایا:

235۔ جامع بخاری ج:۵ ص:۱۵

236۔ ذخائر عقبیٰ ص:۵۳

237۔ کنز العمال ج:۷ ص:۲۲۵

238۔ ینابیع المودہ ص:۴۹۳

239۔ احادیث فاطمہ ح:۹۴

اے حسین تم میرے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہہ ہو، علی سے مشابہہ نہیں ہو۔

حضرت مولا علی علیہ السلام نے جب یہ کلمات مبارکہ سنے تو مسکرا دیئے۔[240]

✸ ایک دن سیدہِ کائنات علیہا السلام نے حضرت امیر المومنین مولا علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے ابو الحسن! رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے اور مجھے خبر عطا فرمائی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل مبارک میں سے سب سے پہلے میں بابا جان سے ملوں گی، اور ایسا ہی ہو گا۔ پس اللہ جل مجدہ الکریم کے حکم پر صبر کرنا اور اس کے فیصلے پر راضی رہنا۔[241]

✸ ایک دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہِ کائنات علیہا السلام کے گھر مبارک تشریف لائے اور فرمایا: اے میری پیاری بیٹی تمہارا کیا حال ہے؟ کیسی زندگی گزر رہی ہے؟

سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا: بھوک کی وجہ سے درد ہو رہا ہے اور بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے کہ جس سے بھوک ختم ہو جائے۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میری پیاری لختِ جگر! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم ساری کائنات کی عورتوں کی سردار ہو؟

تو فرمایا: بابا جان! حضرت مریم بنت عمران کا کیا مقام ہے؟

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھی اور تم سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے جو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔[242]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے حضرت مولا علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: میرے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ اور ان سے محبت کرنے والے جنتی ہیں۔[243]

✸ سیدہِ کائنات علیہا السلام نے فرمایا: بیشک حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولا علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: تم اور تم سے محبت کرنے والے اس جنت میں جائیں گے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔[244]

240۔ مسند احمد ج:۱ص:۲۸۳

241۔ جامع بخاری ج:۵ص:۲۱وج:۲ص:۱۰، جامع ترمذی ج:۱۳ص:۲۴۹

242۔ حلیۃ الاولیاء ج:۲ص:۴۲

243۔ ینابیع المودہ ص:۴۰

244۔ مجمع الزوائد ج:۱۰ص:۲۱

سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام اور فقر

عالمِ ھاھویت میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تخلیق کے بعد جو سب سے پہلا نور تخلیق ہوا وہ سیّدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کا ہے۔ یوں آپ علیہا السلام فقر کی پہلی سلطان ہیں۔ اور فقر یعنی دیدار و وِصالِ حق تعالیٰ آپ علیہا السلام کے وسیلہ سے عطا ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ علیہا السلام نے مقاماتِ فقر و عشقِ حقیقی اس اعلیٰ ہمت و کمال کے ساتھ طے کیے کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت میں سب سے پہلے آپ علیہا السلام کو امانتِ فقر منتقل کرنے کے لیے چن لیا۔ تواریخ آئینہ تصوف فصل ہفتم میں رقم ہے کہ ”جناب سیّدہ پاک علیہا السلام نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کیا میں قیامت کو تنہا اٹھوں گی؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اے میری لختِ جگر فاطمہ! تم سے عورتوں کی تعلیمِ طریقت جاری ہوگی اور جس قدر عورتیں امتِ محمدیہ کی تمہارے سلسلہ میں داخل ہوں گی وہ روزِ حشر تمہارے گروہ میں اٹھائی جائیں گی۔

اور یہ مرتبہ ازل سے اللہ تعالیٰ نے خاص تمہارے لیے مخصوص فرمایا ہے اور عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ تم کو بحکمِ الٰہی امانتِ فقر عطا کی جائے گی۔ حصولِ اجازت کے بعد تم حسن کو امانت وخلافت عطا کر دینا۔ اس ارشادِ فیض کے ایک ماہ بعد حضرت سیّدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صفر 11 ہجری کو بامرِ الٰہی جناب سیّدہ پاک علیہا السلام کو امانتِ فقر منتقل فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ ”اے میری پیاری بیٹی فاطمہ! جو تمہارے سلسلہ میں تمہاری اجازت سے درودِ احمدی تلاوت کرے گا اس کو ہماری رویئت ہوا کرے گی“۔ پھر سبز رنگ کی اونی ردائے مبارک جو شاہ یمن نے تحفتاً بھیجی تھی اس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مس فرما کر حضرت سیّدہ پاک علیہا السلام کے سر پر ڈال دیا اور فرمایا ”اے فاطمہ! مبارک ہو آج اللہ تعالیٰ نے تم کو فقر عطا فرمایا“۔

بعد ازاں بحکم واجازت حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ علیہا السلام نے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو خلافت وامانت عطا فرمائی۔

- حضرت سیدنا شیخ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ جو تمام مسالک اور سلاسل میں مقبول ہیں، بھی اللہ تعالیٰ سے وصل اور وصال کے لیے حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام کو وسیلہ اور ذریعہ مانتے ہیں۔ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سے وصل اور وصال کے دو طریقے اور راستے ہیں ایک نبوت کا طریقہ اور راستہ ہے۔ اس طریق سے اصلی طور پر واصل اور موصل محض انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ سلسلہ حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر ختم ہوا۔

دوسرا طریقہ ولایت کا ہے۔ اس طریق والے واسطے (وسیلے) کے ذریعے (اللہ تعالیٰ سے) واصل اور موصل ہوتے ہیں۔ یہ گروہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء وغیرہ اور عام اولیاء پر مشتمل ہے اور اس طریقے اور راستے کا واسطہ اور وسیلہ حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کی ذاتِ گرامی ہے اور یہ منصب عالی آپ علیہ السلام کی ذاتِ گرامی سے متعلق ہے اور اس مقام میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے سر پر ہے اور حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام اور حسنین کریمین علیہما السلام اس مقام میں حضرت سیّدنا مولا علی علیہ السلام کے ساتھ شامل اور مشترک ہیں۔[245]

حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے اس قول کی تصدیق اور تفسیر حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ان اقوال سے ہوتی ہے جو آپ علیہ الرحمہ نے حضرت سیدنا مولا علی علیہ السلام، حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام اور امامین پاک علیہما السلام کے مرتب و فقر میں یکتائی کے متعلق فرمائے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فقر پایا۔[246]

- چار صحابہ کرام علیہم الرضوان کو چار صفات حاصل ہیں۔ صدق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو، محاسبہ نفس اور عدل حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو، سخاوت وحیا حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اور علم اور فقر حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو۔[247]
- حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام فقر کی پلی ہوئی تھیں اور انہیں فقر حاصل تھا۔ جو شخص فقر تک پہنچتا ہے ان ہی کے وسیلہ سے پہنچتا ہے۔[248]
- اَلفَقرُ فَخرِی وَالفَقرُ مِنِّی (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ میں سے ہے) میں کمال امامین پاک حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا امام حسین کریم علیہ السلام کو نصیب ہوا جو حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اور خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمتہ الزہراء علیہا السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔[249]
- حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ان اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ چاروں پاک ہستیاں فنا فی اللہ، بقاباللہ کے مقامِ وحدت پر یکتا و یک وجود ہیں اور فقر میں اُن کا مرتبہ برابر ہے۔ اسی لیے یہ سب فقرِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں شامل اور مشترک ہیں۔ رسول اکرم نورِ مجسم، شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقر کے مختارِ کل ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: {اَلفَقرُ فَخرِی وَالفَقرُ مِنّی} ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے.

جس ہستی نے بھی کریم ورؤف آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فقر حاصل کیا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ وحدت میں غرق ہو کر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا عین ہو گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

245۔ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

246۔ عین الفقر

247۔ اسرار قادری

248 جامع الاسرار

249۔ محک الفقر کلاں

یکتا و یک وجود ہو گیا۔ جب حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام نے اپنے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فقر حاصل کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا: {فاطمۃ منی} فاطمہ مجھ سے ہے۔

- حضرت سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے: ''حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا فاطمہ تو میری جگر گوشہ ہے اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے''۔ [250]
- حضرت سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخ ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے''۔ [251]
- حضرت امیر المومنین سیدنا مولا علی علیہ السلام سے روایت ہے: ''حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ علیہا السلام سے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضا پر راضی ہوتا ہے''۔ [252]
- حضرت اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام روایت فرماتی ہیں: میں نے حضرت سیدہ فاطمہ علیہا اسلام سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار، سیرت وکردار اور نشست وبرخاست میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔
- حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام حضور آقائے دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ آپ علیہا السلام سن 5 قبل از بعثت اس وقت پیدا ہوئیں جب آقا پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا کی تنہائیوں میں اپنے رب تعالیٰ کی ذات اقدس پر غور وفکر میں مصروف رہتے تھے۔ سیّدہِ کائنات علیہا السلام فطری طور پر نہایت ذہین اور تنہائی پسند طبیعت کی مالک تھیں۔ بچپن میں نہ ہی عام بچیوں کی طرح کھیلنے کودنے کا شوق تھا نہ دنیا کی رنگینیوں میں کوئی کشش محسوس کرتی تھیں۔ کمسنی سے ہی آپ علیہا السلام عشقِ حقیقی میں گم تھیں اور اکثر اپنے محترم والدین کریمین علیہا الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کرتی تھیں کہ ''اللہ تعالیٰ جس نے دنیا اور دنیا کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے کیا وہ ہمیں نظر بھی آسکتا ہے''۔ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان کے شوق وطلب کو دیکھتے ہوئے انہیں خداشناسی کی باتیں ارشاد فرماتے رہتے۔ اس طرح آپ علیہا السلام کم عمری سے ہی علم وہدایت کے منبع مختارِ فقر نبی اکرم نورِ مجسم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے علمِ معرفتِ الٰہی حاصل کرنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہا السلام کو کمال درجے کی ذہانت عطا کی تھی جوبات ایک بار سن لیتیں ہمیشہ یاد رکھتیں۔

250۔ مسلم، نسائی

251۔ امام احمد، حاکم

252۔ حاکم طبرانی

- ہجرتِ مدینہ کے بعد ۲ ہجری میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہا السلام کا مبارک نکاح حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ سے کر دیا۔ حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام عادات وخصائل میں جنابِ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ تھیں۔ وہ نہایت متقی، صابر، قانع اور دیندار خاتون تھیں۔ گھر کے کام کاج خود کرتی تھیں۔ چکی پیستے پیستے ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے، گھر مبارک میں جھاڑو دینے اور چولہا پھونکنے سے کپڑے میلے ہو جاتے تھے لیکن ان کی پیشانی پر بل نہ آتا تھا۔ حضرت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم تنگدست رہتے تھے۔ آپ علیہا السلام سیّدہ کائنات علیہا السلام ہوتے ہوئے اور حضور شہنشاہ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہوتے ہوئے بھی فقر وفاقہ میں حضرت سیدنا مولا علی علیہ السلام کا پورا پورا ساتھ دیا اور نہ کبھی شکایت کی اور نہ ہی کسی آسائش کی خواہش کی۔ آپ علیہا السلام تسلیم ورضا کی انتہا پر تھیں اس لیے ہر حال میں اپنے رب تعالیٰ سے راضی تھیں۔
- آپ علیہا السلام اس فقر وغنا کے ساتھ ساتھ کمال درجہ کی عابدہ تھیں۔ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ ”میں نے اپنی والدہ کو شام سے صبح تک عبادت کرتے اور خدائے پاک کے حضور گریہ زاری کرتے دیکھا لیکن انہوں نے کبھی اپنی دعاؤں میں اپنے لیے کوئی درخواست نہ کی“۔
- حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بیان ہے کہ ”میں حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو دیکھتا تھا کہ کھانا بھی پکا رہی ہیں اور خدا کا ذکر بھی ساتھ ساتھ کرتی جا رہی ہیں، چکی بھی پیس رہی ہیں اور لبوں پر آیاتِ قرآنی کا ورد بھی جاری ہے“۔

حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدہِ کائنات علیہا السلام کے متعلق فرماتے ہیں:

نوری وہم آتشی فرمانبرش	گم رضائش در رضائے شوہرش

آں گردان ولب قرآں سرا	اشک او برچید جبرائیل از زمین

ہمچو شبنم ریخت بر عرش بریں

ترجمہ: حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام اتنے بلند درجات کی حامل اور عظمت وشوکت کی مالک تھیں کہ فرشتے اور جنات بھی آپ علیہا السلام کے تابع فرمان تھے۔ لیکن آپ علیہا السلام کی عاجزی وانکساری کا یہ عالم تھا کہ اتنے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہوتے ہوئے بھی اپنے شوہر کی رضا میں اپنی رضا کو گم کر چکی تھیں۔ آپ علیہا السلام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پرورش پائی جو صبر ورضا کے پیکر تھے چنانچہ آپ علیہا السلام بھی صبر ورضا کا پیکر بنیں۔ چکی پیستے پیستے آپ علیہا السلام کے مبارک ہاتھوں پر زخم ہو گئے تھے۔ تکلیف کے باوجود آپ علیہا السلام کے نازک ہاتھ چکی پیستے رہتے اور زبان مبارک پر قرآنی آیات کا ورد جاری رہتا۔ دن بھر کام کاج سے تھک کر جب رات کو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتیں تو عشقِ الٰہی سے سرشار آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑتے۔ یہ اشک اتنے پاکیزہ اور اللہ کے ہاں اتنے گراں قدر ہوتے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں زمین سے چن کر شبنم کے موتیوں کی طرح عرشِ بریں پر برساتے۔

- ربِ کائنات جل جلالہ کی رضاجوئی اور رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی ہی آپ علیہا السلام کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ علیہاالسلام کو لقب "بتول" عطا کیا گیا یعنی اللہ کی راہ میں دنیا سے قطع تعلق کر لینے والی سچی اور بے لوث بندی۔

باوجود یہ کہ آپ علیہا السلام دنیاوی مال و دولت کے نام پر گھر میں کوئی اثاثہ نہ رکھتی تھیں، سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کچھ بھی ہو سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ ایک بار ایک نو مسلم کی امداد کے لیے آپ علیہا السلام نے اپنی چادر مبارک فروخت کر دی۔

- آپ علیہا السلام اللہ رب العزت اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں ہر لمحہ مستغرق رہنے کے باوجود اپنی اولاد کی تربیت اور شوہر کے حقوق سے کبھی غافل نہ ہوئیں اور انہیں بہترین انداز سے پورا کیا۔ یہ آپ علیہا السلام کی تربیت کا ہی کمال تھا کہ حضرت سیدنا امامین کریمین حسنین علیہما السلام بھی فقر کے اعلیٰ ترین مقامات پر پہنچے۔ بچپن سے ہی انہیں دنیا سے بے رغبتی اور صرف عشقِ الٰہی کی ترغیب دی۔

الغرض جس طرح حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام نے اللہ جل مجدہ الکریم کی طرف سے فرض کی گئیں تمام دینی و دنیاوی زندگی کی ذمہ داریوں کو نبھایا کسی عام عورت یا مرد کے لیے ممکن نہ تھا۔ آپ علیہا السلام کی مبارک ذات خواتینِ امتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ایک مثالی نمونہ ہے کہ وہ کس طرح دین و دنیا کی ذمہ داریوں کو بیک وقت احسن طریقے سے نبھائیں۔

- ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہِ کائنات علیہا السلام سے پوچھا: اے جانِ پدر! (مسلمان) عورت کے اوصاف کیا ہیں"؟ انہوں نے عرض کیا: "ابا جان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم عورت کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرے، اولاد پر شفقت کرے، اپنی نگاہ نیچی رکھے، اپنی زینت کو چھپائے، نہ خود غیر کو دیکھے نہ غیر اس کو دیکھ پائے"۔

- عشق واتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں اس درجہ کامل ہوئیں کہ ہو بہو محبوبِ الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصویر بن گئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بھی حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام سے اسی قدر محبت فرماتے تھے۔ جب حضرت سیّدہ پاک علیہا السلام حضور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ جب بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ سے کہیں باہر تشریف لے جاتے تو جانے سے پہلے آپ علیہا السلام سے مل کر جاتے اور واپس آنے پر بھی سب سے پہلے ان سے ملنے جاتے۔ بے شک یہ آپ علیہا السلام کے بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور بارگاہ الٰہی میں اعلیٰ ترین مقام اور عظمت کی نشانی ہے۔

- ایک بار رسول اکرم نورِ مجسم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ علیہا السلام کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہو گا، جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری

مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی۔ پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حُلّہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہو گا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہو گا

''محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ''۔

- حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال سے سیّدہ پاک علیہا السلام پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا انہوں نے بے اختیار ہو کر دعا مانگی ''بارِ الٰہی روحِ فاطمہ کو روحِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس پہنچا دے۔ خدایا مجھے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مسرور کر دے۔ الٰہی بروزِ محشر شفاعت حضرت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے محروم نہ فرما''۔ حضور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی کا سب سے زیادہ صدمہ آپ علیہا السلام کو ہوا۔ تمام کتبِ سیر میں یہ روایت موجود ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد کسی نے سیّدہ پاک علیہا السلام کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ علیہا السلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحلت مبارک کے چھ ماہ بعد ہی 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو صرف 29 سال کی عمر میں عازمِ فردوسِ بریں ہوئیں۔ وفات سے پہلے حضرت سیدہ اسماء بنتِ عمیس علیہا السلام کو بلا کر فرمایا ''میرا جنازہ لے جاتے وقت اور تدفین کے وقت پردہ کا پورا پورا لحاظ رکھنا اور سوائے میرے شوہر کے اور کسی سے میرے غسل میں مدد نہ لینا۔ تدفین کے وقت زیادہ ہجوم نہ ہونے دینا''۔ آپ علیہا السلام کی وفات رات کے وقت ہوئی اور رات ہی میں آپ علیہا السلام کی نمازِ جنازہ اور تدفین ہوئی۔ آپ علیہا السلام کا مبارک مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔

بارگاہ رب العزت جل جلالہ میں سیدہ کائنات علیہا السلام کی نیاز مندی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح وتقدیس میں

- پاک ہے وہ ذات جو صاحب عزت اور سربلند و سرفراز ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو جلالت اور بزرگی کی مالک ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جس کی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔
- پاک ہے وہ ہستی جس نے خود کو خوبصورت ترین لباس پہنا رکھا ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جس نے خود کو نور اور وقار کے ساتھ چھپا رکھا ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو چیونٹی کے قدموں کے نشان سخت پتھر پر دیکھتی ہے۔
- پاک ہے وہ ذات گرامی جو ہوا میں تیرنے والے پرندوں کو دیکھتی ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو اس طرح ہے کہ کوئی بھی اس طرح نہیں۔
- پاک ہے وہ ذات جس کی حکومت تمام تر افتخارات کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو جلالت وعظمت کی مالک ہے۔
- پاک ہے وہ ذت جو خوبصورتی اور زیبائی کی مالک ہے۔
- پاک ہے وہ ہستی جس نے خود کو نور اور وقار کے پردے میں چھپا رکھا ہے۔
- پاک ہے وہ ذات گرامی جو چیونٹی کے قدوں کے نشان صاف پتھر پر اور ہوا میں محو پرواز پرندوں کو دیکھتی ہے۔

ہر مہینے کے تیسرے دن میں تسبیح وتقدیس

- پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی قوت وقدرت کے ساتھ جہاں کو منور کیا۔
- پاک ہے وہ ذات جو سات آسمانوں میں مخفی ہے اور اس طرف سے کہ کوئی آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی۔
- پاک ہے وہ ذات جس نے بندوں کو موت کے ساتھ ذلیل کیا اور خود کو زندہ جاوید کی صفت سے عزیز وگرامی بنایا۔
- پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ رہے گی اور بقیہ سب کچھ فنا ہو جائے گا۔
- پاک ہے وہ ذات جس نے حمد وستائش کو اپنے ساتھ مخصوص قرار دیا۔ اور اس پر راضی ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو زندہ اور دانا ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو بردباد اور بزرگوار ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو حقیقی بادشاہ اور برائیوں سے مبرا ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو بزرگ وبرتر ہے۔
- پاک ہے وہ ذات کہ حمد وستائش اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔

اچھے اخلاق اور پسندیدہ کاموں کے حصول میں

اے میرے پروردگار! تو غیب سے بھی واقف ہے اور تمام موجودات پر قادر وتوانا۔ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے مفید ہے اور مجھے اس وقت موت دے جب خیر ونیکی کو میری موت میں دیکھے۔

اے میرے خالق! خوشی وغمی میں اخلاص اور تجھ سے ڈرتے رہنے اور فقر وثروت مندی سے میانہ روی کی خواستگاہوں اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتی ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور تم سے ایسی چیز کی طلبگار ہوں جو مجھے خوش کرے اور ختم نہ ہو۔

اے میرے اللہ پاک! میں تیری بارگاہ میں دعا کرتی ہوں کہ اس دنیا میں تیری رضا پر راضی رہنے کی توفیق عنایت فرما اور مرنے کے بعد اچھی زندگی عطا فرما اور ملاقات کے شیدائی کو اپنا دیدار نصیب فرما۔ ایسا دیدار جس میں کسی قسم کا رنج والم نہ ہو۔

اے میرے پروردگار! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا قرار دے اور صحیح ہدایت کرنے والا قرار دے تاکہ تیری ہدایت ہمارے شامل حال ہو۔ اے دونوں جہاں کے پالنے والے!

دنیا و آخرت کی حاجات کے متعلق دعا

اے پالنے والے! جو کچھ تو نے دیا ہے اس پر قناعت کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے عیوب کو چھپا، اور مجھے سلامتی عطا فرما، اور میری موت سے پہلے مجھے بخش دے۔ میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت میرے شامل حال فرما۔

اے بار الٰہ! جو کچھ میرے لئے مقدر کر رکھا ہے اس میں مجھے آزمائش میں نہ ڈال اور جو کچھ میرے مقدر میں ہے اسے میرے لئے آسان کر دے۔

اے میرے پروردگار! والدین اور جو بھی مجھ پر حق رکھتا ہے اس کو بہترین جزا خیر سے نواز۔

اے میرے مالک! جس مقصد کے لئے مجھے پیدا کیا ہے فقط اسی جانب مجھے مشغول رکھ اور وہ امور جن کی کفالت کی ذمہ داری خود تو نے لی ہے ان میں مشغول نہ فرما۔ مجھے عذاب نہ دے میں بخشش کی طلبگار ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں مجھے محروم نہ رکھ۔

اے میرے پروردگار! میرے نفس کو ذلیل وخوار، اپنے مقام ومرتبہ کو میرے نفس میں زیادہ فرما اور مزید یہ کہ اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ ایسے اعمال جو تیرے پسندیدہ ہیں کرنے کی توفیق عطا فرما اور وہ اعمال جو تیرے لئے ناپسند ہیں ان سے مجھے دور رکھ، اے بہترین رحم فرمانے والے!

نماز وتر کے بعد کی دعا

روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جہاد کی جانب رغبت دلائی۔ تو حضرت سیدہِ کائنات علیہا السلام نے جہاد میں شرکت کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں ایک ایسی چیز کی طرف راہنمائی کرتا ہوں جو بظاہر چھوٹی ہے لیکن اس کے انجام دینے میں اجر وثواب بہت زیادہ ہیں۔ ہر مومن مرد وعورت اگر نماز کے بعد دو سجدے انجام دے اور ہر سجدے میں پانچ مرتبہ درج ذیل دعا پڑھے۔

"سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح"

پاک وپاکیزہ ہے وہ ذات ہے جو فرشتوں اور روح کا پرور گار ہے۔

تو اللہ سبحانہ سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کر تا ہے اور اگر اس رات مر جائے تو وہ شہید قرار پاتا ہے۔

تعقیبات نماز ظہر

- پاک ہے وہ ذات جو صاحب عزت وعظمت ہے جو جلالت وبزرگی پر فائز ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو بہت زیادہ عزتوں کی مالک اور ہمیشہ سربلند اور سرفراز ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جس کا ملک تمام تر شان وشوکت کے ساتھ قائم ودائم رہنے والا ہے۔

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی نعمتوں کی وجہ سے علم وعمل میں اس کی ذات کی طرف سے توجہ میں اور اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں جس نے اپنی کتاب کی کسی چیز کا انکار کرنے والا نہیں بنایا۔ نہ کسی حکم کے بارے میں پریشان رکھا۔ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہیں جس نے مجھے اپنے دین کی راہنمائی کی اور اس کی توفیق سے اور اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی۔

اے بارالہٰ! میں تجھ سے توبہ قبول ہو جانے والوں کی التجا اور ان کا عمل، نجات پانے والے اور ان کا ثواب، ایمان والوں کی تصدیق اور ان کا توکل، جان کنی کے وقت آرام وراحت، حساب کے وقت امن وسلامتی کی خواستگار ہوں۔ موت کو میرے لئے بہترین غائب قرار دے کہ میں اس کی منتظر ہوں اور اس چیز کو کہ جس سے میں مطلع ہو جاؤں کو میرے لئے مفید قرار دے۔

اور جب میری موت کا وقت قریب ہو اور اس وقت جب موت مجھے آدبوچے اور میری جان سینے کی ہڈیوں میں پہنچے، اور اس وقت جب میری جان حلق میں پہنچے اور اس وقت جب میں دنیا سے رخصت ہو رہی ہوں اور اس گھڑی جب مجھے نفع ونقصان سختی اور آسانی کے فراہم کرنے کا اختیار نہ ہو، تو اے بارالہٰ! اس وقت مجھے اپنی رحمت سے نواز اور اپنی عنایات سے بہرہ مند فرما اور اپنی کرامت و بزرگواری کی بشارت عطا فرما۔

اور میری موت سے پہلے اور میری روح قبض کرنے سے قبل اور جب ملک الموت کو میری جان لینے کیلئے مسلط کرے تو مجھے اپنی کرامت کی بشارت سے نواز، اپنی بشارت جو فقط تیری جانب سے ہو جو میرے قلب کو اطمینان بخش دے اور میری جان کو شادمان کر دے اور میری آنکھوں کو نورانی کر دے اور میرے چہرے کو مسرور بنادے اور میرے رخساروں کو تازگی عطا کرے جو میرے قلب وجان کیلئے آرام بخش ہو بلکہ ایسی بشارت جو میرے بدن کے تمام اعضاء کو آرام اور آسودگی عطا کرے۔

تاکہ تیری مخلوقات میں سے جو بھی مجھے دیکھے اور تیرے بندوں میں سے جو بھی میری باتیں سنے ان پر رشک طاری ہو جائے، مجھ پر موت کی سختیوں کو آسان فرما اور اسکی تکالیف کو مجھ سے دور رکھ اور اس کی شدت سے محفوظ رکھ اور اس کی بیماری کو مجھ سے بر طرف فرما اور اس کے ہم وغم کو مجھ سے دور رکھ اور مجھے اس کے فتنوں اور غموں سے محفوظ فرما اور مجھے اس کے شر اور جو وہاں موجود

ہوں ان کے شر سے پناہ دے، اس کی نیکی اور ان کی اچھائیاں جو اس زمانے میں موجود ہیں اور وہ اچھائیاں جو بعد میں واقع ہوں ان سے بہرہ مند فرما۔

اے میرے خالق! جب مجھے موت آجائے اور میری روح میرے بدن سے پرواز کر جائے تو میری روح کو پاکیزہ ارواح قرار دینا اور میری جان کو صالحین کے ساتھ اور میرے جسم کو پاک بدنوں کے ساتھ اور میرے اعمال کو اپنی بارگاہ میں مقبول قرار دینا۔ پھر مجھے قبر کی جگہ عطا فرما۔ جو میرے بدن کو چھپائے اور وہ جگہ جہاں میرے گوشت کو ریزہ ریزہ کیا جائے اور میری ہڈیوں کو دفن کیا جائے اور جہاں میں تنہا اور بے سہارہ چھوڑ دی جاؤں جہاں میں کسی قسم کی قدرت نہ رکھتی ہوں۔

اے بار الٰہ: شہر والوں نے مجھے تنہا کر دیا ہے اور لوگوں نے مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے، ایسی صورت میں اپنے صالح اعمال اور تیری رحمت کی محتاج ہوں اور جس چیز کو اپنے لئے تیار کیا اور دنیا کی زندگی میں جو کچھ انجام دیا ہے اور اپنی آخرت کے سفر کیلئے بھیج چکی ہوں آج اس کا حصہ پا رہی ہوں تو اب اپنی رحمت اور نورانیت سے روشنی عطا فرما اور مزید یہ کہ اپنی کرامت سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں سچائی کے عوض ثابت قدم فرما، تحقیق تو ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور ہر چیز کے کرنے پر قادر ہے۔

اے بار الٰہ: قیامت میں اور حساب و کتاب کے وقت اور جب میری قبر کو دو لخت کیا جائے اور لوگ مجھ سے دور بھاگیں اور جب حکم آسمانی مجھے اپنی گرفت میں لے لے اور جب صور اسرافیل مجھے وحشت زدہ کر دے اور جب مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کریں اور حساب کیلئے آمادہ کریں تو مجھے متبرک قرار دینا۔

پس اے پالنے والے! اپنی رحمت سے میرے ساتھ ایک نور پیدا کر، جو میرے آگے اور دائیں (حرکت کرے) چلے، مجھے امن و سلامتی عطا کرے اور میرے قلب کے لئے اطمینان کا باعث ہو اور عاجزی کو ظاہر کرے، جو میرے چہرے کو روشنی عطا کرے اور میری باتوں کی تصدیق کرے اور میری دلیلوں کو درجہ اثبات تک پہنچائے اور مجھے تیری رحمت کے آخری مرتبہ پر فائز کر دے اور بہترین درجہ بہشت تک پہنچا دے۔

اے بار الٰہ! جنت کے اعلیٰ ترین رتبوں میں سے اپنے بندے اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشینی عطا فرما اور مزید یہ کہ با فضیلت ترین، نیک ترین اور قیمتی ترین درجہ جنت ایسے لوگوں کی ہمراہ عطا کر جن پر تیرا انعام ہے جیسے انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ یہ بہترین دوست ہیں۔ اے میرے پروردگار! حضرت سیدنا محمد خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء کرام اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر تمام ملائکہ پر، اور حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد اطہار پر اور تمام آئمہ ھدیٰ پر درود و سلام بھیج۔ اے جہانوں کے مالک اور پروردگار! ہماری التجاؤں کو قبول فرما۔

اے میرے پرورگار! حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جس طرح سے ان کے وسیلے سے ہدایت فرمائی ہے اور ان پر درود بھیج جس طرح ہمیں ان کے وسیلے سے اپنی رحمت سے نوازا، ان پر درود بھیج جس طرح ہمیں اس کے وسیلے سے عزت دار بنایا اور ان پر درود بھیج جس طرح ہمیں ان کے وسیلے سے با فضیلت بنایا اور اس پر درود بھیج جس طرح ہمیں ان کے وسیلے سے

باشرف بنایا اور ان پر درود بھیج جس طرح ان کے وسیلے سے ہماری نصرت فرمائی اور ان پر درود بھیج جس طرح ہمیں ان کے وسیلے سے آگ کے شعلوں سے نجات دی۔

اے میرے پروردگار! ان کے چہرے کو نورانیت، ان کے مقام و مرتبہ کو بلند تر ان کی دلیل کو محبت، ان کے نور کو کامل اور ان کے نامہ اعمال کو وزنی ان کی برہان کو برتر، ان کے لئے نعمتوں کی وسعت عطا فرما یہاں تک وہ راضی ہو جائیں، اور ان کو بہترین مقام بہشت میں پہنچا اور ان کو مقام محمود تک پہنچا جس کا ان سے وعدہ فرمایا ہے اور مقام و منزلت کے اعتبار سے افضل ترین انبیاء اور رسولوں میں قرار دے۔ اور ہمیں ان کی راہ پر گامزن فرما اور ان کے ہاتھوں سیر اب فرما اور ہمیں ان کے حضور میں حوض کوثر اور ان کے گروہ میں محشور فرما، اور ان کے دین پر موت دے اور ہمیں ان کی راہ پر چلنے والا قرار دے اور ان کے فرامین پر چلنے والا بنا، بجائے اس کے کہ ہم احساس کمتری میں مبتلا ہو کر پشیمان ہو جائیں یا شک میں پڑ کر ان سے رستہ جدا کر لیں۔

اور وہ ذات ہے جس کا دروازہ آواز دینے والوں کے لئے کھلا ہے! اور جو شمع امید تھامے ہوئے ہیں ان کے لئے حجاب ہٹا ہوا ہے، اے قبیح اور گھٹیا کاموں پر پردہ ڈالنے والے! مجروح دلوں کا مداوا فرمانے والے! قیامت کے دن گناہگاروں کے ساتھ رُسوا نہ کرنا اور مجھ سے رخ نہ موڑنا۔

اے بے کس و فقیر کی امید! اے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو پھر سے جوڑنے والے! میرے بڑے گناہ معاف فرما اور میرے گھٹیا اور پست کاموں سے درگذر فرما اور میرے دل سے خطاؤں کی سیاہی کو دھو دے اور موت کے لئے اچھے انداز میں آمادہ ہونے کی توفیق عطا فرما۔

اے بہترین بخشنے والے! اے مانگنے والوں کی آخری پناہ گاہ! تو میرا مولا ہے، اے وہ ذات جس نے مجھ پر دعا اور التجا کا دروازہ کھولا! پس مجھ پر اجابت اور قبولیت کی راہ کو بند نہ کرنا اور تو مجھے اپنی رحمت کے طفیل آگ سے نجات دے اور بہشت کے گھروں میں جگہ دے اور مجھے مضبوط اور اسی چیز کے ساتھ متمسک فرما اور مجھے سعادت مند بنا اور میرا خاتمہ بالخیر فرما۔

اے عزت و جلال اور فضل و کمال کے مالک! مجھے سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور میری حالت زار پر میرے دشمنوں اور حاسدوں کو خوش نہ فرما، بغض و کینہ رکھنے والے بادشاہ اور اپنی درگاہ سے راندہ شدہ شیطان کو مجھ پر مسلط نہ کر، تجھے تیری رحمتوں کا واسطہ اے بہترین رحمت کرنے والے! کوئی قوت و قدرت والا نہیں مگر اللہ رب العزت کی ذات کے، جو برتر اور عظیم ہے اور خدا کی جانب سے سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و آل سیدنا محمد مصطفی علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام ہو۔

تعقیبات نمازِ عصر

- پاک ہے وہ ذات جو دل کی دھڑکنوں سے واقف ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جو گناہوں کی تعداد کو جانتی ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس سے زمین و آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور تمام خوبیاں اس ہستی کے لیے سزاوار ہیں جس نے مجھے اپنی نعمتوں کو جھٹلانے والا اور اپنے فضل سے انکار کرنے والا نہیں بنایا۔ پس خیر وبرکت اسی کے لئے ہے اور وہی اس کا اہل ہے۔

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جس کی دلیل اور برہان تمام انسانوں کے لئے ہے خواہ فرماں بردار ہوں یا گناہگار۔ اگر کسی کو اپنی رحمت سے نوازے تو یہ اس کی جود و بخشش ہے اور اگر کسی کو سزا دے تو یہ انسان کے لئے اپنے اعمال کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ستم روا نہیں رکھتا۔

تمام خوبیاں اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں جس کا مکان عالی ترین ہے، جس کی بنیادیں مضبوط ہیں، جس کا مقام و منزلت بلند تر، جس کی دلیل روشن ہے جو عظیم الشان، بخشنے والا' مہربان اور انعام کرنے والا، احسان کرنے والا ہے۔

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو ہر مخلوق سے پوشیدہ ہے جو حقیقت ربوبیت اور طاقت وحدانیت سے مشاہدہ کرتا ہے۔ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ اطلاعات ومشاہدات اس کا احاطہ نہیں کر سکتے کوئی پیمانہ اسے معین نہیں کر سکتا۔ گمان اس کو نہیں پا سکتا کیونکہ وہ طاقتور بادشاہ ہے۔

اے میرے پروردگار! تو میرے مکان اور جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میرے کلام کو سن رہا ہے اور میرے امور پر مطلع رکھتا ہے۔ میرے دل کی ہر چیز سے آگاہ ہے اور میرا کوئی کام تجھ سے مخفی نہیں ہے۔ میں مجبور ہو کر تیری طرف آئی ہوں، اپنی حاجات کی تجھ سے طلب گار ہوں اور اپنے تمام مسائل میں تیری طرف عاجزی سے متوجہ ہوں، اور فقر و نیاز مندی اور عزت اور ذلت، تنگدستی و محتاجی میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں۔

تو بخشنے والا اور معاف کرنے والا بے نیاز رب ہے، لہذا تو میرے غیر کو عذاب دے گا مگر میرے لئے تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں ملتا جبکہ تو مجھے عذاب دینے سے بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کی محتاج ہوں، پس اس وجہ سے کہ میں تیری بارگاہ میں نیاز مند ہوں اور تو مجھ سے بے نیاز، اور تو مجھ پر مکمل طور پر تسلط اور قدرت رکھتا ہے، لہذا میری اس دعا کو ایسی دعا قرار دے جو تیری بارگاہ میں قابل قبول ہو اور میرے لئے ایسی جگہ قرار دے جو تیری رحمت کے اترنے کی جگہ سے متصل ہو، اور میری اس حاجت کو ایسی حاجت قرار دے جو کامیابی کے ساتھ ہمکنار ہو۔

اور وہ کام جن کے سخت ہونے کے متعلق میں پریشان ہوں ان کو آسان فرما اور وہ کام جن کے انجام دینے سے عاجز ہوں مجھے طاقت و قوت سے نواز اور تیرے بندوں میں سے جو بھی میرے بارے برے ارادے رکھتا ہے اس کو مغلوب کر، اے بہترین رحمت فرمانے والے! میری دعا کو قبول فرما۔

اور ہر وہ چیز جس کے سخت ہونے کے متعلق پریشان ہوں آسان فرما، اور جن چیزوں کے بارے میں غمگین ہوں اس کی پریشانی مجھ سے دور فرما اور جن کاموں میں تنگدست ہوں وسعت عطا فرما، اے جہانوں کے پروردگار میری دعا قبول فرما۔

اے میرے اللہ پاک !خود پسندی، ریاکاری، تکبر، بغاوت، حسد، کمزروی، شک، سستی، ضرر اور مختلف قسم کی بیماریوں سے جیسے مکر وحیلہ اور دھوکہ، فریب کاری اور دنگافساد کو میری سماعت وبصارت اور تمام اعضاء وجوارح سے دور رکھ اور ہر وہ چیز جس کو تو دوست رکھتاہے اور پسند کرتا ہے مجھے اس کی طرف راہنمائی فرما۔ اے بہترین رحم فرمانے والے!

اے میرے پروردگار! حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و آل حضرت سیدنا محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے، اور میرے عیوب پر پردہ ڈال دے اور میرے خوف کو امن وسلامتی میں بدل دے، میرے گناہوں کو معاف فرمااور میرے فقر کو غنا میں بدل دے اور میری حاجتوں کو پورا فرما، اور میری لغزشوں سے درگذر فرمااور میرے بکھرے ہوئے امور کو یکجافرمایااور ہر وہ چیز کہ جس کے میں درپے ہوں مجھے عطافرما۔ مزید برآں ہر وہ چیز جو مجھ سے مخفی و آشکار ہے اور وہ امور جن میں تیری بارگاہ سے خوف زدہ ہوں کفایت فرمایاان سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!

اے بارالہ! میں اپنے کاموں کو تم پر چھوڑتی ہوں، اور خود کو تیری پناہگاہ میں دیتی ہوں اور ان گناہوں کے سبب جو انجام دے چکی ہوں کے بارے میں تم سے خوف زدہ اور امیدوار ہوں خود کو تمہارے حوالے کرتی ہوں جبکہ تو ایسا کریم ہے جو امیدوں کو ختم نہیں ہونے دیتااور دعاؤں کے مستجاب کرنے میں مایوس نہیں کرتا۔

اے رب کریم! حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور اپنے برگزیدہ نبی اور بندے حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں مجھ سے اپنارخ نہ موڑنا، یہاں تک کہ میری توبہ قبول فرمااور میرے آنسوؤں پر رحم فرمااور مری خطاؤں کو درگذر فرما۔ اے بہترین رحم فرمانے والے! اور سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے!

اے بارالہ! مجھ پر ظلم کرنے والے سے انتقام لے اور دشمنوں کے مقابل میں میری مدد فرما۔

اے بارالہ! دین پر عمل پیرا ہونے میں کسی امتحان میں نہ ڈال، اور دنیا کو میرا اہم مقصد قرار نہ دے۔

اے بارالہ! دین میرا اہم مقصد حیات ہے۔ اس کی اصلاح فرمااور دنیا میں میرا معاش ہے اور اسے درست فرما، میری آخرت کو سنوار کہ جن کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔ میری زندگی میں اضافہ فرمااور میری موت کو ہر برائی سے نجات کا وسیلہ بنا۔

اے بارالہ! تو بخشنے والا اور بخشش کو دوست رکھتاہے پس مجھ سے درگذر فرما۔

اے بارالہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میری زندگی میرے لئے خیر وبرکت رکھتی ہے اور مجھے اس وقت موت آئے جب موت میں بہتری ہو، اور ظاہر وباطن اور غضب ورضا میں انصاف کی توفیق دے۔

اے بارالہ! فقر وبے نیازی میں میانہ روی اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا سوال کرتی ہوں اور موت کے بعد تیری رضااور لذت دیدار کا سوال کرتی ہوں۔

اے بارالہ! اپنے کاموں میں تجھ سے ہدایت کی طلبگار ہوں اور اپنے نفس کے شر سے تجھ سے پناہ مانگتی ہوں۔

اے بار الٰہ! خود پر ظلم کرتے ہوئے برے کام انجام دیئے، پس تو مجھے معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔

اے بار الٰہ! سلامتی میں تعجیل، آزمائش میں صبر اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف گامزن ہونے کا سوال کرتی ہوں۔

اے بار الٰہ! تجھے اور تیرے ملائکہ اور حاملان عرش اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے گواہ بناتی ہوں کہ تو ہی خدا ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اور تجھ سے ہی سوال کرتی ہوں تو یکتا ہے کیونکہ تمام خوبیاں تیرے لئے ہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تو زمین و آسمان پیدا کرنے والا ہے، اے وہ ذات جو ہر چیز سے پہلے موجود تھی اور ہر چیز کو پیدا کیا اور جب کوئی چیز بھی نہیں ہو گی تو تیری ذات موجود ہو گی۔

اے اللہ العالمین! میری چشم انتظار تیری رحمت کی طرف لگی ہے اور اپنے ہاتھوں کو تیری بخشش کی طرف پھیلائے ہوئے ہوں پس جب تم سے سوال کروں تو مجھے محروم نہ فرمانا اور جب استغفار کروں تو مجھے عذاب نہ فرمانا۔

اے بار الٰہ العالمین! مجھے معاف فرما جبکہ تو میرے کاموں سے آگاہ ہے اور مجھے عذاب نہ فرما جبکہ تو مجھ پر قادر ہے تجھے اپنی رحمتوں کا واسطہ اے بہترین رحم کرنے والے۔

اے رب العالمین! اے وسیع رحمت والے، اے بلند و بالا اور نافع درود و سلام والے' اپنی تمام مخلوقات میں سے بہترین بندے اور اپنے محبوب اور تیری بارگاہ میں سب سے پیارے بندے اور رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج، وہ اور اس پر جس کو بہترین وسائل کے ساتھ آراستہ کیا ہے درود بھیج، شریف ترین، کامل ترین، بزرگ ترین، گرامی ترین درود، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وہ درود بھیج جو اپنے مبلغین اور اپنی وحی کے امانت داروں پر بھیجتا ہے۔

اے اللہ العالمین! جس طرح حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے جہالت کی تاریک رات کو ہٹایا ہے، اور ہدایت کے چشموں کو جاری کیا ہے ہمیں اس کی ہدایت کی راہوں کا مسافر قرار دے اور اس کی روشن دلیلوں کو اپنی بارگاہ میں پہنچنے کا سبب قرار دے۔

اے میرے پروردگار! سات آسمانوں کی وسعت اور اس کے طبقات کے برابر اور سات زمینوں کی وسعت اور جو کچھ ان میں ہے اور اپنے رب کریم کے عرش کے برابر اور بخشنے والے رب کے میزان کے برابر اور تمام مخلوقات کے برابر، جنت و جہنم کی تعداد کے مطابق، پانی اور مٹی کی تعداد کے برابر، اور دیکھی جانے والی اشیاء اور مخفی چیزوں کی تعداد کے مطابق تیری حمد بجالاتی ہوں۔

اے بار الٰہ! اپنے درود اور برکتیں، احسان اور بخشش اور رحمت رضوان اور فضیلت و سلامتی اور اپنے ذکر و نور و شرف اور نعمات و خیرات کو سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و آل سیدنا محمد مصطفی علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے قرار دے، جس طرح اپنے درود، برکت، رحمت کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پر قرار دیا، تحقیق تو حمد والا بزرگوار ہے۔

اے بارالٰہ! حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو قیامت میں عظیم وسیلہ اور بہترین اجر عطا فرما، یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کو عزت سے نوازا اے ہدایت کرنے والے پروردگار۔

اے بارالٰہ! حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وآل سیدنا محمد مصطفی علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، ملائکہ اور رسولوں پر درود بھیج، جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وحاملان عرش اور اپنے مقرب فرشتوں کراماً کاتبین اور تمام ملائکہ پر سلام ہو۔

اور میرے اپنے باپ حضرت سیدنا آدم اور میری اپنی ماں حضرت سیدہ حواء علیہاالصلوٰۃ والسلام پر سلام ہو اور تمام نبیوں پر سلام ہو اور صدیقین، شہداء، اور صالحین پر سلام ہو۔ تمام رسولوں پر سلام ہو۔ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور نہیں ہے قوت وقدرت مگر خدائے بزرگ وبرتر کے، اور میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے پس حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وآل سیدنا محمد مصطفی علیہم الصلوٰۃ والسلام پر خدا کی جانب سے بہت زیادہ درود اور سلام ہوں۔

تعقیبات نماز مغرب

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جس کی حمد وستائش کو شمار کرنے والے شمار نہیں کرسکتے اور اس کی نعمتوں کا گننے والے احاطہ نہیں کرسکتے، اور کوشش کرنے والے اس کا حق ادا نہیں کرسکتے، اس کے علاوہ کوئی نہیں وہ اول وآخر ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ ظاہر وباطن ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ زندگی اور موت دینے والا، اللہ سب سے بڑا اور صاحب فضل ہے، اللہ سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اور تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس کے علم کا ادراک عالم نہیں کرسکتے۔ اس کے حلم کو جاہل خفیف نہیں کرسکتے اور ثناخواں کماحقہ ستائش نہیں کرسکتے۔ صفت بیان کرنے والے اس کی صفات بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ مخلوقات اس کی نعمتوں کے کمالات جاننے سے قاصر ہے۔

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جو صاحب ملک وملکوت، عظمت، قدرت، عزت وکبریائی کمال وجلال، بزرگی وجمال، عزت وقدرت، قوت وطاقت، احسان وغلبہ، فضل ونعمت، عدل وحق، پیدا کرنے والا مرتبہ، بلندی وعزت، فضیلت وحکمت، بے نیازی ووسعت، وسعت واختیار، حلم وعلم ہے، روشن دلیل والا، وسیع نعمتوں والا، خوبصورت توصیف والا، گرامی قدر نعمتوں والا، دنیا وآخرت اور جنت وجہنم اور جو کچھ ان میں ہے سب کا مالک ہے، بابرکت عظمت والا ہے۔

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جو رازوں کو جاننے والا، اور دلوں کے بھیدوں سے آگاہ ہے، پس اس سے راہ فرار ممکن نہیں، تمام خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جسے اپنی بادشاہی میں تکبر سزاوار ہے۔ جو اپنی جگہ میں محکم، اپنی بادشاہت میں مختار کل ہے، سزا وجزا کرنے میں قوی، جو عرش سے بھی بلند تر ہے، اور لوگوں کے اعمال سے آگاہ ہے، اور جو چاہے اس کے کرنے پر قادر ہے۔

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جس کی قدرت سے آسمان محکم انداز میں کھڑے ہیں اور زمین گہوارہ کی طرح اپنی جگہ پر ثابت ہے، اور پہاڑ جو زمین کے ثبات کا باعث ہیں محکم کھڑے ہیں اور وہ جس نے بارش برسانے والی ہواؤں کو جاری کیا اور بادلوں کو آسمانوں میں متحرک رکھا، اور دریاؤں کو اپنی حدود میں رکھا، اور وہ ذات کہ دل اس کے خوف سے لرز جاتے ہیں، اور جس کی ربوبیت کے سامنے خیالی خداؤں کی بنیادیں منہدم ہو جاتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جو بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کو بھی شمار میں رکھتا ہے اور حشر کیلئے مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو صاحب جلال و کرم ہے۔

اے بار الہٰ! جب غریب اور فقیر تجھ سے پناہ مانگتا ہے اور مدد کا طلبگار ہوتا ہے اس کے ساتھ کیا کرے گا؟ اور جو تری چوکھٹ پر آئے اور تیری خوشنودی کا طلبگار ہو اس کے ساتھ کیا کرے گا؟ اور اگر کوئی تیرے حضور میں اپنی پیشانی زمین پر رکھ کر تجھ سے کسی چیز کے متعلق شکایت کرے تو اس کو کیا جواب دے گا؟

اے میرے پروردگار! دعاؤں سے میرا حصہ محرومی و ناامیدی کی صورت میں نہ دے، اور اپنی بارگاہ سے لگی امیدوں میں سے میرا حصہ ناامیدی کی صورت میں نہ دے۔

اے وہ ذات جو ہمیشہ تھی اور رہے گی، اور جو بندوں کے اعمال سے باخبر ہے، اے وہ ذات جو دنیا کے ایام کو گذارنے والا، اور مہینوں کو تبدیل کرنے والا، اور سالوں کو گردش میں رکھنے والا ہے، تو ہمیشہ ہے اور گردش ایام تجھ میں کوئی تبدیلی نہیں لاسکتے۔

اے وہ ذات جس کے لئے ہر دن نیا ہے اور ہر ضعیف، قوی اور مضبوط شخص کے لئے آپ کی بارگاہ سے روزی میسر ہے جو اپنی مخلوقات کے درمیان رزق تقسیم کرتا ہے اور اپنی مخلوقات کو عدالت پر قائم کرتا ہے۔

اے میرے پروردگار! جب لوگوں کے درمیان رہنا مشکل ہو جائے تو اس مشکل گھڑی میں تمہاری بارگاہ میں پناہ لیتی ہوں۔

اے میرے خالق! جب گناہگاروں کے لئے قیامت کا دن طولانی ہو گا تو اس دن کو ہمارے لئے مختصر کر کے دو نمازوں کے درمیان فاصلے کے برابر قرار دینا۔

اے میرے مالک! جب قیامت کے دن سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمکے گا اور لوگوں کے قریب تر ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان فاصلہ ایک میل کے برابر رہ جائے، اور اس دن دس سال کی گرمی کے برابر اس کی گرمی میں اضافہ ہو جائے گا تو اس وقت اپنی رحمت کے بادل میں جگہ عطا فرمانا اور جب لوگ حساب و کتاب کے لئے بلائے جائیں تو ہمارے لئے منبر اور کرسی سمجھنے کیلئے مقرر فرما، اے عالمین کے پروردگار ہماری دعا قبول فرما۔

اے میرے رب! اس حمد و ثنا کے طفیل ہم سے درگذر فرما، اور اپنی مغفرت کو میرے شامل حال فرما، اور میرے دین میں سلامتی بدن میں عافیت عطا فرما۔ دولت سے مالامال فرما۔

اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں امید واثق رکھتی ہوں کہ میری حاجتوں کو ضرور پورا کرتا ہے اور کرے گا اور میں تمہیں پکارتی ہوں اور جبکہ جانتی ہوں کہ تو میری پکار سنتا ہے، پس میری دعاؤں کو سننے کے بعد میری امیدوں کو ختم نہ کرنا اور میری کی ہوئی حمد وثناء کو رد نہ کرنا، اور مجھے ناامید نہ لوٹانا میں تیری رضا و خوشنودی اور بخشش کی محتاج ہوں، اور میں تم سے سوال کرتی ہوں جبکہ تمہاری رحمت سے مایوس نہیں ہوں، اور تم ہی کو پکارتی ہوں جبکہ تیرے غضب سے خائف ہوں۔

اے بارالٰہ! میری دعاؤں کو قبول فرما اور اپنی مغفرت سے مجھ پر احسان فرما، اور مجھے حالت ایمان میں موت دے اور مجھے صالحین سے ملحق فرما، اے میرے رب اپنے فضل و کرم سے مجھے محروم نہ فرمانا اور مجھے اپنی حالت زار پر نہ چھوڑنا اے مہربان۔

اے بارالٰہ! فشارِ قبر اور دوستوں سے جدائی کے وقت اور اس تنہائی میں جب مجھے قبر میں اتاریں اور قیامت میں میری غربت پر اور میری نیاز مندی میں جب تمہاری بارگاہ میں حساب وکتاب کے لئے کھڑی ہوں تو رحم فرمانا۔

- اے میرے مالک! آگ سے تیری پناہ کی طلب گار ہوں مجھے پناہ دے۔
- اے عالمین کے رب! آگ سے نجات کی طلب گار ہوں مجھے نجات دے۔
- اے میرے پروردگار! آگ کے ڈر سے تیری طرف آئی ہوں مجھے جہنم کی آگ سے دور رکھ۔
- اے بارالٰہ! انتہائی محرومی کی حالت میں تیری رحمت کی طلب گار ہوں مجھے اپنی رحمت سے محروم نہ کرنا۔
- اے میرے پروردگار! اے درگزر فرمانے والے! اے عزت والے! اور نعمتوں والے! اور احسان فرمانے والے!
- اے میرے خالق! میں نے اپنی دعاؤں کو طلب حاجات کے لئے ظاہر کر دیا ہے پس مجھے مایوس نہ فرمانا۔
- اے میرے مولا! اے نیکی فرمانے والے! اور رحم فرمانے والے! آہ وزاری کرنے والوں میں سے میری دعاؤں کو قبول فرما اور فریاد کرنے والی عورتوں میں سے میرے اشکوں کو اپنی رحمت سے نواز، اور جب اس دنیا سے جاؤں تو اپنی ملاقات اور دیدار کو میرے لئے آسان فرما، اور اے امیدوں کی آخری پناہ گاہ مردوں کے بیچ میرے عیبوں کو چھپانا اور جب قبر میں تنہا ہوں تو مجھے اپنے لطف و مہربانی سے نوازنا، یقیناً تو میری امید ہے، اور میری حاجات کے ظاہر کرنے کی جگہ ہے، اور تو میری حاجات سے آگاہ ہے۔

اے حاجتوں کو پورا فرمانے والے! میری حاجات کو پورا فرما، پس تمہاری طرف شکایت لے کر آئی ہوں کیونکہ تو مددگار اور امیدوں کا مرکز ہے، اور گناہوں سے فرار کر کے تیری پناہ گاہ میں آئی ہوں پس مجھے قبول فرما اور تیری عدالت کے ڈر سے اپنے گناہوں کی بخشش کی التجا کرتی ہوں میری مدد فرما، اور تیرے غضب سے ڈر کر تیری مغفرت کی جستجو میں ہوں مجھے پناہ دے اور تیرے عذاب کے ڈر سے تیری رحمتوں کی طلبگار ہوں مجھے نجات دے۔

اور اسلام کے ذریعے سے تمہاری قربت کی طلبگار ہوں مجھے اپنے قریب فرما، اور قیامت کے دن کے خوف سے مجھے محفوظ فرما، اور اپنے عرش کے سائے میں مجھے جگہ عنایت فرما، اور مجھے اپنی رحمت سے شامل حال فرما، اور سلامتی کے ساتھ دنیا سے نجات دے، اور اندھیروں سے روشنی کی طرف نکلنے کی توفیق عطا فرما۔

قیامت کے دن میرے چہرے کو روشنی عطا فرمانا اور آسان طریقہ سے میرا محاسبہ فرمانا اور مجھے اپنے عیبوں کے مقابلے میں شرمندہ نہ فرمانا، اور مصیبتوں کے مقابلے میں صبر کی دولت سے نوازنا، اور جس طرح حضرت یوسف سے بدی اور پستیوں کو دور کیا تھا مجھ سے بھی دور فرما، اور جس چیز کی طاقت نہیں رکھتی مجھ پر مسلط نہ فرمانا۔

مجھے جنت کی طرف ہدایت فرما، اور معارت قرآن کریم سے مجھے مستفید فرما، اور صحیح بات کے ساتھ مجھے ثابت قدم رکھ، اور شیطان مردود سے محفوظ فرما، پس مجھے اپنی قوت، قدرت اور جبروت سے جہنم سے محفوظ رکھ اور اپنے حلم اور علم اور رحمت واسع کے ذریعے سے جہنم سے نجات دے اور اپنی جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما، اور مجھے اپنے دیدار کی زیارت نصیب فرما اور اپنے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق فرما، شیاطین اور ان کے دوست اور ہر شریر کے شر سے میری حفاظت فرما۔

اے میرے پروردگار! تمام وہ لوگ جو مجھ سے ہمیشہ کینہ رکھتے ہیں اور جو میرے کھلے دشمن ہیں تو ان کے دلیروں کو بزدل، ان کے لشکروں کو متفرق اور اسلحوں کو ناکارہ، اور ان کے حیوانوں کو کمزور اور ناتوان، اور انہیں سخت قسم کی ہواؤں اور طوفانوں سے دوچار فرما۔ یہاں تک کہ ان کو جہنم میں داخل کردے۔ ان کی پناہ گاہوں کو منہدم، اور ہمیں ان کے تباہ کرنے پر توفیق عطا فرما اے عالمین کے رب! قبول فرما۔

اے خداوند متعال! حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وآل سیدنا محمد مصطفی علیہم الصلوٰہ والسلام پر ایسا درود بھیج، جس پر گذشتہ لوگ، صالحین کے ساتھ گواہ ہوں اور اسی طرح سید المرسلین، خاتم النبیین اور امام المتقین اور رحمت العالمین بھی گواہ ہوں۔

اے میرے پروردگار! اے مقدس گھر خانہ کعبہ اور مقدس مہینے ذی الحجہ کے رب المشعر الحرام کے رب، رکن ومقام کے رب، حال وحرال کے رب، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ روح پر ہماری جانب سے درود وسلام پہنچا۔

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام، اے خدا کی امانت آپ پر سلام، اے حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے امین، آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں جیسے ان کا تعارف کرایا گیا ہے وہ ایسے ہی مومنین کے لئے مہربان اور باعث رحمت ہیں۔

اے میرے اللہ! حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جو کچھ طلب کیا ہے اور جو کچھ ان کے لئے مانگا گیا ہے اور جو کچھ قیامت کے تک ان کے لئے مانگا جائے گا، ان سے بہتر ان کو عطا فرما، اے عالمین کے پروردگار ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔

تعقیبات نماز عشاء

- پاک ہے وہ ذات جس کی عظمتوں کے سامنے تمام مخلوقات کا سرِ تسلیم خم ہے۔
- پاک ہے وہ ذات جس کی عزت کے سامنے سب ذلیل و خوار ہیں۔
- پاک ہے وہ ذات جس کے حکم اور بادشاہی کے سامنے ہر چیز تابع ہے۔
- پاک ہے وہ ذات کہ جو ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتی ہے۔

تمام خوبیاں اس پروردگار کے لئے ہیں جو اپنا ذکر کرنے والوں کو فراموش نہیں کرتا۔ تمام خوبیاں اس پروردگار کے لئے ہیں جو پکارنے والوں کو ناامید نہیں کرتا، تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جو توکل کرنے والوں کے لئے حاجت روا ہے۔

تمام خوبیاں اس پروردگار کے لئے مخصوص ہیں جس نے آسمان کا سائبان بنایا اور زمین کو پھیلایا، اور دریاؤں کو جاری کیا اور پہاڑوں کو مربوط انداز میں کھڑا کیا جس نے حیوانات اور نباتات کو پیدا کیا، اور زمین میں چشمے جاری کئے اور وہ امور میں تدبیر فرمانے والا ہے، اور جس نے بادلوں کو متحرک کیا، اور زمین کی گہرائیوں سے بخارات پانی اور آگ کو آسمان کی طرف جاری کیا، اور سردی اور گرمی کو زمین میں قرار دیا، وہ ذات جس کی نعمتوں کے سبب نیک کام مکمل ہوئے اور اس کا شکر نعمتوں میں اضافے کے باعث بنتا ہے اور اس کے حکم سے آسمان کھڑے ہیں اور اس کی عظمت و بزرگواری سے پہاڑ محکم انداز میں کھڑے ہیں، درندے بیابانوں میں اور پرندے آشیانوں میں اس کی تسبیح میں مشغول ہیں۔

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے مخصوص ہیں، جو درجات کو بلند کرنے والا، آیات کو نازل کرنے وال، برکتوں کو پھیلانے والا، عیبوں پر پردہ ڈالنے والا، نیکیوں کو قبول کرنے والا، لغزشوں سے درگزر کرنے والا، دکھوں کو برطرف کرنے والا، برکتوں کو نازل کرنے والا، دعاؤں کو قبول کرنے والا، اور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے جو زمین اور آسمانوں کے باشندوں کا معبود ہے۔

ہر حمد پر اور ذکر پر، شکر و صبر پر، نماز و زکوٰۃ، پر، قیام و عبادت پر، سعادت و برکت پر، اضافے اور رحمت پر، نعمت اور کرامت پر، فریضہ پر، خوشی اور غمی پر، اور نرمی پر، مصیبت اور دکھ پر، تنگی اور وسعت پر، بے نیازی اور محتاجی میں، اور ہر حال میں، اور ہر جگہ میں، اور ہر زمانے میں، توقف کی جگہ میں اور کوچ کی حالت میں تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ کی طلب گار ہوں مجھے پناہ دے، تجھ سے مدد کی طلب گار ہوں مدد فرما، تیری بارگاہ میں فریاد کرتی ہوں میری فریاد کو پہنچ اور تجھے پکارتی ہوں پس مجھے قبول فرما اور تجھے پکارتی ہوں جواب دو، تجھ سے مغفرت کی طلبگار ہوں، پس مجھے بخش دے، اور تجھ سے مدد کی طلب گار ہوں، میری مدد فرما، تجھ سے ہدایت کی طلبگار ہوں مجھے ہدایت فرما تجھ سے کفایت کرنے کی خواستگار ہوں میری حاجت روائی فرما اور تیری جانب پناہ گزین ہوئی ہوں مجھے پناہ دے، اور تیری رسی سے منسلک ہوئی ہوں میری حفاظت فرما، اور تجھ پر توکل کیا ہے میری کفایت فرما۔

اے بارالٰہ! مجھے اپنی پناہ میں، اپنے جوار میں، اپنی حفاظت میں، اپنی پناہ گاہ میں، اور اپنے حفظ وامان میں، اپنی حرمت میں، اور اپنی حفاظت میں، اور اپنی رحمتوں کے سایہ میں قرار دے۔

اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنی طرف سے محکم سپر قرار دے، اور سامنے سے، اور پیچھے سے دائیں طرف سے، اور بائیں طرف سے، اوپر سے، اور نیچے سے مجھے اپنے حفظ وامان میں رکھ، تاکہ تیری مخلوقات میں سے مجھے کوئی صدمہ اور اذیت نہ پہنچا سکے، اس حق کے ساتھ کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، صاحب جلالت اور عزت والا ہے۔

اے میرے پروردگار! حاسدوں کے حسد سے، زیادتی کرنے والوں کی زیادتی سے، دھوکہ دینے والوں کے دھوکے سے، فراڈ کرنے والوں کے فراڈ سے، بہانہ گروں کے بہانہ سے، ظالموں کے ظلم سے، ستمگاروں کے ستم سے، دشمنوں کی دشمنی سے، جبر کرنے والوں کے جبر سے، تہمت لگانے والوں کی تہمت سے، جادوگروں کے سحر سے، تیری بارگاہ سے نکالے گئے اور شیاطین سے، بادشاہوں کے ظلم سے، اور تمام جہانوں کے برے کاموں سے مجھے دور رکھ۔

اے رب العالمین! تیرے چھپے ہوئے اور پاک وپاکیزہ اس نام کے ذریعے سے سوال کرتی ہوں کہ جس کے سبب سے آسمان و زمین کھڑے ہیں، اور تاریکیوں میں روشنی ہے، اور ملائکہ تیرے ذکر اور تسبیح میں مشغول ہیں، اور دلوں میں اسی کا خوف ودبدبہ ہے، اور گردنیں اس کے سامنے سرنگوں ہیں اور مردوں کو اس کے ساتھ زندہ کرتا ہے، میرے تمام گناہوں کو خواہ رات کی تاریکی میں انجام دیئے ہوں یا دن کے اجالوں میں، جانتے ہوئے، یا بھول کر، چھپ کر، یا اعلانیہ طور پر انجام دیئے معاف فرما۔

اے خالق ومالک! مجھے یقین اور ہدایت، نور وعلم اور سمجھداری عطا فرما، تاکہ تیری کتاب پر عمل کرسکوں، اور تیرے حلال کو حلال، اور تیرے حرام کو حرام، اور تیرے واجبات کو ادا، اور تیرے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو قائم کروں۔

اے بارالٰہ! مجھے صالحین ماسلف سے ملحق فرما، اور مجھے حاضر صالحین کے زمرہ میں قرار دے، اور میرے اعمال کا خاتمہ بالخیر فرما یقینا تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اے میرے پروردگار! جب میری عمر گزر جائے، اور میری زندگی اختتام پذیر ہو جائے اور تیری بارگاہ میں حاضر ہو جائے، تو اے مہربان، تو اس وقت جنت میں میرے لئے ایسا گھر قرار دے، جس پر تمام اولین وآخرین رشک کریں۔

اے بارالٰہ! مجھ سے اپنی حمد وثنا اور میری فریاد قبول فرما، اور میرے اقرار اور اعتراف پر رحم فرما، اور جبکہ تجھے پکارنے والوں کے ہمراہ اپنی صدا، اور آہ وپکار کرنے والوں کے ہمراہ اپنا خضوع وخشوع، مدحت کرنے والوں کے ساتھ اپنی مدحت، اور تسبیح بجالانے والوں کے ساتھ اپنی تسبیح تمہاری بارگاہ تک پہنچا چکی ہوں، جب کہ تو بیچارے اور مضطر لوگوں سے قبول کرنے والا، اور فریادگروں کی فریادرسی کرنے والا، اور پناہ گزینوں کیلئے پناہ گاہ ہے، اور مجبوری کے ہاتھوں فرار کرنے والوں کے لئے ملجأ وماوٰی ہے جبکہ مومنین کی فریاد

رسی کرنے والے، اور گنہگاروں کے گناہ سے در گذر کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دینے اور ڈرانے والے روشن نور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ملائکہ اور انبیاء پر درود و سلام ہو۔

اے میرے پروردگار! اے زمینوں کے پھیلانے والے، آسمانوں کے پیدا کرنے والے جو کہ نیک و بد فطرت کے مطابق پیدا فرمانے والے، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اور تیری وحی کے امین اور تیری حجت قائم فرمانے والے، اور حرمت کے نگہبان، اور تیرے فرامین پر عمل کرنے والے، اور تیری نشانیوں کو محکم کرنے والے، اور تیرے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے والے بہترین پر درود و سلام اور برکتیں بھیج۔

اے میرے پروردگار! اپنے فضائل میں سے فضیلت، اور مناقب میں سے منقبت، اور تمام حالات سے حالت اور تمام درجات سے درجہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس کو آپ نے تمام منزلوں میں اپنا مددگار پایا ہے عطا فرما، جو مصیبتوں پر صبر کرنے والے، تیرے دشمنوں کے دشمن اور تیرے دوستوں کے دوست ہیں اور تیرے مکروہات سے دور، اور تو جسے چاہتا ہے اسے دعوت دینے والے ہیں ان کو اپنے فضائل میں سے اجر اور اپنی خصوصی عطاؤں میں سے عطا فرما، اور ان کے امر کو برتری اور ان کے درجات کو بلندی، اپنے عدل کو قائم کرنے والوں کے ہمراہ، اپنے حریم سے دفاع کرنے والوں کے ہمراہ یہاں تک کہ کوئی برتری، اقدار، رحمت اور کرامت باقی نہ رہ جائے جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص نہ ہو اور اپنی جانب سے ان کو درجات عالیہ عطا فرما، اور ان کو

بلند ترین مقام پر پہنچادے، اے عالمین کے پالنے والے!

اے میرے خالق! اپنی جان، دین اور تیری دی ہوئی نعمتوں کو تیرے حوالے کرتی ہوں، پس تو مجھے اپنے حفظ و امان اور اپنی سرپرستی میں قرار دے، کیونکہ تیری حفاظت پائیدار، تیری مدح وستائش عظیم المرتبہ ہے۔ اور تیرے نام مقدس ہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو خوش حالی میں اور پریشانی میں، سختی میں اور آرام میں بہترین سرپرست ہے۔

اے رب العالمین! ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں، اور تیری بارگاہ میں آہ وزاری کرتے ہیں، اور ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اے بارالٰہ! ہم کو کافروں کے ذریعہ آزمائش قرار نہ دے اور ہمیں بخش دے۔ اے میرے رب! بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

اے میرے مالک! عذاب جہنم کو ہم سے دور رکھ، کیونکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ رہنے والا ہے۔ مزید برآں جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے، اور ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما کیونکہ تو بہترین فیصلے فرمانے والا ہے۔

اے میرے پروردگار! ہم ایمان لاچکے، ہمارے گناہ بخش دے، اور ہماری خطاؤں پر پردہ ڈال، اور ہمیں نیکوکاروں کے ساتھ موت دے اور جس چیز کا اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے ہمیں عطا فرما، قیامت کے دن ہمیں ذلیل ورسوا نہ فرمانا، بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اے بار الٰہ! اگر ہم نے بھول کی ہے یا خطا کی ہے تو ہمارا مواخذہ نہ فرما، پروردگار اور ہم پر زیادہ بوجھ نہ ڈال جس طرح پہلی امتوں پر ڈالا تھا۔

اے میرے پروردگار! ہماری طاقت سے زیادہ ہمیں تکلیف نہ دے، ہمیں معاف فرما، اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مولا ہے، پس قوم کافرین کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

اے میرے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکی عطا فرما، اور اپنی رحمت کے سبب سے ہمیں جہنم کی آگ سے بچا، ہمارے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک آل علیہم السلام پر درود سلام بھیج۔

حاجات کو برلانے کے لئے دعا

اے عزیز ترین یاد شدہ نام! عزت وجبروت میں سب سے قدیم نام! اے رحمت کے طلب گار پر رحمت فرمانے والے! اور ہر پناہ گزین کیلئے پناہ گاہ! اور ہر غمگین پر رحم فرمانے والے! جو اس کی بارگاہ میں اپنے دکھ درد کی شکایت لے کر آئے اور اے وہ ذات جس سے نیکیاں بجالانے کی توفیق طلب کی گئی اور اس نے فوراً ہی عطا فرمائی اور اے وہ ذات جس سے نورانی مخلوق فرشتے خوف زدہ ہیں! میں سوال کرتی ہوں، تیرے حاملان عرش، اور عرش کے اطراف میں رہنے والوں، اور تیرے عذاب کے ڈر سے تیری تسبیح وتقدیس کرنے والوں کے نام سے، اور تجھے ان ناموں کا واسطہ دے کر پکارتی ہوں جن کے ذریعے سے حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل نے پکارا، میری دعاؤں کو قبول فرما، اور میری مشکلات دور فرما، اور میرے گناہوں پر پردہ ڈال۔

اے وہ ذات! جس نے مخلوقات میں صور پھونکنے کا حکم دیا، تاکہ مخلوق قیامت کے بڑے اجتماع میں اکٹھی ہوں، اور اس نام کے طفیل سے جس کے ساتھ تو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے، چاہتی ہوں کہ میرے دل کو زندہ، سینے کو کشادہ، اور میرے امور کی اصلاح فرما۔

اے وہ ذات جس نے بقا اور ہمیشگی کو اپنے لئے مخصوص رکھا، جبکہ مخلوقات کیلئے موت، زندگی، اور فنا کو رکھا، اے وہ ذات! جس کا عمل اس کی گفتار کے مطابق اور جس کی گفتار اسکے فرمان کے مطابق، اور اس کا فرماں جس پر چاہے جاری ہوتا ہے۔

اے ربِ کائنات! تجھے اس نام کا واسطہ دے کر پکارتی ہوں، جس نام سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے آتش نمرود میں گرتے ہوئے پکارا تھا، تو نے ان کی دعا کو قبول کرتے ہوئے فرمایا: یَانَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاہِیْم اور اس کے نام کے ذریعے سے جس نام سے حضرت موسیٰ نے کوہ طور کے کنارے سے تیری امان چاہی تھی اور تو نے ان کی دعا کو قبول فرمایا تھا، اس نام کے ساتھ جس سے حضرت عیسیٰ کو روح القدس سے پیدا کیا۔

اور اس نام کے ساتھ جس سے حضرت زکریا کو حضرت یحییٰ سے نوازا، اور حضرت ایوب سے دکھوں کو دور کیا، اور حضرت داؤد کی توبہ قبول فرمائی تھی، اور ہواؤں کو حضرت سلیمان کے لئے مسخر کیا تھا تا کہ وہ ان کے حکم سے گردش میں آئیں، اور اسی طرح شیاطین کو ان کے زیر اثر کیا، اور ان کو پرندوں کی زبانوں سے آشنا کیا۔

اور اس نام کے ساتھ جس سے عرش کو پیدا کیا، اور جہان کو پیدا کیا اور اس نام کے ساتھ جس سے فرشتوں کو پیدا کیا، اور اس نام کے ساتھ جس سے جن وانس کو پیدا کیا، اور اس نام کے ساتھ جس سے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔

اور اس نام کے ساتھ جس سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اس نام کے ذریعے سے جس نام سے تو ہر چیز پر قادر ہے، ان تمام ناموں کا واسطہ دے کر سوال کرتی ہوں اے بخشنے والے! میری حاجات کو پورا فرما اور میری درخواستوں کو قبول فرما۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بحرمۃ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

سبحان ربك رب العزت عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

امروز سعید و مسعود جمعۃ المبارک 10 رجب المرجب 1441ھ بمطابق 6 مارچ 2020ء

محمد اسد بلال الحسینی

0315-7839966

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف
(1	القرآن الکریم	کلام الٰہی جل مجدہ الکریم
(2	تفسیر ابن عباس	حضرت عبد اللہ بن عباس
(3	تفسیر کبیر	حضرت امام فخر الدین الرازی
(4	تفسیر روح المعانی	حضرت سید امام محمود آلوسی بغدادی
(5	تفسیر روح البیان	حضرت علامہ اسماعیل حقی
(6	تفسیر شواہد التنزیل	حضرت ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ حنفی نیشاپوری
(7	تفسیر جلالین	حضرت امام جلال الدین السیوطی
(8	تفسیر در منثور	حضرت امام جلال الدین السیوطی
(9	تفسیر انوار التنزیل	حضرت امام ناصر الدین بیضاوی
(10	تفسیر جامع البیان	حضرت امام محمد بن جریر طبری
(11	تفسیر القرآن العظیم	حضرت امام ابن کثیر
(12	تفسیر کشاف	حضرت علامہ زمخشری
(13	مسند امام زید	حضرت امام زین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب
(14	مسند امام اعظم	حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
(15	مصنف ابن ابی شیبہ	حضرت امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد
(16	الزہد	حضرت امام ابن ابی عاصم
(17	تذکرۃ الخواص	حضرت امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی
(18	صفوۃ الصفوہ	حضرت امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی
(19	صحیح ابن حبان	حضرت امام ابو حاتم محمد بن حبان
(20	تہذیب التہذیب	حضرت امام احمد بن علی حجر عسقلانی
(21	صحیح ابن خزیمہ	حضرت امام ابو بکر محمد بن اسحاق
(22	مسند ابن راہویہ	حضرت امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم

23)	الطبقات الکبریٰ	حضرت امام ابوعبداللہ محمد
24)	تاریخ دمشق	حضرت امام ابو قاسم علی بن حسین
25)	کتاب الزہد	حضرت امام عبداللہ بن مبارک
26)	الصواعق المحرقہ	حضرت امام ابولعباس احمد بن محمد بن محمد
27)	حلیۃ الاولیاء	حضرت امام ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد
28)	مسند ابی یعلیٰ	حضرت امام احمد بن علی بن مثنیٰ
29)	مسند احمد	حضرت امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل
30)	فضائل الصحابہ	حضرت امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل
31)	السنن الکبریٰ	حضرت امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی
32)	شعب الایمان	حضرت امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی
33)	جامع بخاری	حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل
34)	الادب المفرد	حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل
35)	لسان المیزان	حضرت امام احمد بن علی بن محمد
36)	جامع مسلم	حضرت امام مسلم بن حجاج قشیری
37)	جامع ترمذی	حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
38)	سنن نسائی	حضرت امام احمد بن شعیب نسائی
39)	سنن ابی داؤد	حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث
40)	مستدرک علی الصحیحین	حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ
41)	سنن دارمی	حضرت امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن
42)	المعجم الاوسط	حضرت امام سلیمان بن احمد طبرانی
43)	المعجم الصغیر	حضرت امام سلیمان بن احمد طبرانی
44)	المعجم الکبیر	حضرت امام سلیمان بن احمد طبرانی
45)	مشکل الآثار	حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ
46)	مسند طیالسی	حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن داؤد

(47	مصنف عبد الرزاق	حضرت امام ابو بکر بن ہمام بن نافع
(48	الفضائل	حضرت امام احمد بن سعیب نسائی
(49	مجمع الزوائد	حضرت امام نورالدین ابولحسن علی بن ابو بکر
(50	شرف المصطفیٰ	حضرت امام ابو سعید عبد الملک بن ابو عثمان
(51	نظم درر السمطین	حضرت امام جلال الدین محمد بن یوسف الزرندی
(52	مناقب علی والحسنین وامھما فاطمۃ الزہراء	حضرت شیخ عبد المعطی امین قلعجی
(53	نورالابصار	حضرت امام شیخ مومن بن مومن شبلنجی
(54	فرائد السمطین	حضرت امام ابراہیم بن محمد جوینی
(55	تفسیر جیلانی	حضرت غوث اعظم ابو محی الدین السید عبد القادر جیلانی
(56	تفسیر ابن عربی	حضرت شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی
(57	الجامع لاحکام القرآن	حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یحییٰ
(58	ینابیع المودۃ	حضرت شیخ سلیمان بن ابراہیم حنفی قندوزی
(59	مشارق الانوار	حضرت امام عیاض موسیٰ عیاض
(60	مسند فاطمہ	حضرت امام جلال الدین السیوطی
(61	الفصول المھمۃ	حضرت امام علی بن محمد بن احمد مالکی
(62	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	حضرت امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد
(63	جامع المعجزات	حضرت امام شیخ اسماعیل نبہانی
(64	رشفۃ الصاوی	حضرت شیخ سید ابو بکر شہاب الدین شافعی
(65	مقتل الحسین	حضرت امام ابو المؤید الموفق بن احمد مکی
(66	احیاء علوم الدین	حضرت امام محمد بن محمد غزالی
(67	میزان الاعتدال	حضرت امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی
(68	مناقب علی	حضرت امام علی بن محمد بن محمد مغازلی شافعی
(69	فضائل فاطمہ لابن شاہین	حضرت امام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان
(70	مسند الفردوس بماثور الخطاب	حضرت امام ابو شجاع شیر ویہ بن شہر دار

(71	ذخائر العقبیٰ	حضرت امام ابوعباس احمد بن محمد طبری
(72	الریاض النضرۃ	حضرت امام ابوعباس احمد بن محمد طبری
(73	المناقب	حضرت شیخ سید ابو صالح کشفی ترمذی حنفی
(74	فضائل فاطمہ	حضرت امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد
(75	الثغور الباسمہ	حضرت امام جلال الدین السیوطی
(76	مسند بزار	حضرت امام ابو بکر احمد بن عمرو عبد الخالق
(77	سیر اعلام النبلاء	حضرت امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی
(78	اسعاف الراغبین	حضرت شیخ استاذ احمد الصبان
(79	ربیع الابرار	حضرت علامہ محمد بن عمر زمخشری
(80	کنز العمال	حضرت امام علاؤالدین علی متقی بن جسام الدین
(81	اتحاف السائل	حضرت امام زین الدین عبد الرؤف بن تاج العارفین
(82	اسد الغابۃ بمعرفۃ الصحابۃ	حضرت امام ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم
(83	عمل الیوم واللیلۃ	حضرت امام احمد بن شعیب نسائی
(84	الدلائل	حضرت امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی
(85	الکامل	حضرت امام حافظ ابو عبد اللہ بن عدی
(86	عین الفقر	حضرت سلطان العارفین
(87	اسرارِ قادری	حضرت سلطان العارفین
(88	جامع الاسرار	حضرت سلطان العارفین
(89	بارہ امام	حضرت شیخ سید احمد حسن قادری
(90	دیوان شافعی	حضرت امام محمد بن ادریس شافعی
(91	کلیاتِ اقبال	حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال قادری
(92	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری
(93	نزہۃ المجالس	حضرت امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام صفوری